خطباتِ خواتین
3
طالبات، معلمات اور خواتین اسلام
کے لیے مستند انمول تحفہ
مؤلف
ابو البشر صاحبزادہ محمد منور حسین مجددی قادری
غوثیہ کتب خانہ اردو بازار گوجرانوالہ

خطبات خواتین
جلد سوئم
مؤلف
ابوالمبشر صاحبزادہ محمد منور حسین مجذی قادری
غوثیہ کتب خانہ اردو بازار گوجرانوالہ

نام کتاب — خطبات خواتین جلد 3

مولف — منور حسین مجددی

سرورق — اے ایف ایس ایڈور ٹائزر
0345-4653373

سال طباعت — 2011ء

ناشر — غوثیہ کتب خانہ گوجرانوالہ

قیمت

غوثیہ کتب خانہ اردو بازار گوجرانوالہ

اَلاِھُدَاء

تاجدارِ عرب و عجم — تاجدارِ کائنات
مالکِ لوح و قلم — فخرِ موجودات
جوہرِ نورِ قدم — منبعِ کمالات
مرکزِ فیضِ اتم — باعثِ تخلیقِ کائنات

حضرت سیّدنا محمد رسول اللہ
(صلے اللہ علیہ وسلم)

بوساطت

مظہرِ انوارِ خفی وجلی، قدوۃ الکاملین، زبدۃ العارفین
حضرت خواجہ صوفی محمد علی قدس سرہٗ مرقدہ

و

خطیب العصر
وحید الدہر حضرت علامہ محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

سگِ کوئے مدینہ
محمد منور حسین مجددی

فہرست مضامین

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

سیّدہ .... طیبہ

عابدہ .... ساجدہ

مکرمہ .... معظّمہ

خطیبہ .... مقررہ

حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا

کے حضور پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جن کی خطابت نے کربلا کے مقام پر باطل کے ایوانوں میں پیغام حق کی آواز کو بلند کیا۔

احقر العباد

ابوالمبشر محمد منور حسین مجددی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھدیۂ عقیدت

خاتون اوّل ــــــــــــــ زوجہ اوّل

مومنہ اوّل ــــــــــــــ عابدہ اوّل

خطیبہ اوّل ــــــــــــــ معلّمہ اوّل

حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

کی بارگاہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔

احقر العباد

ابوالمبشر محمد منور حسین مجددی

عرضِ مُصنّف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

معزز اسلامی بہنوں، بیٹیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ــــــــ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زلفوں کی خیرات اور اولیاء کاملین بالخصوص امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور قبلہ اہلِ محبّت ابو البیان محمد سعید احمد رحمۃ اللہ علیہ کی برکات سے بندہ ناچیز نے اس سے پہلے تحفۃ الواعظین چار جلدوں میں اور جوہرِ نقابت دو جلدوں میں تحریر کی ہے جو کہ مَردوں اور واعظین مقررین خطباء کے لیے تھی جن کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زلفوں کی خیرات اولیاء کاملین کی برکات سے ہر جلد کے چار چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں یہ فقط ان کا کرم ہے کہ ؎

جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم کرتے گئے
کسی نے مانگا نہ مانگا وہ جھولی بھرتے گئے
میں ان کے در کی غلامی پہ کیوں نہ ناز کروں
سہارا ان کا رہا دن مرے گزرتے گئے
یہ ان کی بندہ نوازی کا ہی کرشمہ ہے
مرے نصیب تھے بگڑے مگر سنورتے گئے

الغرض۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ جلّ جلالہ کی توفیق اور حضور پُرنور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اولیاء کاملین کی برکات سے بندہ ناچیز نے خطابت اور نقابت کے لیے ایک کتاب جوہرِ نقابت جلد اوّل شائع کی جو اللہ

اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم سے فقط چند ماہ میں اس کا سارا ایڈیشن نکل گیا هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ تھا اب میں اپنی پیاری بہنوں اور خواتین اسلام کے لیے ایک ایسی کتاب پیش کر رہا ہوں جو خواتین طالبات اور معلمات کے لیے تقریروں پر پہلی مرتبہ کتاب ہے اس کتاب "تحفۃ الواعظات" سے ہر وہ عورت یا خواتین جو تقریر کرنے کا فن حاصل کرنا چاہتی ہے یا اس میں معراج حاصل کرنا چاہتی ہے اُن کے لیے یہ کتاب انشاء اللہ ایک رہنما ثابت ہوگی کیونکہ بندہ ناچیز نے چند ماہ ایک جامعہ میں اندازِ بیان اکیڈمی بنائی تھی جس میں اپنی بہنوں بیٹیوں کو اندازِ بیان تقریر سکھاتا تھا اس وقت کچھ طالبات نے لکھا تھا جس طرح آپ نے واعظین مردوں کے لیے "تحفۃ الواعظین" چار جلدوں میں لکھی ہے اسی طرح آپ عورتوں کے لیے بھی ایک جامع کتاب تحریر کر دیں جس سے طالبات اور معلمات کو تقریر کرنے میں آسانی ہو جائے گی تو میں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زلفوں کی خیرات اور اولیاء کاملین کی برکات سے "تحفۃ الواعظات" جلد اول آج آپ کے ہاتھوں میں ہے لکھی، اس میں بندہ ناچیز کس حد تک کامیاب ہوا ہے اس کا فیصلہ اپنی بہنوں اور بیٹیوں پر چھوڑتا ہوں آخر میں بندہ ناچیز اپنے محسن پیکرِ علم و حکمت صاحبزادہ ڈاکٹر محمد ازہر ایم اے (علوم اسلامیہ) کا بے حد مشکور ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ تحریر کا میدان ہو یا تقریر کا خطابت کا میدان ہو یا نقابت کا میرے ساتھ مکمل تعاون فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کرم سے دین اور دنیا میں عزت اور عطا فرمائے۔

آخر میں اپنی تمام بہنوں بیٹیوں اور تمام خواتینِ اسلام سے گزارش کرتا ہوں جو

اس کتاب سے نفع حاصل کرے وہ میرے لیے اور میرے ماں باپ کے لیے اور معاونین کے لیے دعا فرمادے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے کرم سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زلفوں کی خیرات اور اولیاء کاملین وکاملات کی برکات سے دین اور دنیا میں کسی کا محتاج نہ کرے اور خاتمہ بالایمان فرما کر قبر اور حشر میں کامیابی عطا فرمادے اور اس کتاب کو ہم سب کے لیے صدقہ جاریہ بنائے آمین ثم آمین۔

بجاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

احقر العباد

ابوالبشر محمد منور حسین مجددی
خطیب جامع مسجد مجددیہ کھیالی گوجرانوالہ
خطیب جامع مسجد بہار مدینہ شمس آباد
0431-740294

"تحفۃُ الواعظات"

نفیس گفتار تحفۃُ الواعظات میں ہے
ادب کی مہکار تحفۃُ الواعظات میں ہے
قلم منور حسین کا ہے امینِ مسلک
بلیغ اظہار تحفۃُ الواعظات میں ہے
کہیں یہ گُل آیتیں کہیں پر حدیث کلیاں
سخن کا گلزار تحفۃُ الواعظات میں ہے
دکھائی دیتا ہے "تحفۃُ الواعظین" میں جو
وہی تو معیار تحفۃُ الواعظات میں ہے
زبان ہے دیکھنے میں سادہ مگر مؤثر
بیان پُرکار تحفۃُ الواعظات میں ہے
لگے نہ فیضان کس طرح یہ کتاب پیاری
ثنائے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم تحفۃُ الواعظات میں ہے

——— پروفیسر فیض رسول فیضان

نورِ خدا مل گیا

ان کا دَر چومنے کا صلہ مل گیا
سر اٹھایا تو مجھ کو خُدا مل گیا
عاصیوں کو بڑا مرتبہ مل گیا
حشر میں دامن مصطفےٰ مل گیا
ان کھجوروں کے جھرمٹ میں کیا مل گیا
باغِ خُلدِ بریں کا پتہ مل گیا
خود تھپیڑوں نے آکر سہارا دیا
کملی والے سا جب ناخدا مل گیا
جس کو طیبہ کی ٹھنڈی ہَوا مل گئی
بس اسے زندگی کا مزا مل گیا
تجھ کو موسٰی ! ملی خضر کی رہبری
اور مجھے خضر کا رہنما مل گیا
مدحتِ مصطفےٰ کا یہ احسان ہے
میرا حسّان سے سلسلہ مل گیا
کچھ نہ پوچھو کہ میں کیسے بیکل ہوا
مجھ کو کملی میں نورِ خُدا مل گیا

آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ہ

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتَابٌ مُّبِیْنٌ ہ

(پ ۶ - مائدہ - رکوع ۳)

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ ط

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ط

مکرم و محترم لائق صد احترام بہنو، بیٹیو!

اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) کی حمد و ثنا کے بعد

سرورِ عالم ــــ آقا دو عالم ــــ قبلہ عالم ــــ کعبہ اعظم

جانِ مجسم ــــ نور مجسم ــــ آیہ محکم ــــ نیر اعظم

مرکزِ عالم ــــ بدر الدجیٰ ــــ صدرِ العلیٰ ــــ نورُ الہدیٰ

کہفِ الوریٰ ــــ صاحب جود و سخا ــــ خیر الوریٰ ــــ خواجہ دوسرا

بحر جود و عطا ــــ سرچشمہ ہدایت ــــ گنج سعادت ــــ قائد انسانیت

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس نواز میں تمام معزز و مکرم

اسلامی بہنوں بیٹیو! آیئے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں کیونکہ نعت مصطفیٰ اور ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لیے ذریعہ نجات ہے

مبارک ہو کہ پیدا شاہ والا ہونے والا ہے ● کہ جس کے نور سے گھر گھر اُجالا ہونے والا ہے
بجے گا شش جہت میں دین اور اسلام کا ڈنکا ● محمد کا جہاں میں بول بالا ہونے والا ہے
مٹے گی بت پرستی تخت اُلٹیں گے شیاطیں کے ● بتوں کے ملک میں اللہ والا ہونے والا ہے
کھلیں گے خلق پر جود و نوال حق کے دروازے ● کہ کفر اسلام کے منہ کا نوالا ہونے والا ہے
گھٹائیں رحمتوں کی گلشن عالم پہ چھائیں گی ● کہ پیدا کالی کالی زلف والا ہونے والا ہے
عرب میں چاند نکلے گا جہاں میں روشنی ہوگی ● اندھیرے میں رسالت کا اجالا ہونے والا ہے
نہ ڈالیں قمریاں کیوں گردنوں میں طوق الفت کے ● کہ پیدا اس چمن میں سرو بالا ہونے والا ہے
پلائے گا جو بھر بھر ساغر توحید مستوں کو ● وہ ساقی شراب حق تعالیٰ ہونے والا ہے

شراب عشق احمد پی یہاں دل کھول کر اکبرؔ
وہاں بھی نذر کوثر کا پیالا ہونے والا ہے

لائق صد عزت و احترام خواتین :

آج کی پُر وقار تقریب سعید محفل آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ محفل

بڑی برکت والی　　بڑی عظمت والی
بڑی رفعت والی　　بڑی نسبت والی
بڑی شان والی　　بڑی آن والی
بڑی کرامت والی　　بڑی رحمت والی

الغرض بڑی روحانی ۔ ایمانی ۔ وجدانی ۔ قرآنی محفل پاک ہے اس کی نسبت ہمارے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہے کیونکہ ساری

کائنات کی تخلیق اس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور وسیلہ سے ہوئی
کیونکہ یہ محفل پاک حضور۔ آمنہ کے لال ۔ پیکر حسن و جمال
صاحب شرف کمال۔ اللہ کے دلدار
نبیوں کے تاجدار۔ رسولوں کے شہکار
اللہ کے یار ۔ امت کے غم خوار
احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر پاک
مثلاً حسن و جمال = خدو خال
صورت وسیرت = اخلاق واعمال
کردار و افکار = معیار و پیار
نسبت و محبت = شریعت وسخاوت
صداقت وعدالت = شجاعت وسخاوت
صبر و شکر = شرافت وریاضت
دیانت وامانت = عادت وقیادت
عبادت وطہارت = جلوت وخلوت
بات وذات = سُنّت واُمّت
نبوّت ورسالت = ولادت مُبارک
کا ذکر خیر کرنے کے لیے سجائی گئی ہے۔ اب اس ذکر مصطفےٰ کی محفل کو
منانے سے ہمیں کیا ملے گا۔ آیئے فرمان عالی شان ہے۔
حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
ذِكْرُ الْاَنْبِيَاءِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَذِكْرُ الصَّالِحِيْنَ كَفَّارَةٌ

(فتح الکبیر، ج ۲ - صفہ ۲)

ذکرِ انبیاء عبادت ہے اور ذکرِ صالحین کفارہ سیئات ہے۔

پیاری بہنوں بیٹیو!

آپ نے سماعت فرمایا کہ انبیاء و اولیاء کا ذکر عبادت اور گناہوں کا کفارہ ہے ۔۔۔ بلکہ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ ۔ (میلادِ اکبر، ۱۶)

ذکر صالحین کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے ۔

پیاری بہنو! معلوم ہوا کہ انبیاء کرام اور صالحین و کاملین کے ذکر سے عبادت کا ثواب ملتا ہے اور اگر اولیاء کاملین و صالحین انبیاء اور رسولوں کے سردار اور تاجدار اور امام الانبیاء شفیع المذنبین راحت العاشقین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر خیر اور ولادت اور آمد کا ذکر کیا جائے تو یہ سب سے افضل و اعلیٰ اور اکمل ہے بلکہ تمام ذکر و اذکار کی قبولیت کی سند ہے منقول ہے کہ جس مکان میں یہ محفل مبارک ہوتی ہے اس گھر میں سارا سال تک اللہ کی رحمت کا مینہ برستا ہے اور اس مکان کے رہنے والے حفظ و امان میں رہتے ہیں اور بے انتہا خیر و برکت شامل حال رہتی ہے ۔ تو ہر مسلمان کو چاہیئے کہ جب بھی کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہو یا شادی یا نیا مکان بنے یا سفر سے خیریت سے واپسی ہو یا بیماری سے صحت ہو بلکہ ہر قسم کی خوشی کی محفل میں محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کرنی چاہیئے ۔

آئیے تمام اسلامی بہنیں میرے ساتھ مل کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک فرمائیں :

محمد مصطفیٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے — حبیب کبریا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
پڑھو صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ ہر دم — کہ محبوبِ خدا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
وضو سے آئیں بیٹھیں باادب بھیجیں درود ان پر — جہاں کے رہنما صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
کرم کے پھول نیکی کے ثمر رحمت کے گلدستے — بٹیں گے مصطفیٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
ہے جس کے نور سے رنگ و بہار گلشن ہستی — اسی رنگیں ادا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
فرشتے عالم بالا سے سُن سُن کر یہ کہتے ہیں — چلو نورِ خدا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

حضوری میں کریں سب پیش صلِّ اللہ کی نذریں
کہ کُل کے پیشوا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

پیاری بہنوں۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری محفل میں صلِّ علیٰ کی محفل سجائی اللہ تعالیٰ آپ کی ہر مشکل کو احسان فرما دے گا انشاء اللہ

ولادت نبی رحمت دو عالم

نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاول شریف

بروز پیر وار صبح سحری کے وقت ہوئی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی کائنات حضور کے نور سے منور ہو گئی۔

حضرت ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد سے سُنا ہے اور وہ علم و حکمت کے پیکر تھے کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں ولادت مصطفیٰ کا وقت قریب ہوا تو اللہ خالق کائنات عزوجل نے حکم دیا۔ آسمانوں اور جنتوں کے تمام دروازے کھول دو اور فرشتوں کو حاضری کا حکم ہوا فرشتے ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہوئے اترنے لگے سمندر کی سطح گہری اور دریا کی روانی تیز ہو گئی شیطان ملعون کو

ستر طوقوں میں جکڑ کر بحرِ عمیق میں الٹا دیا اور اس کی ذریات و سرکش جنوں کو پابہ زنجیر کرکے بند کر دیا گیا آفتاب عالم تاب کو نور کا لباس عظیم پہنایا گیا اور ستر ہزار حوریں خلاؤں اور فضاؤں میں ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روح پرور لمحے کی خاطر چشم براہ تھیں حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وتکریم کی خاطر اس سال اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) نے یہ خصوصی حکم دیا کہ دنیا کی ساری حاملہ خواتین کو نرینہ اولاد عطا فرمائی جاوے ہر درخت سرسبز ہو گیا اور ہر قسم کا خوف وہراس، امن وعافیت سے بدل گیا۔ پھر جب ولادت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پرور ساعت آئی تو ساری کائنات نور مصطفےٰ سے منور ہو گئی فرشتوں نے خوشخبریاں سنائیں ہر آسمان پر زبرجد اور قوت کے ستون گاڑے گئے جس سے آسمان نور کی ضیاء سے جگمگا اٹھا یہ ستون آسمان میں مشہور و معروف ہیں شب معراج نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان ستونوں کو دیکھا تو آپ کو بتایا گیا کہ یہ ستون آپ کی ولادت کی خوشی میں بنائے گئے تھے۔ شب میلاد اللہ تعالیٰ نے حوض کوثر کے کنارے مشک عنبریں کے ستر ہزار درخت لگوائے جن کے پھلوں میں جنتیوں کے لیے خوشبو بسادی اس روز سعید میں تمام آسمان والے سلامتی کی دعائیں کر رہے تھے۔ سارے بت منہ کے بل گر پڑے لات اور عزیٰ (دو مشہور بت) اپنے مقام کو چھوڑ کر یہ کہہ رہے تھے تعجب ہے قریش کی قسمت پر! ان کے ہاں امین آ چکے ہیں ان میں صدیق تشریف لا چکے ہیں۔ قریش نہیں جانتے کہ کون سی عظیم سعادت ان کے حصے میں آئی ہے۔

لوگوں نے کئی روز تک خانہ کعبہ شریف کے اندر سے یہ آواز سنی اب میرا نور لوٹ آئے گا۔ اب زائرین میرے پاس آئیں گے اب میں جاہلیت کی آلائشوں

سے پاک ہو جاؤں گا۔ اے عزیٰ! تو تباہ و برباد ہو گیا بیت اللہ شریف میں تین دن اور تین راتوں تک زلزلہ کی کیفیت رہی یہ پہلی نشانی تھی جو قریش نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے متعلق دیکھی۔ (الخصائص الکبریٰ جلد ۱ صفحہ ۱۲۰ ضیاء القرآن لاہور)

پیاری بہنو! اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت پر ہر چیز نے خوشی منائی۔

فرشتوں نے خوشی منائی ——— ہر طرف امن اور عافیت کا دور آگیا

حوروں نے خوشی منائی ——— جنّت کے دروازے کھول دیئے گئے

مکّہ کی عورتوں کے گھر بیٹے پیدا ہوئے ——— ہر طرف رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوا

کائنات نور مصطفیٰ سے منور ہو گئی ——— لات و عزیٰ تباہ و برباد ہو گئے۔

معزز خواتین ——— حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورے نو ماہ شکم مادر میں رہے۔ درد۔ پیٹ کی ہوا۔ اینٹھنوں کی تکلیف یا حاملہ عورتوں کو پیش آنے والی اس نوعیت کی کوئی پریشانی آپ کی والدہ کو محسوس تک نہ ہوئی۔ آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ آپ کی ولادت سے پہلے ہی وصال فرما چکے تھے یہ دیکھ کر فرشتوں نے کہا اے خالق کائنات یہ تیرا نبی یتیم ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (فکر نہ کرو) اس کا مددگار۔ اور محافظ اور والی میں خود ہوں تم اس کی ولادت سے برکتیں حاصل کرو کیونکہ اس کی ولادت باعث ہزار سعادت اور باعث برکات ہے شب میلاد اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول دیئے حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا اپنے بارے میں فرماتی تھیں۔ جب میرے حمل کو چھ ماہ کا عرصہ گزر گیا تو کوئی عالم خواب میں آیا۔ اس نے پاؤں سے مجھے حرکت کی اور کہا:

يَا اٰمِنَةُ اِنَّكِ قَدْ حَمَلْتِ بِخَيْرِ الْعٰلَمِيْنَ طُرًّا فَاِذَا وَلَدْتِيْهِ فَسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا۔ (الخصائص الکبریٰ جلد ۱ صفحہ ۱۲۰)

اے آمنہ رضی اللہ عنہا تم ایسی ہستی کی ماں بن چکی ہو جو تمام جہانوں سے افضل ہے جب اس کی ولادت کا وقت آئے تو اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھنا۔

نور ہی نور کی آمد

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے میری والدہ نے فرمایا کہ وہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں جب ان پر ولادت کا وقت شروع ہوا۔

قَالَتْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى النُّجُوْمِ تَدَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ لَتَقَعَنَّ عَلَيَّ فَلَمَّا وَضَعَتْ مِنْهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهُ الْبَيْتُ وَالدَّارُ حَتّٰى جَعَلْتُ لَا اَرٰى اِلَّا نُوْرًا۔ (دلائل النبوت: ۱۲۴)

فرماتی ہیں میں دیکھ رہی تھی کہ ستارے جھکنے لگے یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ مجھ پر آگریں گے جب ولادت (مصطفیٰ) ہوئی تو حضرت سیدہ آمنہ سے وہ نور نکلا جس نے درودیوار کو جگمگا دیا اور مجھے ہر طرف نور ہی نور نظر آنے لگا۔

(الخصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ ۱۱۶، بیہقی۔ طبرانی، ابن عساکر)

معزز خواتین اسلام۔ معلوم ہوا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا نورٌ علیٰ نور بن کے تشریف لائے کیونکہ خالق کائنات کا فرمان عالی شان ہے:۔

قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ ۝ (المائدہ ۱۵)
بے شک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور ایک کتاب
ظاہر کرنے والی۔
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوۡرِیۡ (مکتوب امام ربانی مدارج النبوت نشر الطیب)
یعنی سب سے پہلے اللہ نے جس چیز کو پیدا کیا وہ میرا نور تھا۔
حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا
ہوئے تو میں نے دیکھا کہ
كَاَنَّهٗ خَرَجَ مِنِّیۡ شِهَابٌ اَضَآءَتۡ لَهُ الۡاَرۡضُ كُلُّهَا
گویا مجھ سے نور نکلا جس سے ساری زمین روشن ہو گئی اور میں نے
شام کے محلات دیکھ لیے۔ (دلائل النبوۃ ۱۲۶)
میری بہنو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کے پاس نور مصطفیٰ آ گیا حضور پرنور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود فرماتے ہیں کہ اللہ نے ساری کائنات سے پہلے
جس چیز کو پیدا کیا وہ میرا نور تھا حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھ سے
نور نکلا جس سے ساری کائنات روشن ہو گئی۔ تو ہم کو بھی پھر کہنا چاہیے۔

نورِ ازلی چمکیا غائب ہنیرا ہو گیا
کملی والا آگیا ہر تھا سویرا ہو گیا
حشر تک اوہ پاک راہواں سجدہ گاہواں بن گیا
جہاں راہواں تے مرے آقا دا پھیرا ہو گیا
رَبّ نوں وی ہو گئی دھرتی بڑی محبوب اوہ

جھڑی تھاں تے احمد مُرسل دا ڈیرا ہو گیا
فخر سارے نیں بجا سوہنے مدینے پاک دے
عرش اعظم توں اُہدا رتبہ اُچیرا ہو گیا
یارسول اللہ اوہ کتنے بخت والے لوگ سن
جنہاں دی قسمت دے وچہ دیدار تیرا ہو گیا

محمد علی ظہوری رحمۃ اللہ علیہ نے یوں میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا ذکر کیا۔

جلوہ گر حضور ہو گئے — سب اندھیرے دور ہو گئے
ارض مصطفےٰ کی خاک کے — ذرے رشک نور ہو گئے
ان کی یاد میں خوشی ملی — جب غموں سے چور ہو گئے
ان کے راستے میں جو ملے — رنج بھی سرور ہو گئے
آپ کے ہوئے نہ جو قریب — وہ خدا سے دور ہو گئے
جن میں ان کا واسطہ رہا — کام وہ ضرور ہو گئے
صدقہ ہے ظہوری نعت کا — معاف سب قصور ہو گئے

(ماخوذ)

حضور کی ولادت پر دعوت عام

میری بہنوں بیٹیو۔ حضور پر نور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت با سعادت کی خوشی میں لوگوں کو کھانا پکا کر دعوت کرنا اور گوشت تقسیم کرنا حضور کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔ کتاب دلائل النبوۃ کے صفحہ ۱۲۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد حضرت ابو طالب سے

سنا دہ بتاتے تھے کہ جب سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا فرمایا تو حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اٹھایا ماتھے پر بوسہ دیا اور حضرت ابو طالب کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا یہ تمہارے پاس میری امانت ہے میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہوگی پھر حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اونٹ اور بکریاں ذبح کروائیں تمام اہل مکّہ کی تین دن دعوت کی پھر مکّہ مکرمہ کی طرف آنے والے ہر راستہ پر اونٹ ذبح کروا کے رکھ دیئے جن سے تمام انسانوں جانوروں اور پرندوں کو گوشت لینے کی اجازت تھی۔

واہ سبحان اللہ اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھو کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا میلاد مصطفیٰ منانے کا طریقہ کتنا اعلیٰ اور اکمل ہے کہ آپ نے حضور پر نور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خوشی پر سارے مکّہ مکرّمہ کی دعوت کر کے آنے والی نسلوں کو بتا دیا کہ حضور پر نور کی ولادت باسعادت کی خوشی اس طرح مناتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی منانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

دوسرے شاعر نے یوں ترجمانی فرمائی:

مبارک ہو کہ ختم المرسلین تشریف لے آئے
جناب رحمۃ للعالمین تشریف لے آئے

علامہ علی ابن برہان الدین حلبی اپنی کتاب سیرت حلبیہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۵ پر تحریر کرتے ہیں کہ یہودی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خبریں اپنی مجلس میں بیان کرتے تھے ایک دن ایک یہودی نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خبر دی کہ آج قریشی خاندان کے گھر اس اُمت کا آخری نبی پیدا ہوگیا ہے جب یہودی نے یہ بات بتلائی تو قریش کے لوگ فوراً مجلس سے اُٹھ گئے۔ وہ سب یہودی کی بات سن کر بہت حیران ہو رہے تھے جب وہ لوگ اپنے گھروں میں پہنچے تو ان میں سے ہر ایک نے اس بات کا تذکرہ اپنے گھر والوں سے کیا (گھر والوں کو چونکہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے یہاں بیٹا پیدا ہونے کی خبر ہوچکی تھی اس لیے) انہوں نے اپنے مردوں کو تلایا کہ آج رات تو عبداللہ ابن عبدالمطلب کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا ہے اب یہ قریشی پھر ملے اور سب یہودی کے پاس پہنچے اور اس کو یہ بات بتلائی انہوں نے اس یہودی سے کہا کہ کیا تمہیں معلوم ہوگیا کہ ہمارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے یہودی پہلے ہی جانتا تھا اور اس بچے کو دیکھنے اور اپنی بات کی تصدیق کرنے کے لیے بے قرار تھا اس لیے اس نے کہا کہ میرے ساتھ تم لوگ چلو تاکہ میں ایک نظر اس بچے کو دیکھ لوں۔ قریشی اس کو لے کر چلے اور نبی پاک کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس لائے یہودی نے کہا کہ ذرا اپنے بچے کو ہمیں دکھلایئے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے بچے کو کپڑے سے نکالا تو ان لوگوں نے آپ کی کمر کھول کر دیکھی یہودی کو جیسے ہی مہر نبوت نظر آئی وہ غم و ہیبت کی وجہ سے فوراً بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب اسے کچھ ہوش آیا اور وہ سنبھلا تو لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوگیا تھا اس نے جواب دیا۔ میں اس غم میں بے ہوش ہو کر گر پڑا تھا

کہ بنی اسرائیل میں سے یعنی میری قوم میں سے نبوت ختم ہوگئی کیا تم اس بات پر خوش ہو۔ اے قریشیو! قسم ہے خدا کی کہ یہ شخص تم پر زبردست غلبہ حاصل کرے گا اور اس کی شہرت مشرق سے مغرب تک پھیل جائے گی۔

(سیرت حلبیہ جلد ا صـ۲۲۵، الخصائص الکبریٰ جلد ا صـ۱۲۵، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

ذرا مل کر کہہ دو

محمد مصطفیٰ آئے بہاروں پر بہار آئی
زمین کو چومنے جنت کی خوشبو بار بار آئی
جناب آمنہ کا چاند جب چمکا زمانے میں
قمر کی چاندنی قدموں پہ ہونے کو نثار آئی
حلیمہ دو جہاں قربان ہوں تیرے مقدر پہ
ترے بچے سے گھر میں رحمت پروردگار آئی

معزز خواتین۔ جس طرح یہودی نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر دی اسی طرح کائنات ارض و سما کی ہر شے نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خبریں دیں۔

دیوار کعبہ کا اعلان مرحبا آمد مصطفیٰ

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں کعبے میں تھا اچانک میں نے دیکھا کہ کعبہ کے بت اپنی جگہوں سے گر پڑے اور سجدے کی سی حالت میں زمین پر اوندھے ہو گئے ساتھ ہی میں نے کعبے کی دیوار میں سے آنے والی ایک آواز سنی جو کہہ رہی تھی کہ وہ محبوب خدا پیدا ہو گئے جن کے ہاتھوں کفار ہلاک ہوں گے اور جو مکہ کو بتوں کی پوجا سے

پاک کر دیں گے اور جو لوگوں کو اس خدا کی عبادت کا حکم دیں گے جو سب کچھ جاننے والا ہے۔ (سیرت حلبیہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

اسلامی بہنو!

حفیظ جالندھری نے کیا منظر کشی فرمائی۔

طوافِ کعبہ کرنا صبح کا معمول تھا اُن کا
دعا بن کر ہوا کرتا تھا ظاہر مدعا اُن کا
دعا یہ تھی کہ یارب نعمت موعود مل جائے
بنو ہاشم کا مرجھایا ہوا گلزار کھل جائے
یونہی اِک روز معمولاً طوافِ کعبہ کرتے تھے
فلک کو دیکھتے تھے اور آہِ سرد بھرتے تھے
اچانک صبح کی پہلی کرن ہنستی ہوئی آئی
مبارکباد کہہ کر یہ خبر دادا کو پہنچائی
کہ رحمت نے تری سوکھی ہوئی ڈالی ہری کر دی
تری بیوہ بہو کی گود اپنے نور سے بھر دی
ملا ہے آمنہ کو فضل باری سے یتیم ایسا
نہیں ہے بحرِ ہستی میں کوئی دُرِّ یتیم ایسا

(شاہنامہ اسلام جلد ۱ صفحہ ۲۳)

بُت کے پیٹ سے اعلان آمدِ مصطفیٰ

معزز بہنو! حضور پر نور رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پر بُت نے بھی اعلان فرمایا کہ آج ایسا نبی پیدا

ہوا کہ جس کے نور سے مشرق اور مغرب بلکہ تمام کائنات منور ہو جائے گی۔ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے وقت دنیا کے بت اوندھے ہو کر گر پڑے تھے قریش کی جماعت جس میں ورقہ ابن نوفل۔ زید ابن عمرو ابن نفیل اور عبداللہ ابن جحش بھی تھے ایک بت کے پاس آیا کرتے تھے۔ جس رات میں نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اس رات میں جب یہ لوگ وہاں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ بت اوندھے منہ پڑا ہوا تھا ان لوگوں کو یہ بات بہت بری لگی اور انہوں نے جلدی سے اس کو اٹھا کر سیدھا کیا مگر وہ پھر اسی طرح بالکل الٹا ہو کر گر گیا انہوں نے پھر تیسری دفعہ اس کو سیدھا کیا مگر وہ بت تیسری دفعہ بھی اوندھا ہو کر گر گیا (اب ان لوگوں کو یہ بات اہم معلوم ہوئی اور) انہوں نے کہا کہ یہ تو کوئی نئی بات معلوم ہوتی ہے پھر ان لوگوں میں سے ایک نے کچھ شعر پڑھے جس میں اس بت کو خطاب کیا تھا۔ اچانک اس نے سنا کہ اس کے پیٹ سے ایک آواز آ رہی ہے اور کوئی کہنے والا بلند آواز سے یہ کہہ رہا ہے

ترجمہ : ایک ایسے بچے کی پیدائش کی خبر ہے جس کے نور سے مشرق و مغرب میں زمین کے تمام گوشے منور ہو گئے ہیں۔ یہ خوشخبریاں مسلسل ہیں کہ بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں جو دنیا کی ساری مخلوق میں پسندیدہ اور منتخب ترین انسان ہیں اور اس خوشخبری یعنی آپ کی ولادت کے نتیجے میں ساری مخلوق کے لیے خوشی اور مسرت ظاہر ہوئی ۔ اعلیٰ حضرت نے یوں اس کی ترجمانی فرمائی :

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ سجدے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا

دوسرے مقام پر

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
جس کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختون پیدا ہوئے

معزز خواتین۔ جہاں اللہ خالق کائنات (جل جلالہ) نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے شمار عظمتوں سے نوازا ہے وہاں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ شان وعظمت بھی عطا فرمائی کہ آپ مختون پیدا ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے رب کی کرم نوازیوں اور عزت افزائیوں میں سے یہ بھی ہے کہ میں مختون پیدا ہوا ہوں اور میرے ستر کو کسی نے نہیں دیکھا۔ (دلائل النبوۃ ص۱۳۷، الخصائص الکبریٰ جلد۱ ص۱۳۲، سیرت حلبیہ جلد۱ ص۱۸۱)

دوسری روایت حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو آپ ختنہ شدہ تھے اور ناف کٹی ہوئی تھی یہ دیکھ کر حضرت عبدالمطلب کو بڑا تعجب ہوا اور آپ کے دل میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر ومنزلت بڑھ گئی اور فرمایا لَيَكُوْنَنَّ لِابْنِيْ هٰذَا شَانٌ میرے اس بچے کی بڑی شان ہوگی پھر واقعی آپ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی شان عطا فرمائی۔

(الخصائص الکبریٰ جلد۱ ص۱۳۲، سیرت حلبیہ جلد۱ ص۱۳۲، دلائل النبوۃ ص۱۳۸)

معزز خواتین۔ حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ یوں فرما رہے ہوں گے۔

رخ پہ رحمت کا جھومر سجائے کملی والے کی محفل سجی ہے
مجھ کو محسوس یوں ہو رہا ہے میرے آقا کی جلوہ گری ہے
مفلسو! تم اگر چاہتے ہو ہو زیارت در مصطفیٰ کی
دل کی جانب نگاہیں جھکا لو سامنے مصطفیٰ کی گلی ہے
وہ سماں کیسا ذی شان ہو گا جب خدا مصطفیٰ سے کہے گا
اب تو سجدے سے سر کو اٹھا لو آپ کی ساری امت بری ہے

نرالی شان گہوارے میں گفتگو

معزز اسلامی بہنو! حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ خالق کائنات (جل جلالہ) نے بڑی شان ومقام عطا فرمایا جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو حضرت حلیمہ سعدیہ نے آپ کو گہوارے میں لٹا دیا اس کے متعلق حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ نبوی میں عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میرے مشرف بہ اسلام ہونے کا سبب وہ علامت نبوت ہے جو میں نے اس وقت دیکھی تھی جب آپ گہوارے میں تشریف فرما تھے اور چاند کے ساتھ گفتگو فرما رہے تھے اور آپ جدھر انگلی سے اشارہ فرماتے چاند ادھر ہی جھک جاتا تھا۔ حضور پر نور رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنِّیْ کُنْتُ اُحَدِّثُہٗ وَیُحَدِّثُنِیْ وَیُلْهِیْنِیْ عَنِ الْبُکَاءِ وَاَسْمَعُ وَجْبَتَہٗ حِیْنَ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ۔

میں چاند کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا۔ جب چاند عرش الٰہی کے نیچے سجدہ ریز

ہوتا تو میں اس کی تسبیح کی آواز سنا کرتا تھا۔ (الخصائص الکبریٰ جلد ا صـ۱۳۳)

اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے اس کو یوں بیان فرمایا:

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا (حدائق بخشش ۱۳۰)

آپ کا گفتگو فرمانا

معزز خواتین۔ حافظ ابوالفضل بن حجر "شرح بخاری" میں فرماتے ہیں کہ سیر واقدی میں ہے کہ حضور پرنور رؤف الرحیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا ہونے کے فوراً بعد کلام فرمایا۔

الخصائص الکبریٰ جلد اوّل صفحہ ۱۳۴ پر تحریر ہے کہ فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھولا جھلاتے تھے اور سب سے پہلے آپ کی زبان مبارک سے یہ کلمات جاری ہوئے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا ط

(سیرت حلبیہ جلد ا صـ۲۴۶)

آپ کا نام محمدؐ رکھا

معزز بہنو! جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو ولادت کے ساتویں دن آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ایک بھیڑ ذبح کر کے آپ کا عقیقہ کیا اور آپ کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا چنانچہ عبدالمطلب سے پوچھا گیا کہ اے ابوالحرث؟ کیا وجہ ہے کہ تم نے اس بچے کا نام اس کے باپ دادا کے نام پر نہیں رکھا بلکہ محمد رکھا۔

ایک دوسری روایت میں یہ ہے حالانکہ یہ نام نہ تمہارے باپ دادا میں سے کسی کا ہے اور نہ تمہاری قوم ہی میں کسی کا ہے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔

اس سے میری تمنا یہ ہے کہ آسمانوں میں اللہ تعالیٰ اس بچے کی تعریف

فرمائیں اور زمین پر لوگ اس کی تعریف کریں۔ (سیرت حلبیہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۱)

لفظ محمد کا فلسفہ

حضور پرنور رؤف الرحیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذاتی نام محمد ہے لفظ محمد کا فلسفہ ہے کہ

اَلَّذِیْ یُحْمَدُ حَمْدًا بَعْدَ حَمْدٍ۔

وہ ذات جس کی ہمیشہ تعریف کی جائے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ نے یوں ترجمانی فرمائی:

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھاتا تیرا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

معزز بہنوں بیٹیو! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو کہتے ہیں جس کی بار بار ہر وقت ہر ساعت۔ ہر گھڑی۔ ہر موسم۔ عروج وزوال میں تعریف کی جائے۔ توجہ فرمائیں۔

محمّد جس کی تعریف زمین وزماں کریں
محمّد جس کی تعریف مکین ومکاں کریں
محمّد جس کی تعریف شمس و قمر کریں
محمّد جس کی تعریف شجر و حجر کریں
محمّد جس کی تعریف بحر و بر کریں
محمّد جس کی تعریف خشک وتر کریں
محمّد جس کی تعریف افلاک وفلک کریں
محمّد جس کی تعریف سماک وسمک کریں

محمدؐ جس کی تعریف جمادات و حیوانات کریں
محمدؐ جس کی تعریف نباتات و معدنیات کریں
محمدؐ جس کی تعریف حور و ملک کریں

سینے سینے

محمدؐ جس کی تعریف مکّہ اور مدینہ والے کریں
محمدؐ جس کی تعریف عرب و عجم والے کریں
محمدؐ جس کی تعریف عرش و فرش والے کریں
محمدؐ جس کی تعریف نبی اور ولی کریں
محمدؐ جس کی تعریف صحابی اور تابعی کریں
محمدؐ جس کی تعریف مجدّد اور محدث کریں
محمدؐ جس کی تعریف مفسر اور مقرر کریں
محمدؐ جس کی تعریف جنّ و بشر کریں
محمدؐ جس کی تعریف کائنات کا ذرّہ ذرّہ کرے

تمام بہنیں مل کر پڑھیں :

ہر پاسے پیاں نے دہائیاں تیرے ناں دیاں
فرش عرش اتے رشنائیاں تیرے ناں دیاں
تیرا نام لیاں ٹل جاندیاں بلا واں سنے
تیرے نام وچہ مولا رکھیاں شفا واں سنے
شاناں میرے اللہ نے ودھائیاں تیرے ناں دیاں
ہر پاسے پیاں سنے دہائیاں تیرے ناں دیاں

کڈا سوہنا نام تیرا مدنی من موہنیاں
جگ ہویا سوہنا تیرے ناں نال سوہنیاں
عظمتاں نئیں سمجھیاں سودائیاں تیرے ناں دیاں
ہر پاسے پیاں نے دہائیاں تیرے ناں دیاں
فرش عرش اتے رشنائیاں تیرے ناں دیاں

(حدیث دیاں اپنیاں ص ۳۰)

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کا گھر برکتوں کا گہوارہ بن گیا

لائق صد احترام خواتین اسلام۔ اللہ خالق کائنات (جل جلالہ) نے اپنے محبوب نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراپا برکتوں کا پیکر بنا کر بھیجا تھا جب آپ کی ولادت ہوئی تو ہر طرف خوشحالی ہی خوشحالی آئی۔ ہر طرف نور ہی نور سے کائنات منور ہو رہی تھی۔ ہر طرف رحمتوں برکتوں کا نزول ہو رہا تھا۔ آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے۔ رحمتوں کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اور کل کائنات بقعہ نور بن گئی ــــــ الغرض میری معزز و محترم بہنو! یہ سلسلہ برکات کا جاری و ساری تھا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس وقت کے دستور کے مطابق دودھ پلانے کے لیے دوسرے شہر بھیجا جاتا تھا۔ الخصائص الکبریٰ جلد ا صفحہ ۱۳۴ پر امام جلال الدین السیوطی اور دلائل النبوۃ کے صفحہ ۱۳۸ پر تحریر فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابو طالب سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ قحط سالی کا زمانہ تھا میں بنو سعد بن بکر کی چند عورتوں کی معیت میں شیر خوار بچوں کی تلاش میں مکہ مکرمہ آئی۔ میں اپنی گدھی

سوار تھی میری گود میں میرا اپنا نور نظر تھا اس کے علاوہ میری ایک بوڑھی اونٹنی بھی تھی جس کی کھیری میں دودھ نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ ہم اپنے بچے کی وجہ سے رات بھر نہ سو سکے کیونکہ نہ میری چھاتیوں میں اتنا دودھ تھا کہ وہ سیراب ہوتا اور نہ اونٹنی کا اتنا دودھ تھا جو اس کی غذا بنتا۔ بہر حال ہم مکّہ مکرمہ آ گئے جس عورت کے سامنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کیا جاتا اور اسے بتایا جاتا کہ آپ یتیم ہیں تو وہ آپ کی رضاعت سے انکار کر دیتی (حقیقت یہ ہے کہ آپ کو وہ پسند ہی نہ تھیں) حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے ساتھ آنے والی تمام عورتوں کو شیر خوار بچے مل گئے مگر خدا کی قدرت کہ مجھے کوئی بچہ نہ مل سکا۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا — مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں کوئی بچہ لیے بغیر واپس چلی جاؤں میں تو جاتی ہوں اور وہی یتیم بچہ لے کر آتی ہوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر اپنے خیمہ میں آ گئی میں نے اپنی چھاتی پیش کی آپ نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا پھر آپ کے رضاعی بھائی نے بھی خوب سیر ہو کر دودھ پیا۔ میرا خاوند اٹھا کیا دیکھتا ہے کہ ہماری لاغر کمزور اونٹنی کی کھیری دودھ سے لبالب بھری ہوئی ہے پھر اس کا دودھ دوہا۔ جسے ہم نے جی بھر کر پیا۔ وہ رات ہم نے بڑے مزے سے بسر کی۔ یہ برکتیں دیکھ کر میرے شوہر نے کہا:

يَا حَلِيْمَةُ وَاللهِ اِنِّي لَاَرَاكِ قَدْ اَخَذْتِ نَسَمَةً مُبَارَكَةً ۔

اے حلیمہ؛ قسم بخدا لگتا ہے تو نے سراپا یمن و برکت ہستی کو حاصل کر لیا ہے

شاعر منظر کشی کر رہا ہے:

حلیمہ! دو جہاں قربان ہوں تیرے مقدر پر
ترے بچے سے گھر میں رحمت پروردگار آئی

بڑی مایوس تھی دائی حلیمہ جب گئی مکے
مگر آئی تو لے کر دوجہاں کا تاجدار آئی

دوسرے مقام پر نورالحسن نے یوں منظر کشی فرمائی :

یہ کہتی تھی گھر گھر میں جا کر حلیمہ
مرے گھر میں خیر الوریٰ آگئے ہیں
بڑے اوج پر ہے مرا اب مقدر
مرے گھر حبیب خدا آگئے ہیں

محمد علی ظہوری قصوری رحمہ اللہ نے حلیمہ سعدیہ کو یوں خراج تحسین پیش فرمایا :

ہوا چار سو رحمتوں کا بسیرا
اُجالا اُجالا سویرا سویرا
حلیمہ کو پہنچی خبر آمنہ کی
میرے گھر میں آؤ حضور آگئے ہیں

الغرض میں عرض کر رہی تھی کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر حلیمہ کو کہتے ہیں دیکھو تو سہی۔ جب سے آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر آئے ہیں۔ خیر و برکت کی فراوانی شروع ہو گئی ہے چنانچہ آپ کی وجہ سے خیرات و برکات بڑھتی گئیں۔ پھر ہم واپسی کے لیے عازم سفر ہوئے۔ اب میری وہی گدھی تیز رفتاری کے باعث پورے قافلے سے آگے بڑھ گئی۔ کوئی گدھا اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میری ہم سفر عورتیں یہ حیرت انگیز

منظر دیکھ کر بولیں۔

وَيْلَكِ اَهٰذِهٖ اَتَانُكِ الَّتِيْ خَرَجْتِ عَلَيْهَا مَعَنَا؟

کمال ہے۔کیا یہ وہی گدھی ہے جس پر تو سوار ہو کر آئی تھی؟

حلیمہ نے فرمایا ہاں ہاں قسم بخدا یہ وہی گدھی ہے۔

نرالی شان والا بچہ پیاری بہنو۔حلیمہ کی ہم سفر خواتین کہتیں اس کی تو بڑی نرالی شان ہے۔ بالآخر ہم سعد کی سرزمین میں آ پہنچے۔ یہاں کی زمین انتہائی بنجر اور قحط زدہ تھی۔ مگر قحط سالی کے باوجود میری بکریوں کا یہ حال تھا کہ وہ دن بھر چرنے کے بعد جب شام کو واپس آتیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوئے اور ان کی کھیریاں دودھ سے بھری ہوتی تھیں۔ ہم اور ہمارے جانور اسی طرح شادابی اور زرخیزی سے لطف اندوز ہو رہے تھے جبکہ ہمارے گرد و پیش کے لوگوں کی بکریوں کے تھنوں میں دودھ کا قطرہ بھی نہ ہوتا ان کے ریوڑ بھوکے واپس آجاتے تھے وہ اپنے چرواہوں سے کہتے۔ جہاں حلیمہ کی بکریاں چرتی ہیں تم بھی اپنا ریوڑ وہیں چرایا کرو پھر وہ میری بکریوں کے ساتھ اپنی بکریاں چراتے مگر شام کو ان کو بھیڑ بکریاں بھوکی لوٹ جاتیں جبکہ میری بکریاں شکم سیر ہوتیں اور ان کی کھیریاں دودھ سے لبالب بھری ہوتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یونہی خیر و برکت اور سعادت مندی کے دن دکھلاتا رہا یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک دو سال ہو گئی دو سال کی عمر میں آپ خوب تنومند اور توانا ہو گئے تھے پھر ہم آپ کو آپ کی والدہ ماجدہ کے پاس لے آئے تاہم آپ کی برکتوں کو دیکھ کر ہماری دلی خواہش یہی تھی کہ آپ کچھ عرصہ مزید ہمارے پاس ٹھہر جائیں چنانچہ آپ کی والدہ ماجدہ سے ہم نے گزارش کی کہ اگر اجازت

ہو تو ہم اپنے بیٹے کو مزید ایک سال کے لیئے واپس لے جائیں ہمارے اصرار کی وجہ سے انہوں نے ہاں کر دی۔

(الخصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ ۱۳۵-۱۳۴، دلائل النبوۃ صفحہ ۱۳۸)

اسلامی بہنو! اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضور پُر نور رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدائش سے پہلے اور بعد میں کائنات کے لیے برکتیں ہی برکتیں لے کر تشریف لائے کہیں رحمتوں کا نزول اور کہیں برکتوں کا نزول کہیں کائنات منور ہوتا اور کہیں آتش کدہ ایران کا سرد ہوتا کہیں مکہ مکرمہ کی عورتوں کے گھروں میں لڑکوں کا پیدا ہونا۔ یہ سب نبی اکرم نور مجسم۔ رؤف الرحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی برکات ہیں اللہ خالق کائنات ہم سب کو اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد منا کر برکات نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

(وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ط)

بہاراں مُسکراپیّاں

ایہہ کون آیا جدھے آیاں بہاراں مُسکراپیاں
کِھڑے نیں پُھل تے کلیاں ہزاراں مُسکراپیاں
بڑی خوش بخت سی ڈاچی سواری کملی والے دی
حلیمہ ہتھ جد پھڑیاں مُہاراں مُسکراپیّاں
ہمیشہ جیہڑیاں محروم سَن قربت دی لذّت توں
قدم رکھیا نبی سوہنے تے غاراں مُسکراپیّاں
کھڑے سَن منتظر سارے نبی اقصیٰ دی مسجد وِچ
اُمام الانبیاء آئے قطاراں مُسکراپیّاں
پچھاں جبریل سِدرہ تے کھڑا حیران ہوندا سی
اگانہہ لنگھیا نبی تے رہگذراں مُسکراپیّاں
ظہوری بیکساں نے شکر دے سجدے ادا کیتے
ازل توں غمزدہ سوچاں وچاراں مُسکراپیّاں

(سکنھے تیری ثناء ۲۰)

کائنات حضور کا صدقہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔

(دلائل النبوۃ امام بیہقی۔ الحدیث)

صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنَ ط

معزز اسلامی بہنو!

اللہ خالق کائنات جل شانہٗ کی حمد و ثنا اور آقائے دو عالم نور مجسم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنے کے بعد آج کی اس نورانی ایمانی حقانی قرآنی محفل پاک کا موضوع ہے کہ یہ ساری کائنات حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زلفوں کا صدقہ ہے کیونکہ اللہ کریم جل جلالہ نے ساری کائنات کو بنایا۔

الغرض ـــــــ

زمین و زمان کو بنایا
مکین و مکان کو بنایا

شمس و قمر کو بنایا
شجر و حجر کو بنایا
بحر و بر کو بنایا
برگ و شجر کو بنایا
خشک و تر کو بنایا
افلاک و فلک کو بنایا
حور و ملک کو بنایا
سماک و سمک کو بنایا
جن و بشر کو بنایا
جمادات و حیوانات کو بنایا
نباتات و معدنیات کو بنایا
عرب و عجم کو بنایا
عرش و فرش کو بنایا ۔ لوح و قلم کو بنایا
بلکہ ۔۔۔۔ انسان اور انسانیت کو بنایا

الغرض ۔ کائنات کا ذرا ذرا بنا کر اعلان فرمایا کہ اے میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ساری کائنات تیرے صدقہ میں بنائی ہے ۔

نورِ آمنہ کے لال ۔ پیکر حسن و جمال
اللہ کے دلدار ۔ صاحب شرف و کمال
نبیوں کے تاجدار ۔ اللہ کے یار

اُمّت کے غم خوار = نور الانوار

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ ۔

(مطالع المسرات ص ۴۶۵، دلائل النبوۃ۔ امام بیہقی)

اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر میں نے آپ کو دنیا میں نہ بھیجنا ہوتا تو میں آسمانوں کو بھی نہ پیدا فرماتا۔

دوسرے مقام پر فرمان عالی شان ہے:

لَوْلَاهُ لَمَا خَلَقَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ الْخَلْقَ وَلَمَا اَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِيَّةَ ۔

(مکتوبات امام ربانی)

اے میرے پیارے اگر میں اپنے محبوب کو دنیا میں ظاہر کرنے کا ارادہ نہ فرماتا تو نہ میں ساری مخلوق پیدا کرتا اور نہ ہی میں اپنے رب ہونے کو ظاہر کرتا۔

سبحان اللہ۔ حضرات گرامی قدر ہم کو ہر چیز بلکہ ساری کائنات حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقہ میں ملی۔

اسی بات کا اظہار مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب انداز میں کیا ہے ؎

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں
جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا

وہ رازِ اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں
بوبکر و عمر عثمان و علی ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی
ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں
شاعر اہلسنت صوفی محمد علی ظہوری رحمۃ اللہ علیہ نے یوں ترجمانی کی :
؎ جاواں صدقے مدینے دے سلطان توں دو جہاں جس دی خاطر بنائے گئے
کملی والے دے آون توں قربان ہیں بے کساں دے نصیبے جگائے گئے
حضرات حاضرات ذی وقار اس کائنات میں جس کو بھی جو عظمت و مقام ملا ہے وہ
فقط حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ملا ہے۔
الغرض ـــــ اس کائنات کا حسن جلوہ مصطفیٰ ہے۔
ذرا توجہ فرمائیں :

زمین و زماں کا حسن جلوہ مصطفیٰ سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مکین و مکاں کا حسن جلوہ مصطفیٰ سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
شمس و قمر کا حسن جلوہ مصطفیٰ سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
شجر و حجر کا حسن جلوہ مصطفیٰ سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بحر و بر کا حسن جلوہ مصطفیٰ سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خشک و تر کا حسن جلوہ مصطفیٰ سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
افلاک و فلک کا حسن جلوہ مصطفیٰ سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
برگ و شجر کا حسن جلوہ مصطفیٰ سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حور و ملک کا حسن جلوہ مصطفیٰ سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سماک و سمک کا حسن جلوہ مصطفیٰ سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن و بشر کا حُسن جلوہ مصطفیٰ سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جمادات و حیوانات کا حُسن جلوہ مصطفیٰ سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نباتات و معدنیات کا حُسن جلوہ مصطفیٰ سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عرب و عجم کا حُسن جلوہ مصطفیٰ سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عرش و فرش کا حُسن جلوہ مصطفیٰ سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بلکہ کائنات کے ذرّے ذرّے کا حُسن جلوہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔
عارف کھڑی شریف میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

سارے نور اُوسے دے نوروں اُس دا نور حضوروں
اُس نوں تاج عرش دا ملیا موسیٰ نوں کوہ طوروں

کسی نے اپنی محبت حُسن کائنات کی یوں منظر کشی فرمائی ہے۔

سینہ ہستی روشن روشن کہکشاں ہے جگمگ جگمگ
ماہ مدینہ تیری ضیا سے سارا جہاں ہے جگمگ جگمگ
دِل کا مدینہ رخشندہ ہے، کعبہ جاں ہے جگمگ جگمگ
ہم نے اب یہ جان لیا ہے کون کہاں ہے جگمگ جگمگ
فرش کی ہر شے تجھ سے منوّر اور فلک ہے تجھ سے درخشاں
تو ہی یہاں ہے جگمگ جگمگ تو ہی وہاں ہے جگمگ (قمر انجم)

بلکہ

اعلیٰ حضرت — امام اہلسنت
مجدد دین و ملت — عظیم البرکت
مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ یوں ترجمانی فرمائی:

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے
دہن میں زباں تمہارے لیے بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے
تمہاری چمک، تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لیے

فقیر قادری نے یوں ترجمانی فرمائی :

سکون قلب ملا لذت حیات ملی
در حبیب ملا ساری کائنات ملی
ہوئے ہیں حضرت یوسف حسین زمانے میں
انہیں بھی آپ کے ہی حسن کی خیرات ملی
مدینے پاک کی خاک شفا کے کیا کہنے
ملی وہ خاک جسے باعث نجات ملی
ہیں آئے یوں تو بہت سے پیغمبران خدا
مگر حضور کے آنے سے لاکھ بات ملی
فقیر قادری برحق ہے یہ حقیقت ہے
خدا ملا اسے جس کو نبی کی ذات ملی

معزز خواتین اسلام !

آج کی یہ عظیم الشان محفل جس کا موضوع ہے کائنات کی ہر چیز حضور نبی کریم رؤف الرحیم شفیع المذنبین راحت العاشقین سید المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں ملی یہی قرآن پاک اور حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہم سب کو دین و دنیا کی ہر نعمت عطا فرمائے اور قبر میں حشر میں کامیابی عطا فرما کر جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

کائنات صدقہ حضور کا

معزز خواتین۔ اس کائنات میں جس کو بھی جو عظمت و عزت مقام وشان ملی وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ و وسیلہ سے ملی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو فرمایا۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا۔

ایک دوسری حدیث میں ہے:

اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو میں تمہیں اور زمین و آسمان کو پیدا نہ فرماتا۔

ابن عساکر حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم نورِ مجسم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا آپ کا رب عزوجل فرماتا ہے اگر میں نے ابراہیم کو خلیل بنایا تو تمہیں حبیب بنایا۔ اور میں نے اپنی بارگاہ میں تم سے زیادہ مکرم پیدا نہیں کیا میں نے دنیا والوں کو اس لیے پیدا کیا کہ اپنی بارگاہ میں تمہاری عزت و کرامت سے انہیں آگاہ کروں ــــــ اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تم نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ فرماتا۔ (مطالع المسرات ۴۶۵)

علامہ شرف الدین بوصیری فرماتے ہیں:

لَوْلَاكَ لَمْ يَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ۔

ترجمہ: اگر آپ نہ ہوتے تو دنیا عدم سے وجود میں نہ آتی۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

اسلامی بہنو!

معلوم ہوا کہ یہ ساری کائنات ارض وسماوات بلکہ ذرہ ذرہ حضور پُر نور باعث تخلیق کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زلفوں کی خیرات ہے آپ کی بدولت دنیا کی رونقیں اور رعنائیاں ظہور میں آئی ہیں۔

موسیٰ کلیم اللہ کی عظمت صدقہ حضور کا

ارشادِ ربانی ہے:

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَاهُ (سورۃ القصص ۴۶)

اور نہ تھے تم طور کے کنارے جب ہم نے ندا فرمائی۔ (ترجمہ جمال القرآن)

اسلامی بیٹیو! اس آیت مبارکہ کی تفسیر مفسر قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خالق کائنات عزوجل کی بارگاہ میں سے تورات کی لکھی ہوئی تختیاں عطا ہوئیں تو وہ بہت خوش ہوئے اور خالق کائنات عزوجل کی بارگاہ میں عرض کیا اے خالق کائنات! تو نے مجھے ایسی عزت کے ساتھ نوازا ہے کہ ایسی عزت کے ساتھ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں نوازا۔ فرمان خدا (جل جلالہ) اے موسیٰ کلیم اللہ (علیہ السلام) ہم نے تیرے دل کو تواضع اور انکساری والا پایا تو تجھ پر اپنا کرم فرمایا کہ تجھ سے کلام فرمایا

اور نعمتِ رسالت عطا فرمادی اور کہا:

فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشَّاكِرِيْنَ وَمُتْ عَلَى التَّوْحِيْدِ وَعَلٰى حُبِّ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)۔

(اے موسیٰ) لکھ لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا ہے اور شکر گذار لوگوں میں شامل ہو جا اور جب تمہیں موت آئے تو میری توحید اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی آنی چاہیئے۔ (معارج النبوت جلد ۲ صفحہ ۲۴)

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض کیا؟ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ (عزوجل) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں جن کی محبت تیری توحید سے وابستہ ہے جس کا اسم گرامی موت کے وقت بھی ضروری ہے اور جن کا نام میں نے زمین اور آسمانوں کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل عرش بریں پر لکھ دیا تھا۔ لہٰذا اگر تو میری بارگاہ میں قرب کا خواہش مند ہے اور تو چاہتا ہے کہ میں تیرے نزدیک اتنا رہوں جتنی تیری زبان ہے۔ تمہارے دل کے خیال سے ـــــ تمہارے کانوں کی سماعت سے ـــــ تمہاری آنکھوں کی سیاہی سے ـــــ تمہاری روحِ ایمان سے ـــــ تمہارے نور بصیرت آنکھ سے ـــــ تمہاری آنکھوں کی سفیدی سے ـــــ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض کی ـــــ یا اللہ (جل جلالہ) میری آرزو اور میری تمنا تو یہی ہے کہ میں تیرے قریب تر رہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام ـــــ پھر میرے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بے پناہ درود پاک پڑھا کرو۔

اے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام۔ بنی اسرائیل کو یہ پیغام پہنچا دو کہ جو بھی میرے

دربار میں آئے گا اور اس کے دل میں جناب محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا انکار ہو گا۔ اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور اسے حجابات میں چھپا دیا جائے گا وہ میرے دیدار کی دولت سے محروم رہ جائے گا اور اسے مردود بنا دیا جائے گا۔ کوئی فرشتہ اس پر رحم نہیں کرے گا۔ کوئی نبی شفاعت نہیں کرے گا۔ فرشتے اس کے لیے جہنم کے دروازے کھول دیں گے۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض کی یا الہٰی جل جلالہ مجھے بتایا جائے کہ محمد رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں جن کی ذات پر درود پڑھے بغیر تیرا تقرب مجھے نصیب نہیں ہو سکتا ــــــ فرمایا اے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام۔

لَوْلَا مُحَمَّدٌ وَ اُمَّتَهٗ لَمَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ وَلَا الشَّمْسَ وَلَا الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلَ وَلَا النَّهَارَ وَلَا مَلَكًا مُقَرَّبًا وَّلَا نَبِيًّا مُرْسَلًا وَّلَا اِيَّاكَ۔ (معارج دوم ۳۵)

اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت نہ ہوتی تو میں نہ جنت کو پیدا کرتا نہ دوزخ کو۔ نہ سورج کو پیدا فرماتا نہ ہی چاند کو۔ نہ رات کو بناتا۔ نہ دن کو۔ نہ مقرب فرشتوں کی تخلیق کرتا اور نہ ہی کسی نبی و مرسل کی اور نہ ہی (اے موسیٰ) تجھ کو پیدا کرتا۔

پیاری بہنو! اس روایت سے معلوم ہوا ساری کائنات کی رونقیں اور بہاریں نبی کریم رؤف الرحیم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے ہیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین ملت رحمہ اللہ نے کیا خوب ترجمانی فرمائی

ہے انہی کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں

دوسرے مقام پر آپ یوں ترجمانی فرمارہے ہیں :

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جاں ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

شاعر مشرق سے

ہو نہ یہ پھول، تو بلبل کا ترنّم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسّم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مئے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ ہی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

تو پھر مجھے کہنے دیجیے :

نبیوں کی نبوّت حضور کا صدقہ
رسولوں کی رسالت حضور کا صدقہ
خلفاء کی خلافت حضور کا صدقہ
صحابہ کی صحابیت حضور کا صدقہ
اغیاث کی غوثیت حضور کا صدقہ
اقطاب کی قطبیت حضور کا صدقہ
ولی کی ولایت حضور کا صدقہ
اسخیاء کی سخاوت حضور کا صدقہ
عادلین کی عدالت حضور کا صدقہ

کاملین کی کاملیت حضور کا صدقہ
عابدین کی عبادت حضور کا صدقہ
صادقین کی صداقت حضور کا صدقہ
صابرین کی استقامت حضور کا صدقہ
عاشقین کی محبت حضور کا صدقہ
عارفین کی معرفت حضور کا صدقہ
سُنیئے سُنیئے - چاند ستاروں کی چمک حضور کا صدقہ
سورج کی دمک حضور کا صدقہ
حوروں کی حُسن حضور کا صدقہ
ملائکہ کی پرواز حضور کا صدقہ
نبیوں کی معراج حضور کا صدقہ
اس محفل کی برکت حضور کا صدقہ
شرکائے محفل کی نجات حضور کا صدقہ
انتظام کے انتظامات حضور کا صدقہ

[باع]ث ایجاد عالم صلّی اللہ علیہ وسلم

معزز خواتین اسلام - اب آخر میں حضور پرنور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ [علی]ہ وآلہ وسلم کے متعلق ایک ایمان افروز واقعہ سنیئے اور اپنے ایمان کو تازہ [کیج]یئے الشیخ محمد الواعظ الزّاہدی رحمۃ اللہ علیہ جامع المعجزات فی سیرِ خیر البریات [صفحہ] پر تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) نے چار ٹہنیوں والا [ایک] خوبصورت درخت پیدا فرمایا جس کا نام شجر الیقین ہے پھر اللہ نے

اس درخت پر نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک طاؤس کی صورت میں بٹھادیا۔
تو طاؤس نے وہاں ستر ہزار برس اللہ کی تسبیح بیان کی۔ اس کے بعد اللہ نے
آئینہ حیا بنا کر طاؤس کے مقابل رکھا۔ اپنے حسن و جمال کو دیکھ کر طاؤس اللہ
خالق کائنات کی بارگاہ میں پانچ سجدے کیے جو فرض قرار پائے۔ یہی وجہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت پر دن اور رات میں پانچ
نمازیں فرض قرار دیں۔

پھر طاؤس (نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جب اللہ نے رحمت کی نگاہ
ڈالی تو وہ شرم وحیا کے پسینہ سے شرابور ہو گیا۔
اس نور کے سر مبارک کا پسینہ لے کر اللہ نے تمام ملائکہ پیدا فرمائے

چہرۂ انور کے پسینہ سے
عرش کو بنایا ۔ کرسی کو بنایا
لوح کو بنایا ۔ قلم کو بنایا
سورج کو بنایا ۔ چاند کو بنایا
حجابات کو بنایا ۔ کواکب اور عجائبات عالم کو بنایا
سینہ بے کینہ کے پسینہ سے انبیاء و مرسلین، علماء و کاملین اور شہداء
وصالحین کی پاکیزہ روحوں کو پیدا کیا۔
پشتِ مبارک کے پسینہ سے
بیت المقدس کو بنایا ۔ کعبۃ اللہ کو بنایا
بیت المقدس کو بنایا ۔ اور کائنات بھر کی سجدہ گاہیں تخلیق
کی گئیں ——— پھر

ابروئے پاک کے پسینہ مبارک سے

مومنین و مومنات کو بنایا

مسلین و مسلمات کو بنایا

قدمان مبارک کے پسینہ سے

مشرق و مغرب کو بنایا

شمال و جنوب کو بنایا

معدنیات و عجائبات کو بنایا

پھر اللہ خالق کائنات نے فرمایا :

اے میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور ! چاروں طرف دیکھو!

آپ نے چاروں طرف دیکھا تو نور ہی نور نظر آیا۔ یہ جلوے

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

عثمان غنی رضی اللہ عنہ ۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کے نور کے تھے

آپ کا نور اس کیفیت میں ستر ہزار برس تک اللہ کی تسبیح کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کی ارواح کو جب نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا فرمایا۔ تو تمام انبیاء کی ارواح نے یک زبان کہا :

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

معزز بیٹیو ! پھر مجھے کہنے دیجئے :

۵ اپنے سوہنے محبوب دے دم بدلے پیدا کیتا اے سارا جہاں ربّ نے
دسّے کے دنیا نوں سوہنا محبوب اپنا کیڈا کیتا عظیم احسان ربّ نے
کملی والے دے جوڑیاں ہیٹھ رکھیا شب اسرای عرش ذیشان ربّ نے

شان حضور دی حافظ دکھاون خاطر قائم کرنا ایں حشر میدان رب نے

ہاں تو میں عرض کر رہی تھی۔

پھر اللہ نے عقیق احمر سے ایک قندیل بنائی اور نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صورت دنیوی میں ڈھال کر قندیل میں رکھا۔ قندیل میں آپ اس طرح کھڑے رہے جس طرح نماز میں قیام ہوتا ہے تمام ارواح قندیل کا طواف کرنے لگیں۔ روحوں کا یہ طواف ایک ہزار برس تک ہوتا رہا۔

اسلامی بہنو، پھر اللہ خالق کائنات نے ارواح کو حکم دیا کہ میرے محبوب کو دیکھو۔ ساری روحوں نے اطاعت کرتے ہوئے ارواح میں سے جس جس نے سر اقدس کو دیکھا ـــــ وہ دنیا میں سلطان اور فرماں روا بن گیا ـــــ جس نے ابروئے مبارک دیکھا ـــــ وہ امیر عادل بن گیا ـــــ جس نے آنکھ مبارک کا دیدار کیا ـــــ وہ وسیع النظر اور کشادہ ظرف بن گیا ـــــ جس نے پیشانی پر نگاہ ڈالی وہ نقاش بن گیا ـــــ جس نے گوش مبارک کو دیکھا وہ مقبول فی الانام بن گیا ـــــ جس نے سینہ بے کینہ کی زیارت کی وہ دانا اور احسان کرنے والا بن گیا ـــــ جس نے ناک مبارک کو دیکھا وہ طبیب اور عطار بن گیا ـــــ جس نے دہن شریف کی زیارت کی وہ حسین وجمیل ہو گیا ـــــ جس نے زبان مبارک کی زیارت کی وہ بادشاہوں کا سفیر ہو گیا ـــــ جس نے حلق انور کو دیکھا وہ واعظ، ناصح اور مؤذن بن گیا ـــــ جس نے ریش مبارک کو دیکھا وہ مجاہد فی سبیل اللہ ہو گیا ـــــ جس نے گردن مبارک کی زیارت کی وہ تاجر ہو گیا ـــــ جس نے دست مبارک کو دیکھا وہ سخی ہو گیا ـــــ جس نے انگلیاں دیکھیں وہ خطاط اور خوشنویس ہو گیا ـــــ جس نے شکم انور پر نگاہ ڈالی وہ صابر

اور قناعت پیشہ بن گیا ــــ جس نے کندھوں کو دیکھا وہ عابد وزاہد بن گیا ــــ جس نے پاؤں مبارک دیکھے وہ مہاجر فی سبیل اللہ بن گیا ــــ الغرض جس جس نے بھی نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اس کو اللہ نے عظمتوں کا تاجدار بنا دیا ــــ لیکن جن روحوں نے آپ کی بالکل زیارت نہ کی وہ یہودی ۔ نصرانی ۔ مجوسی اور فراعنہ ہوئے ۔ (جامع المعجزات ۱۰ تا ۱۲)

معزز بہنو ! معلوم ہوا عالم ارواح میں بھی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس کسی نے زیارت کی اللہ تعالیٰ نے اس کو فیضانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عظمتوں کا تاجدار بنا کر دنیا میں پیدا فرمایا یہ فقط باعث تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ ہے ۔

لائق صد احترام بہنو ! ذرا غور سے شاعر کی ترجمانی سنیئے :

شان کسے رسول نے نئیں پایا کملی والے رسالت مآب ورگاہ
لقب کسے وی نبی نوں نئیں ملیا میرے آقا دے کسے القاب ورگاہ
اوہدے جوڑے دے تلویاں نال لگ کے ذرہ بن جاندا آفتاب ورگاہ
کوئی ہویا نہ ہے نہ ہو سکدا حافظ نبی سوہنے لاجواب ورگاہ
(بہارات ۳۷۸)

علامہ صائم چشتی رحمہ اللہ کی محبت کا اظہار کہ کائنات کا ذرہ ذرہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کا فیضان ہے ۔

صدقے جاواں محمد دے نام اتوں جہدے نور تھیں دونوں جہان چمکے
اس دے نور تھیں چمک دا پیا سورج اس دے نور تھیں ماہ تابان چمکے
نور اوسے دا تاریاں وچ اوہدے نوروں ای کون ومکان چمکے
اس دے نور دی برکت دے نال صائم ملکاں وچ سی آدم ذیشان چمکے
(بہارات ۳۰۶)

اسلامی بہنو! ان تمام آیات اور احادیث کو جمع کیا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ کائنات ارض و سما دی ہر چیز حضور پر نور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کا صدقہ ہے۔ توجہ فرمائیں ——— کہ

زمین و زماں کو بنایا	نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ
مکین و مکاں کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ
شمس و قمر کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ
شجر و حجر کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ
بحر و بر کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ
افلاک و فلک کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ
خشک و تر کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ
برگ و شجر کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ
جن و بشر کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ
حور و ملک کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ
سماک و سمک کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ
جمادات و حیوانات کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ
نباتات و معدنیات کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ

سنیے سنیے:

عرب و عجم کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ
خاکیوں اور افلاکیوں کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ
عرش و فرش کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ

ہر نبی و ولی کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ
ہر مفسر و مقرر کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ
ہر مجدد و محدث کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ
ہر غوث و قطب کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ
ہر ابدال و اوتاد کو بنایا	نور مصطفیٰ کا صدقہ

آخر پر میں تمام اسلامی بہنوں کا دل کی اتھاہ گہرائی سے شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے اس عظیم الشان اور فقید المثال کانفرنس میں شرکت کی اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) کی بارگاہ میں التجا ہے کہ اللہ کریم اپنے محبوب کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے ہم تمام مسلمان عورتوں اور بیٹیوں کو اپنے اپنے گھروں میں عزت اور سکون کی زندگی عطا فرمائیں اور دین اور دنیا کی تمام نعمتوں سے مالا مال فرمائیں آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ۝

تو شمع رسالت ہے

تو شمع رسالت ہے عالم ترا پروانہ
تو ماہِ نبوت ہے اے جلوہ جانانہ
سرشار مجھے کر دے اک جام لبالب سے
تا حشر رہے ساقی! آباد یہ میخانہ
دل اپنے چمک اٹھیں ایمان کی طلعت سے
کر آنکھیں بھی نورانی اے جلوہ جانانہ
کیوں زلفِ معنبر سے کوچے نہ مہک اٹھتے
ہے پنجہ قدرت جب زلفوں کی تری شانہ
ہر پھول میں بو تیری ہر شمع میں ضو تیری
بلبل ہے ترا بلبل پروانہ ہے پروانہ
سنگ درِ جاناں پہ کرتا ہوں جبیں سائی
سجدہ نہ سمجھ زاہد سر دیتا ہوں نذرانہ
معمور اسے فرما ویراں ہے دلِ نوری
جلوے ترے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

برکات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۰ (پ سورہ انبیاء رکوع)

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ وَ

صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ۰

پیاری اسلامی بہنو!

اللہ خالق کائنات (جل جلالہ) کی حمد و ثنا کے بعد آقائے دو عالم

فخر موجودات ـــ فخر کائنات ـــ فخر گلزار نبوت

فخر دو عالم ـــ فخر کون ومکاں ـــ فخر رسولاں

فخر عالم کل ـــ فخر انبیاء ـــ فخر کائنات

سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس نواز میں تمام معزز و مکرم خواتین مل کر نعت کا نذرانہ پیش کریں۔

رخ پہ رحمت کا جھومر سجائے کملی والے کی محفل سجی ہے
مجھ کو محسوس یوں ہو رہا ہے میرے آقا کی جلوہ گری ہے
مفلسو! تم اگر چاہتے ہو ہو زیارت در مصطفیٰ کی
دل کی جانب نگاہیں جھکا لو سامنے مصطفیٰ کی گلی ہے
وہ سماں کیسا ذی شان ہوگا جب خدا مصطفیٰ سے کہے گا
اب تو سجدے سے سر کو اُٹھا لو آپ کی ساری اُمت بری ہے
واسطہ سید کربلا کا، واسطہ فاطمہ کی ردا کا
میری جھولی بھی سرکار بھر دو آپ نے سب کی جھولی بھری ہے
مجھ کو فکر شفاعت ہو کیونکر دو کریموں کا سایہ ہے مجھ پر
اک طرف رحمت مصطفیٰ ہے اک طرف لطف رب جلی ہے
دل کے گلشن کی مہکی فضائیں وجد میں ہیں نیازی ہوائیں
ان کے حسن تصور سے میرے دل کی آباد بارہ دری ہے

معزز و مکرم بہنوں! بیٹیو!

آج کی محفل رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں آپ کی برکات و کمالات و معجزات سے معمور ہے اس محفل میں حضور پر نور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گری ہوگی انشاء اللہ۔

الغرض ـــــ یہ حقیقت ہے انبیاء وصالحین سے منسوب چیزیں بڑی بابرکت و باعظمت اور فیض حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کو بطور تبرک محفوظ رکھنا اور ان سے برکت حاصل کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا آج اہل محبت ان تبرکات مقدسہ کو حصول

فیض و برکت کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور ان کی حرمت کے تحفظ کے لیے جان کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے ——— میری اسلامی بہنوں ذرا محبت سے توجہ فرمائیں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی بھی کہتے ہیں اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اور کمالات اور تبرکات کا انکار بھی کرتے ہیں بلکہ جو عشاق مدینہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کمالات و برکات کو محبوب رکھتے ہیں اور ان سے فیض حاصل کرتے ہیں ان پر طرح طرح سے اعتراضات کرتے ہیں آیئے اس محفل پاک میں قرآن و حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء کاملین کی تعلیمات کی روشنی میں برکات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرتی ہوں جس کی وجہ سے آپ کے دل محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منور و معمور ہو جائیں گے انشاء اللہ

میری بہنو!

صحابہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعا کروانے کے علاوہ اور بھی بہت سی صورتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برکت حاصل کرتے تھے اور یہی عقیدہ اہل سنّت کا ہے آیئے میں آپ کو طریقہ بتاتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صحابہ کس محبت و عقیدت کا مظاہرہ فرماتے تھے :-

مثلاً ——— وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کا اپنے اُوپر مسح کرواتے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو تبرکاً مس کرتے ——— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے تبرک حاصل کرتے جس پانی سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست اقدس دھوتے اس دھوون سے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچے ہوئے کھانے سے تبرک حاصل کرتے ۔حضور کے

پسینہ مبارک اور لعابِ دہن مبارک سے تبرک حاصل کرتے ـــــ وہ موئے مبارک جو حجامت کے وقت اترنے نیچے نہ گرنے دیتے تھے ـــــ الغرض

ناخن مبارک سے ـــــ لباس مبارک سے

عصا مبارک سے ـــــ انگوٹھی مبارک سے

بستر مبارک سے ـــــ چارپائی مبارک سے

چٹائی مبارک سے ـــــ بال مبارک سے

وضو کے پانی سے ـــــ پسینہ مبارک سے

تبرکات حاصل کرتے ـــــ الغرض ـــــ میری اسلامی بہنوں کس کس نسبت کا ذکر کروں بلکہ حضور کی ہر چیز ہی اعلیٰ سے اعلیٰ ہے

اکمل سے اکمل ہے

احسن سے احسن ہے

منزہ سے منزہ ہے

روشن سے روشن ہے

مبارک سے مبارک ہے

پاک سے پاک ہے

طیب سے طیب ہے

طاہر سے طاہر ہے

الغرض ـــــ صحابہ ہر اس چیز سے تبرک حاصل کرتے جس کی اللہ کے و[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک سے کچھ نہ کچھ نسبت ہوتی حتیٰ کہ صاحب [illegible] کمال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام اور تابعین عظام ـــــ [illegible]

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر مبارک سے بھی تبرک حاصل کیا بلکہ جن مکانات اور رہائش گاہوں میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سکونت اختیار فرمائی۔ جن جگہوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں ادا فرمائیں اور جن راستوں سے آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے ان کی گرد و غبار تک کو انہوں نے موجب برکت جانا۔ یہاں صحابہ اور تابعین کے ادوار کے بعد نسلاً بعد نسلاً ہر زمانے میں اکابر ائمہ و مشائخ اور علماء و محدثین کے علاوہ خلفاء و سلاطین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار و تبرکات کو بڑے ادب و احترام سے محفوظ رکھتے چلے آئے ہیں اور خاص موقع پر بڑے اہتمام کے ساتھ مسلمانوں کو ان تبرکات کی زیارت کروائی جاتی تھی۔

دست مصطفیٰ کی برکت

معزز خواتین۔ امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی رحمہ اللہ اپنی کتاب دلائل النبوۃ کے صفحہ ۲۹۵ پر حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفر ہجرت کے دوران دست مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات جنہوں نے حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کے جھونپڑے کو رشک قمر بنا دیا اس واقعہ کو تحریر کیا ہے آپ سب بہنیں اس کو محبت و عقیدت سے سماعت فرمائیں اور اپنے دلوں کو ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منور اور معمور فرمائیں سبحان اللہ! سفر ہجرت کے دوران جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ام معبد رضی اللہ عنہا کے ہاں پہنچے اور ان سے کھانے کے لیے گوشت یا کچھ کھجوریں خریدنا چاہیں تو ان کے پاس یہ دونوں چیزیں نہ تھیں۔ حضور پر نور تاجدار عرب وعجم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ ان کے خیمے میں کھڑی ایک کمزور دبلی سوکھی ہوئی بکری پر پڑی نبی کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے دریافت فرمایا یہ بکری یہاں کیوں ہے؟ حضرت اُم معبد نے جواب دیا۔ لاغر اور کمزور ہونے کی وجہ سے یہ ریوڑ سے پیچھے رہ گئی ہے اور یہ چل پھر بھی نہیں سکتی۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا! نہیں۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اجازت ہو تو دودھ دوہ لوں؟ ام معبد نے عرض کیا دودھ تو دیتی نہیں، اگر آپ دوہ سکتے ہیں تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے نبی رحمت نے اسے منگوا کر بسم اللہ کہہ کر اُس کے تھنوں پر اپنا دست مبارک پھیرا اور اُم معبد کے لیے ان کی بکریوں میں برکت کی دعا دی اس بکری نے نبی رحمت کے لیے اپنی دونوں ٹانگیں پھیلا دیں۔ کثرت سے دودھ دیا اور تابع فرمان ہو گئی۔

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا برتن طلب فرمایا جو سب لوگوں کو سیراب کر دے اور اس میں دودھ دوہ کر بھر دیا یہاں تک کہ اس میں جھاگ آ گئی پھر اُم معبد رضی اللہ عنہا کو پلایا وہ بھی سیر ہو گئیں تو اپنے ساتھیوں کو پلایا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے۔

سب کے بعد نبی کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوش فرمایا ــــ پھر دوسری بار دودھ دوہا۔ یہاں تک کہ وہی برتن پھر بھر دیا اور اُسے بطور نشان اُم معبد رضی اللہ عنہا کے پاس چھوڑا اور اُسے اسلام میں بیعت کیا بلکہ حضرت اُم معبد رضی اللہ عنہا نے یوں عرض کی ہو گی۔

زمانے بھر کے ٹھکرائے ہوئے ہیں
شہا در پر ترے آئے ہوئے ہیں
کرم کی بھیک ہے سب کی تمنا

سوالی ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں
عمل کا کوئی سرمایہ نہیں ہے
جھکی نظریں ہیں شرمائے ہوئے ہیں
ندامت سے لرزتے چند آنسو
یہ نذرانہ ہے جو لائے ہوئے ہیں
انہی کا ہو گیا سارا زمانہ
جنہیں سرکار اپنائے ہوئے ہیں
کھلے ہوں پھول جب اشکوں کے ہر سو
سمجھ لیجئے کہ آپ آئے ہوئے ہیں
ظہوری وہ سخن کی داد دیں گے
جگر پر چوٹ جو کھائے ہوئے ہیں

پیاری بہنو! بیٹیو!

دل تو کرتا ہے کہ ذکر رسول کرتے کرتے میری جان نکل جائے کیونکہ ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہر انسان کے لیے ذریعہ نجات ہے۔۔۔۔ الغرض تو میں عرض کر رہی تھی۔ ام معبد رضی اللہ عنہا کو دولت اسلام سے اس کی دنیا بدلی اور پھر تمام صحابہ کرام اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں اپنے مقام کی طرف چلے گئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ام معبد رضی اللہ عنہا کا شوہر بکریوں کو ہانکتا ہوا گھر آ پہنچا۔ بکریاں بہت کمزور تھیں اور کمزوری کی وجہ سے آہستہ آہستہ چلتی تھیں کیونکہ ان کے جوڑوں میں مغ بہت کم تھا ابو معبد نے گھر میں اتنا دودھ دیکھا تو ورطہ حیرت میں ڈوب گیا کہنے لگا یہ اتنا دودھ تجھے کہاں سے مل گیا۔ گھر میں رہ جانے والی بکری

تو ابھی کسی نر جانور سے جفت بھی نہیں کی گئی۔

جفت کے معنی

لائق احترام بہنو! یہیں سے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اور کمالات کی شان نظر آتی ہے کیونکہ یہ قانون فطرت ہے کہ جب تک مادہ جانور کو نر جانور سے جفت نہ کیا جائے اور پھر وہ حاملہ نہ ہو جائے تب تک دودھ نہیں آ سکتا بلکہ انسانوں میں بھی یہی قانون فطرت جاری و ساری ہے ایسے جانوروں میں دودھ پیدا کرنے سے انسان ہزارہا سائنسی ترقی کے باوجود عاجز ہے اور عاجز ہی رہے گا۔ مگر دست نبوت نے یہ کمال ظاہر کر کے تمام تر کمالات انسانی کو شان رسالت کے آگے عاجز و بے بس کر دیا ہے اور یہی معجزے کی تعریف ہے۔

الغرض میں عرض کر رہی تھی ـــــ مکرم و محترم بہنو!

اُم معبد کے شوہر نامدار نے کہا اور نہ ہی گھر میں دودھ دینے والی دوسری بکری یا اونٹنی ہی ہے ام معبد نے کہا نہیں ـــــ بلکہ بخدا یہاں ایک نہایت بابرکت ہستی تشریف لائی تھی جن کی یہ ساری برکات ہیں اُم معبد رضی اللہ عنہا کے شوہر نے فرمایا ـــــ مجھے ان کا حلیہ اور شکل و صورت بیان کرو ـــــ

اُم معبد فرمانے لگی میں نے دیکھا وہ ایک نہایت حسین انسان تھے۔ دمکتا چہرہ تھا ـــــ پورا جسم حسن کا ایک حسین پیکر تھا ـــــ نہ پیٹ بڑھا ہوا تھا نہ سر چھوٹا تھا۔ الغرض ہر ہر عضو میں ایک عجیب دل کشی اور نظر نوازی تھی۔ آنکھیں موٹی اور سیاہ ـــــ پلکیں خمدار آواز میں ایک ایک رعب اور وقار ـــــ گردن ایک گونہ کشادہ ـــــ داڑھی گھنی ـــــ ابرو بڑے باریک دراز اور باہم ملے ہوئے جب وہ خاموش ہوتے تو چہرے سے جلال ٹپکتا اور گویا ہوتے تو حسن

چھلکتا۔ دور سے دیکھو تو حسن و جمال کا پیکر ہیں اور قریب سے مشاہدہ کرو تو کرم و اخلاق کا مظہر ہیں ـــــ گفتگو از حد شیریں تھی ـــــ جس میں کچھ الجھاؤ تھا نہ بدگوئی ـــــ آپ کی باتیں کیا تھیں موتیوں کا ایک شکستہ ہار تھا جس کے موتی تسلسل سے جھڑ رہے ہوں ـــــ میانہ قد تھا ـــــ نہ اتنا لمبا کہ عجیب سا لگے اور نہ اتنا چھوٹا کہ حقیر نظر آئے بلکہ دونوں کے درمیان کا درجہ تھا جو ان دونوں سے زیادہ جاذب نظر اور حسین ہوتا ہے ـــــ آپ کے ساتھ کچھ ساتھی بھی تھے جو آپ کا انتہائی احترام کرتے تھے جب آپ کوئی ارشاد فرماتے تو وہ خاموش ہو کر سنتے اور جب کسی کام کا حکم دیتے تو اسے پورا کرنے کے لیے بےتاب ہو جاتے میں نے آپ سے بڑھ کر کسی کو محترم اور مخدوم نہیں پایا درشت روئی اور تند خوئی آپ کے قریب بھی نہ پھٹکی تھی ـــــ لائق صد احترام اور محبت رسول سے سرشار خواتین اسلام۔ ام معبد رضی اللہ عنہا یوں عرض کر رہی تھیں بزبان شاعر اہلسنت:

میری سرکار مرے گھر کو سجانے آئیں
دل کی دنیا میں وہ انوار لٹانے آئیں

جو خزاں دار پڑا رونا ہے اک جھونکے کو
اس کی جانب بھی بہاروں کے زمانے آئیں

شدت پیاس ہے اک بوسہ پا کی جن کی
ایسے پیاسوں کو بھی دیدار کرانے آئیں

تاب فرقت بھی قیامت ہے مجھے وصل کے بعد
وہ مرے گھر سے نہ جانے کے بہانے آئیں

الغرض علامہ محمد صائم رحمۃ اللہ علیہ نے یوں ترجمانی فرمائی:

محمد مصطفیٰ آئے بہاروں پر بہار آئی
زمیں کو چومنے جنت کی خوشبو بار بار آئی
جناب آمنہ کا چاند جب چمکا زمانے میں
قمر کی چاندنی قدموں پہ ہونے کو نثار آئی
حلیمہ دودھ جہاں قربان ہوں تیرے مقدر پر رضی اللہ عنہا
ترے کچے سے گھر میں رحمتِ پروردگار آئی

محترم مکرم بہنوں ۔ اُم معبد رضی اللہ عنہا نے جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن وجمال بیان فرمایا تو آپ کا شوہر بولا یہ تو وہی قریش کے سردار ہیں جن کا چرچا ہو رہا ہے میں نے بھی قصد کر لیا ہے کہ ان کی صحبت میں رہوں۔ چنانچہ وہ دونوں میاں بیوی مدینہ منورہ پہنچ کر مسلمان ہو گئے۔

قحط سالی میں دست مصطفیٰ کی برکات

پیاری بہنو! آپ نے دستِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکات سماعت فرمائیں اب مزید نسبت رسول کی برکات سماعت فرمائیں حضرت اُم معبد رضی اللہ عنہا قسم کھا کر بیان کرتی ہیں کہ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں حضور پرنور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیات مبارکہ کے دس برس گزارے پھر اڑھائی سالہ خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دور گزرا اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا ان کے دور خلافت کے اواخر میں شدید قحط پڑا یہاں تک کہ جانوروں کے لیے گھاس پھوس کا ایک تنکا بھی میسر نہ آیا وہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم آقائے دوجہان رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس کے مس کی برکت سے میری بکری اُس قحط سالی کے زمانے میں بھی صبح وشام

اُسی طرح دودھ دیتی رہی۔ (دلائل النبوۃ صفحہ ۲۹۶، حجۃ اللہ علی العالمین)

پیاری بہنو!

آپ نے سماعت فرمایا کہ حضور پرنور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کی برکات دیکھیں کہ ساری دنیا قحط سالی کی لپیٹ میں تھی مگر جس بکری کو دست مبارک لگایا اس بکری پر قحط سالی کا کوئی اثر نہیں ہوا ایسی برکات مصطفیٰ ہے تو پھر مجھے کہنے دیجئے۔

جتھے میرے حضور دے قدم لگے اوس تھاں ورگی کوئی تھاں نئیں
چلو چلئے جالیاں کول بہیئے اوس چھاں ورگی کوئی چھاں نئیں
جہدیاں قسماں ظہوری خدا چاوے ایہڈا سوہنا تے کسے داناں نئیں
جیہڑی میرے حضور دا مُنہ چمے اوس ماں ورگی کوئی ماں نئیں

صوفی محمد علی ظہوری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب ترجمانی فرمائی:

کملی والیا سوہنا جہان اندر تیرے جیہا نظریں کوئی آیا ای نئیں
ایڈی شان تے حسن جمال والا کسے ہور ماں نے پت جایا ای نئیں
ہر عیب توں تساں نوں پاک کیتا انج کسے نوں پیدا فرمایا ای نئیں
انج جاپے ظہوری سرکار تائیں اوہدی مرضی توں بنا بنایا ای نئیں

دست مصطفیٰ سے پانی میں برکات

مکرم ومحترم بہنو! حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا لیکن نہ پایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس وضو کے لیے پانی لایا گیا۔

فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْاِنَاءِ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ یَّتَوَضَّئُوْا مِنْہُ ۔

آپ نے دست مبارک اس برتن میں رکھا اور لوگوں کو اس سے وضو کرنے کا حکم دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

فَرَاَیْتُ الْمَآءَ یَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِہٖ ۔

میں نے دیکھا آپ کی مبارک انگلیوں کے نیچے سے پانی کا فوارہ جاری تھا ــــ لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کرلیا۔ (ترمذی جلد۲ صفحہ ۲۰۶)

مکرم ومحترم بہنو! آپ نے سماعت فرمایا نبی اکرم نور مجسم۔ رؤف الرحیم تاجدار عرب وعجم شہنشاہ مدینہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کی برکات وکمالات۔ پانی ختم ہوگیا مگر میرے آقا مدنی دوعالم فخر بنی آدم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی بات نہیں اللہ کی رحمت سے تہی کی برکت سے اللہ پانی کے چشمے جاری فرمادے گا۔

سُبحانَ اللہ ــــ سُبحانَ اللہ ــــ سُبحانَ اللہ ــــ سُبحانَ اللہ

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت۔ مجدد دین ملت احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ نے کیا خوب ترجمانی فرمائی ہے :

شعر

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

سنگریزوں کا تسبیح پڑھنا

مکرم ومحترم اسلامی بہنو!
حضور رحمت کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کی برکات وکمالات سنگریزوں پر دست مبارک مس ہو جائے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنا شروع کر دیتی ہیں آیئے حدیث مصطفےٰ سماعت فرمایئے امام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الخصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۲۲۰ پر تحریر ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے تشریف فرما تھے میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بیٹھ گیا۔ اتنے میں امیرالمؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگئے انہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے پھر امیرالمؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے ان کے بعد امیرالمؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آئے اور بیٹھ گئے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سات کنکریاں پڑی ہوئی تھیں نبی کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنکریاں اپنے دست مبارک میں رکھیں تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں اور شہد کی مکھیوں کی طرح ان کی تسبیح کی آواز سنائی دی ــــ سبحان اللہ!

معزز خواتین ــــــــ پھر رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنکریاں نیچے رکھ دیں تو وہ چپ ہو گئیں اس کے بعد نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں اٹھا کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھ دیں۔ ان کے ہاتھ میں بھی کنکریاں تسبیح پڑھنے لگیں اور شہد کی مکھیوں کی طرح ان کی آواز سنائی دی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں زمین پر رکھ دیا تو ان کی تسبیح کی آواز بند ہو گئی۔

اس کے بعد نبی رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں کنکریاں رکھیں تو وہاں بھی کنکریوں سے تسبیح کے کلمات سنائی دیئے جیسے شہد کی مکھیوں کے بھنبھنانے کی

آواز ہوتی ہے جب زمین پر رکھا تو آواز بند ہوگئی آخر میں امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں بھی کنکریوں نے تسبیح پڑھی اور جب انہیں نیچے رکھا گیا تو ان کی آواز ختم ہوگئی حضور نبی کریم رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هٰذِهٖ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ۔

یہ نبوت کی خلافت کی طرف اشارہ ہے۔(الخصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۲۲)

پیاری اسلامی بہنو!

اس فرمان عالی شان سے معلوم ہوا کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں اتنی برکات ہیں کہ سنگریزوں میں بھی اللہ تعالیٰ زندگی عطا فرما دیتا ہے پھر فیضان نبوت سے یہ فیض ابو بکر صدیق کو پھر یہی فیض عمر بن خطاب کو ملا پھر یہی فیض عثمان بن عفان کو ملا پھر مجھے کہنے دیجئے:

پڑھا بے زبانوں نے کلمہ تمہارا
ہے سنگ و شجر میں بھی چرچا تمہارا

بلکہ کسی نے اپنی محبت کا اظہار یوں فرمایا:

اوہ پتھراں توں کلمے پڑھا جاندا اے
اوہ اَن بولیاں نوں بلا جاندا اے
اوہ گونگیاں تھیں گلاں کرا جاندا اے
اوہ سڑیاں کھجوراں اگا جاندا اے

علامہ صائم چشتی رحمہ اللہ نے کیا خوب اظہار محبت وعقیدت فرمایا:

اوہدے حکم تھیں سورج مڑدا اے
چن ٹوٹے ہو کے جڑدا اے

اوہدا حکم ہووے تے پتھراں نوں
بولن دا شعور آ جاندا اے

مکرم و محترم بہنو! ــــــ آپ نے کائنات کے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزات و کمالات اور دست مبارک کی شان و عظمت دیکھی کہ اللہ کریم جل جلالہ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کتنے زیادہ اختیارات سے نوازا ہے کہ زندگی کی ہر چیز اور نعمت میرے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے در سے مل سکتی ہے مگر طلب میں صداقت، محبت، مودت، عقیدت اور نسبت ہونی چاہیئے۔

سُبْحَانَ اللّٰہ ــــــ سُبْحَانَ اللّٰہ ــــــ سُبْحَانَ اللّٰہ ــــــ سُبْحَانَ اللّٰہ

بلکہ میرے شیخ طریقت ابوالبیان قبلہ عالم محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ یوں اپنے عشق کی سوغات دے گئے۔

کہ یہ جو چودہ طبق کی کائنات ہے
یہ حضور کے قدموں کی سوغات ہے
وَاللَّیْل کی زلفوں کی خیرات ہے
وَالضُّحٰی کے جلووں کی زکات ہے

الغرض ــــــ پیاری بہنوں بیٹیو!

دستِ کرم کی برکت سے بال عمر بھر سیاہ رہے حضور نبی اکرم نورِ مجسم شفیع معظم رحمت اعظم۔ رسول مکرم۔ نبی رحمت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ کے سر اور داڑھی پر اپنا دستِ اقدس پھیرا تو اس کی برکت سے

۱۰۰ سال سے زائد عمر پانے کے باوجود اُن کے سر اور داڑھی کا ایک بال بھی سفید نہ ہوا آپ ان کی زبانی ان سے سنتے ہیں آپ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ ابوزید انصاری میرے قریب ہو جاؤ میں آپ کے قریب ہو گیا تو حضور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر اور داڑھی پر اپنا دستِ مبارک پھیرا اور دعا کی الٰہی! اسے زینت بخش اور ان کے حسن وجمال کو گندم گوں کر دے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے ۱۰۰ سال سے زیادہ عمر پائی لیکن ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید نہیں ہوئے بلکہ سیاہ رہے اور ان کا چہرہ صاف اور روشن رہا اور آخری وقت تک ایک ذرہ بھر شکن بھی چہرہ پر نمودار نہ ہوئی

(احمد بن حنبل المسند جلد ۵ ص۳۴۰)

محترم ومکرم سامعات۔ آپ نے دستِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات ومعجزات سماعت فرمائے اب اگر کوئی نام کا مسلمان آپ کی عظمت ورفعت کا انکار کر دے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے پھر مجھے اپنے عشق کا اظہار کرنے دیجئے ——— کیونکہ وہ

کبھی شمس الدجےٰ بن کر، کبھی بدرالدجےٰ بن کر
کبھی خیر الوریٰ بن کر، کبھی نورُ الھدیٰ بن کر
ضیا بن کر، عطا بن کر، صبا بن کر، سخا بن کر
وہ ہر شے میں نظر آئے محمد مصطفیٰ بن کر

زندگی مل گئی

معزز سامعات ومومنات۔ اب آخر میں آپ کو پیارا واقعہ سنانا چاہتی ہوں جس کے سماعت فرمانے سے آپ کے قلوب واذھان میں نور اور چہرے پر رونق آجائے گی کیونکہ حضور پرنور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک کی برکات میں سے ایک برکت یہ بھی ہے اگر آپ دستِ مبارک کسی مردہ پر رکھ دیں تو وہ اللہ کی مہربانی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے اُسے زندگی مل جاتی ہے۔ امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور و معروف کتاب الخصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۹۸ پر یوں تحریر فرماتے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو دیکھا کہ رخ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رنگت کچھ بدلی بدلی ہے۔ انہوں نے فوراً اپنی اہلیہ کے پاس جا کر کہا، غالباً نبی کائنات رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھوک لگی ہے کیا تمہارے پاس کچھ ہے ــ اس نے کہا یہ بکری اور تھوڑا سا غلہ موجود ہے۔ انہوں نے بکری ذبح کی۔ ان کی بیوی نے غلہ پیسا پھر روٹی اور سالن تیار کیا جسے انہوں نے ایک بڑے پیالے میں ثرید بنا کر جان کائنات، رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ نبی کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ اے پیارے جابر رضی اللہ عنہ۔ اپنے خاندان والوں کو بلا لاؤ وہ انہیں بھی لے آئے ـــ پھر جان کائنات نے فرمایا :

گروپوں کی صورت میں تھوڑے تھوڑے آدمی میرے پاس اندر بھیجتے جاؤ جب چند آدمی کھانا کھا کر باہر آتے تو چند اور آدمی اندر چلے جاتے اس طرح سب نے سیر ہو کر کھانا کھالیا مگر پیالے میں کھانا بدستور موجود تھا جب لوگ کھانا کھا رہے تھے تو حضور رحمۃ للعالمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں فرما رہے تھے ـــ کھانا کھاؤ مگر ہڈیاں نہ توڑنا ـــــ پھر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کے درمیان میں ہڈیوں کو جمع کیا پھر اس پر اپنا دست مبارک رکھا

پھر کچھ دعا پڑھی جو حضرت جابر نہ سن سکے ــــ سبحان اللہ ــــ سبحان اللہ
سبحان اللہ ــــ سبحان اللہ ــــ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :
فَاِذَا الشَّاۃُ قَدْ قَامَتْ تَنْفُضُ اُذُنَیْھَا ۔
(الخصائص الکبریٰ جلد دوم صـ ۱۹۸)

وہ بکری اپنے کان جھاڑتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی ۔
رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ــــ اے جابر رضی اللہ عنہ
خُذْ شَاتَکَ ــــ اپنی بکری لے لو
حضرت جابر رضی اللہ عنہ جب بکری لے کر اپنے گھر آئے تو ان کی بیوی
حیران ہوگئی اس نے کہا مَا ھٰذِہٖ ؟ یہ کیا ہے ۔
حضرت جابر نے کہا ــــ
ھٰذِہٖ وَاللّٰہِ شَاتُنَا الَّذِیْ ذَبَحْنَاھَا دَعَا اللّٰہَ فَاَحْیَاھَا لَنَا ۔
اللہ کی قسم ! یہ وہی بکری ہے جو ہم نے ذبح کی تھی رحمت کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ہماری
خاطر اسے زندہ کر دیا ۔
یہ سن کر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا :
اَشْھَدُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) ۔
(الخصائص الکبریٰ جلد دوم صـ ۱۹۹)

میں گواہی دیتی ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں ۔

سبحان اللہ ـــــ سبحان اللہ ـــــ سبحان اللہ

محترم و مکرم بہنو!

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عطا کردہ توفیق سے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردہ کو زندگی عطا فرما سکتے ہیں جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے کچھ نہیں ہو سکتا اُن کو اپنا عقیدہ درست کر لینا چاہیئے ـــ کیونکہ

جان کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاہنے سے ڈوبا ہوا سورج طلوع ہو سکتا ہے

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاہنے سے چاند دو ٹکڑے ہو سکتا ہے۔

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاہنے سے پتھروں کو کلمہ پڑھنے کا شعور آ سکتا ہے۔

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاہنے سے احد پہاڑ کا زلزلہ رُک سکتا ہے۔

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاہنے سے درخت کو چلنا آ سکتا ہے۔

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے بیمار شفا پا سکتا ہے۔

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاہنے سے گناہ گار جنت میں جا سکتا ہے۔

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے قبلہ تبدیل ہو سکتا ہے۔

معزز خواتین مجھے کہنے دیجیئے ـــ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاہنے سے صدیق اکبر کو صداقت مل سکتی ہے۔

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے عمر بن خطاب کو عدالت مل سکتی ہے

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے عثمان بن عفان کو سخاوت مل سکتی ہے

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے مولا علی کو شجاعت مل سکتی ہے

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے ابن عباس کو تحریر کی دولت مل سکتی ہے

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے ابن مسعود کو تقریر کی دولت مل سکتی ہے۔
رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے بلال کی تقدیر بدل سکتی ہے۔
رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے اہل بیت کی تطہیر ہو سکتی ہے۔
رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے اہل فقہ کو فقر کی دولت مل سکتی ہے
رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے اہل طریقت کو تشہیر مل سکتی ہے۔
رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے اہل نسبت کو محبت سرکار مل سکتی ہے۔
رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے اہل محبت کو شکر کی دولت مل سکتی ہے
رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے مردہ کو حیات مل سکتی ہے۔
اللہ کریم جل جلالہ کی بارگاہ میں دعا ہے اللہ اپنے محبوب کریم روف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اپنی غلامی عطا فرمائے آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ !

غم خوار آ گئے

غم دور ہو گئے بنی غم خوار آ گئے
عیداں منایاں ساریاں سرکار آ گئے

عرشی وی آمنہ نوں پئے دیندے مبارکاں
گھر تیرے کائنات دے مختار آ گئے

اکھ والیاں نوں مل گئی اندر دی روشنی
دل والیاں نے آکھیا دلدار آ گئے

سمجھو مرا نصیب وی عرشاں تے پہنچیا
سفنے وچہ جے براق دے اسوار آ گئے

دنیا دے بادشاہواں دے سر نیویں ہو گئے
دنیا تے سارے نبیاں دے سردار آ گئے

ہو کا مرا ظہوری ہزاراں نے سن لیا
سرکار دے غلام جے دو چار آ گئے

(صفتاں سوہنے رسول دیاں)

محبّت اور نسبت مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

اَمَّا بَعْدُ !

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِیْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ، وَ

صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ؕ

لائق صد عزت و احترام ماؤں بہنوں اور بیٹیو!

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی حمد و ثناء اور نبی کریم رؤف الرحیم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس نواز میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنے کے بعد آج کی یہ پر نور محبت

سے معمور محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرنے کے لیے منعقد کی گئی ہے
اللہ خالق کائنات اس بابرکت محفل میں شرکت کرنے والوں کو اور اہتمام کرنے
کو اجر عظیم اور دین و دنیا کی کامیابی عطا فرمائے آمین

اسلامی بہنوں بیٹیو!

آج کی اس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضور پر نور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت اور محبت کو بیان کرنا ہمارے لیے ذریعہ نجات ہے اسی لیے آپ کی ذات سے ساری کائنات سے زیادہ محبت کی جائے کیونکہ کوئی بندہ اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک اس کی نگاہ میں ساری کائنات سے زیادہ محبوب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نہ ہو جائے، کیونکہ ہر انسان کو کسی نہ کسی سے محبت ہوتی ہے۔ مثلاً

جان سے محبت ہوتی ہے
مال سے محبت ہوتی ہے
اولاد سے محبت ہوتی ہے
کاروبار سے محبت ہوتی ہے
بیوی سے محبت ہوتی ہے
ماں سے محبت ہوتی ہے
باپ سے محبت ہوتی ہے
وطن سے محبت ہوتی ہے
دوستوں سے محبت ہوتی ہے
رشتہ داروں سے محبت ہوتی ہے

الغرض ـــــ لائق صد احترام بہنو!
ہر کسی کو کسی نہ کسی سے محبت ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہیئے مگر ان سب محبتوں سے زیادہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہونی چاہیئے تو ایمان مکمل ہوتا ہے اگر ایسا نہیں تو ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔

ارشاد ربانی:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ﰳاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۠

(پ۱۰ ۔ التوبہ ۲۴)

اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ فرمایئے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ کاروبار کہ اندیشہ کرتے ہو جس کے مندے کا اور وہ مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو زیادہ پیارے ہیں تمہیں اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو انتظار کرو یہاں تک کہ لے آئے اللہ تعالیٰ اپنا حکم اور اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا اس قوم کو جو نافرمان ہو

میری بہنوں بیٹیو!
آپ نے ان آیات بنیّات میں سماعت فرمایا کہ خالق کائنات جل جلالہ نے کتنے احسن انداز میں اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتیوں کو بتایا کہ

انسان کا والدین، اولاد، بھائی، بیوی، خاندان، مال، تجارت اور مکان ان سب سے محبت کرنا فطرتی چیز ہے لیکن رب کائنات نے اپنے بندوں کو آگاہ فرمایا ہے کہ اگر تمہارے اندر ان سب چیزوں کی محبت میری اور میرے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے بڑھ جائے تو تم خطرہ کی حد میں داخل ہو چکے ہو اور اس وجہ سے تم کو بہت جلد میرا غضب و عذاب اپنی لپیٹ میں لے لے گا اس سے پتہ چلتا ہے کہ مومن کے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہ صرف یہ کہ فرض ہے بلکہ سب سے قریبی رشتہ داروں اور سب سے قیمتی متاع پر مقدم ہے۔

میری پیاری بہنو! ——— آقائے دو عالم رسول اکرم۔ نور مجسم شفیع معظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

امام بخاری کتاب الایمان میں تحریر فرماتے ہیں کہ مدینہ کے تاجدار نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

معیارِ محبت رسول

معزز بہنو! حضرت امیر المؤمنین خلیفہ دوم جانشین رسول عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں تو اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں یہ سن کر امیر المؤمنین خلیفۃ الرسول عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ——— اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی، آپ میری

جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں اس پر محبوب خدا نے فرمایا۔
اے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اب تمہارا ایمان مکمل ہوا۔ (بخاری)
میری پیاری بہنو! آپ نے سماعت فرمایا کتنا عظیم انسان بلکہ خلیفۃ الرسول صحابی رسول۔ جانشین رسول۔ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جن سے خدا راضی اور وہ خدا سے راضی ایسا کامل اور اعلیٰ انسان کا ایمان بھی تب کامل ہوتا ہے جب اس کے سینے میں ساری کائنات سے زیادہ بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت نہ آجائے بلکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ زبان حال سے یوں عرض کر رہے ہو گئے۔

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے مرے سرکار ہیں ویسا نہیں کوئی
تم سا تو حسیں آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
یہ شان لطافت ہے کہ سایہ نہیں کوئی
اے ظرف نظر دیکھ مگر دیکھو ادب سے
سرکار کا جلوہ ہے ابھی تماشا نہیں کوئی
یہ طور سے کہتی ہے ابھی تک شب معراج
دیدار کی طاقت ہو تو پردا نہیں کوئی

الغرض ـــــ لائق صد احترام بہنو! ـــــ محمد علی ظہوری رحمہ اللہ نے اپنی محبت کا اظہار یوں فرمایا ـــــ ذرا دل کر محبت سے پڑھیے:

توں ایں ساڈا چین تے قرار سوہنیا
تیرے نال وسدی بہار سوہنیا
تاریاں دے نال اس سجی ہوئی رات نوں

اک رات کیہہ اس ساری کائنات نوں
تیرے قدماں توں دیاں وار سوہنیا
تیرے نال وسدی بہار سوہنیا
اک پلے اتھرو نتے اِک پلے ہاواں نیں
میری جھولی وچ نتے خطاواں ای خطاواں نیں
توں ای دِسنا ایں غم خوار سوہنیا
تیرے نال وسدی بہار سوہنیا
توں ایں ساڈا چین نتے قرار سوہنیا
تیرے نال وسدی بہار سوہنیا

ہاں تو میں عرض کر رہی تھی کہ ایمان مکمل ہوتا ہے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ سے بلکہ جنت ملتی ہے نسبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

ایک صحابیہ کا عشق ومحبت

میری معزز بہنو! اللہ خالق کائنات نے جہاں مردوں کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و مودت کا چراغ جلایا ہے وہاں عورتوں کو بھی اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے وافر حصہ ملا ہے آیئے ایسا ہی پُرنور اور پُرسرور واقعہ جو کہ سیرت ابن ہشام اور سیرت کی دیگر کتب میں موجود ہے سماعت فرمایئے۔

غزوہ بدر میں شکست اٹھانے کے بعد کفار ومشرکین مکہ کی نیندیں حرام ہوگئی تھیں وہ انتقام کی آگ میں جل رہے تھے اور موقع کی تلاش میں تھے غزوہ اُحد برپا ہوا تو ان کا جوش انتقام دیدنی تھا جنگی تیاری میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بھی بڑی بے جگری سے نبرد آزما ہوئے نتیجتاً دشمن کو

پھر منہ کی کھانی پڑی اور شکست سے داغدار پشیمانیاں لیے جان کی خیر منانے کے لیے بھاگے پہاڑ پر متعین مسلمانوں کے دستہ نے جب دیکھا کہ دشمن نے راہ فرار اختیار کی تو حضور اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اذن کے بغیر ہی اپنی جگہ چھوڑ دی۔
خالد بن ولید نے جو اس وقت تک حلقہ بگوش اسلام نہیں ہوئے تھے جب پہاڑ کو خالی پایا تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے مسلمانوں پر حملہ آور ہوا فتح مبدل بہ شکست ہو گئی کسی گستاخ نے یہ افواہ اڑا دی کہ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے ہیں یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح دور و نزدیک تک پھیل گئی۔
مدینہ منورہ میں اس خبر نے کہرام مچا دیا۔

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ خواتین کا برا حال تھا ان کی آنکھوں سے آنسو بارش کی طرح جاری تھے جو رک نے کا نام نہ لیتے تھے ان میں ایک صحابیہ نے ان عورتوں کو مخاطب کر کے کہا تم رونے کی جلدی نہ کرو جب تک میں دیکھ نہ لوں چنانچہ وہ پیدل ہی تیز تیز دوڑتی ہوئی آئیں اس ارادہ سے کہ فقط محبوب کے رخ انور کی زیارت ہو جائے۔ اس باوفا اور پردہ نشین انصاریہ کا تعلق بنو دینار سے تھا۔ اس کا دھیان فقط اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تھا نگاہوں میں چہرۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم گر تھا اور کانوں میں مدینہ منورہ کے گوشہ گوشہ سے عورتوں کے رونے کی آوازیں اٹھ رہی تھیں دور سے اس نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو آتے دیکھا۔ اس نے دیکھا چند لوگ کسی شہید کا جسد پاک اٹھائے ہوئے ہیں۔

اس باوفا اور باوقار نے اس سے پوچھا ——— یہ کس کی میت ہے؟
صحابی رسول نے فرمایا ——— کہ تیرے بھائی کی۔ اس عاشق رسول صحابیہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا نے سنا تو دریافت کیا۔ مجھے میرے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بتاؤ ان کا کیا حال ہے۔ صحابی رسول نے فرمایا آپ بخیریت ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک اور شہید کا جنازہ قریب سے گزرا۔ تو صحابیہ نے پوچھا۔ یہ کس کی میت ہے؟ صحابی رسول نے فرمایا کہ تیرے باپ کی۔ جواب سن کر بیتابانہ پوچھا۔ ارے یہ تو بتاؤ کہ رسول پاک کیسے ہیں، جواب ملا بحمد للہ ٹھیک ہیں۔ یہ سن کر وہ کچھ کہنا چاہتی تھی کہ وہ لوگ آگے بڑھ گئے تھوڑی دیر کے بعد ایک اور شہید کو اٹھائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پاس سے گزرے تو پوچھا یہ کس کی میت ہے؟ جواب ملا کہ یہ تیرے خاوند کی۔ جواب سن کر عالم وارفتگی اور دیوانگی میں بولیں۔ مجھے میرے آقا مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں خبر دو۔ صحابہ کرام نے فرمایا کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہم میں موجود ہیں۔ اس شہید کے پیچھے ایک اور میت آ رہی تھی اس صحابیہ نے پھر عرض کیا یہ کس کی میت اٹھائے ہوئے ہیں؟ صحابہ نے فرمایا کہ یہ تیرے بیٹے کی میت ہے۔ سنا تو تڑپ کر بولی مجھے تو فقط حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بتاؤ ایک صحابی رسول نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے کہا وہ سامنے دیکھو ایک طرف حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ پھر کیا تھا دیوانگی اور عشق و محبت میں بے قرار ہو کر عرض کرنے لگی بللہ کسی طرح اللہ کے محبوب۔

آمنہ کے لال۔ پیکر حسن و جمال
صاحب شرف و کمال۔ نبیوں کے سرتاج
رسولوں کے تاجدار۔ اللہ کے دلدار

مدینہ کے تاجدار ۔ دو عالم کے مختار
حلیمہ کے دل کے قرار ۔ اُمت کے غم خوار

احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا دو ۔ چنانچہ اسے کسی طرح حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچایا گیا ۔ جب عاشق رسول صحابیہ رضی اللہ عنہا نے اپنی آنکھوں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوہ سے قلب و روح کو منور کیا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لیا اور وہ جملہ کہا جو تاریخ عشق و محبت میں اپنی مثال آپ ہے زبان حال سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان جائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہوئے سب مصائب ہیچ ہیں مجھے پرواہ نہیں کہ کون شہید ہوا ۔ بھائی ۔ بیٹے ۔ شوہر ۔ اور باپ سب کے سب آپ کی ذات پر اور محبت میں سب کچھ قربان ۔ (سیرت ابن ہشام)

الغرض ـــــ پیاری بہنو ! ـــــ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مؤمن کائنات کی ہر چیز سے زیادہ محبت کرتے ہیں کیونکہ ایمان کی نشانی ہی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم نور مجسم شفیع معظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۔

(بخاری جلد ۱ کتاب الایمان)

تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میں اُسے ماں باپ اولاد

اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔
معزز اسلامی بہنو! آپ نے فرمان عالی شان سنا کہ کوئی شخص اس وقت تک درجہ کامل ایمان کو نہیں پہنچ سکتا جب تک

تمام نبیوں سے زیادہ ـــــ تمام رسولوں سے زیادہ
تمام پیغمبروں سے زیادہ ـــــ تمام خلفائے عظام سے زیادہ
تمام صحابہ اکرام سے زیادہ ـــــ تمام آئمہ اکرام سے زیادہ
تمام اولیاء اللہ سے زیادہ ـــــ تمام اغیاث سے زیادہ
تمام اقطاب سے زیادہ ـــــ تمام اوتاد سے زیادہ
تمام محدثین سے زیادہ ـــــ تمام مجددین سے زیادہ
تمام عابدین سے زیادہ ـــــ تمام ساجدین سے زیادہ
تمام کاملین سے زیادہ ـــــ تمام عاملین سے زیادہ
تمام مقربین سے زیادہ ـــــ تمام مفسرین سے زیادہ
تمام صادقین سے زیادہ ـــــ تمام عادلین سے زیادہ
تمام عاشقین سے زیادہ ـــــ تمام عارفین سے زیادہ
تمام صالحین سے زیادہ ـــــ تمام متقین سے زیادہ

بلکہ کائنات کی ہر چیز سے زیادہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سینہ میں ہو۔
معزز خواتین اسلام ـــــ عاشق اپنے محبوب سے ہر چیز سے زیادہ محبت کرتا ہے

سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اور محبت رسول

حضور پرنور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحابیات کے دل میں کائنات کی ہر چیز سے زیادہ محبت رسول

موجزن تھی بلکہ جس چیز سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ہو جاتی صحابیات ان سے بھی حضور کی وجہ سے محبت فرماتیں۔

معزز اسلامی بہنوں آیئے ایسا ہی پر نور واقعہ حضرت سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سماعت فرمایئے جن کی داستان محبت سے دلوں کو نور اور چہرے کو سرور اور آنکھوں میں حیا قبر میں روشنی۔ آخرت میں شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوتی ہے۔ جس گھر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے قدم مبارک رنجہ فرماتے اس گھر والوں کی قسمت پر عرش و فرش رشک کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے گھروں میں تشریف لے جایا کرتے تھے وہ جب اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتی تھیں تو ان کا غنچہ دل موج بہاراں سے کھل اٹھتا تھا ان کی خوشی کی انتہا نہ ہوتی تھیں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد محبت کرتی تھیں اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے اور دوپہر کو ان کے گھر آرام فرمایا کرتے تھے جب اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں استراحت فرما کر اٹھتے تو محب صادقہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشکیں پسینے اور آپ کے سر مبارک سے حاصل ہونے والا بالوں کو ایک شیشی میں جمع کر کے رکھ لیتی تھیں اور اس کو جان و دل سے عزیز رکھتی تھیں۔

محبّت رسول کا نرالا انداز

معزز خواتین اسلام۔ ایک مرتبہ اللہ کے محبوب۔ کائنات کے رسول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی محب صادقہ اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر

آرام فرما رہے تھے جب بیدار ہوئے تو دیکھا کہ محب صادقہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا جسم مبارک سے پسینہ پونچھ رہی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ کیا کر رہی ہو؟ محب صادقہ نے عرض کی ـــــ برکت حاصل کر رہی ہوں (مسلم شریف)

معزز بہنوں آپ نے سنا کہ صحابیہ کا عقیدہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک سے حاصل ہونے والا پسینہ مبارک سے برکت حاصل کر رہی ہیں الحمد للہ یہی عقیدہ اہل سنّت کا ہے کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بے مثل بے مثال مانتے ہیں کیونکہ ـــــــ

دنیا تے آیا کوئی تیری نہ مثال دا
لبھ کے لیاواں کتھوں سوہنا تیرے نال دا
سوہنیا درود بھیجے رب تیری ذات نوں
مکھ تیرا لور ونڈے ساری کائنات نوں
شیدا اے زمانہ تیرے حسن و جمال دا
مکے رہن والیا مدینے آون والیا
ٹھڈے کھان والیاں نوں سینے لاون والیا
تیرے بناں ڈگیاں نوں کوئی نہ سنبھال دا
تیریاں تے صفتاں دا کوئی وی حساب نئیں
توں تے کتھے تیریاں غلاماں دا جواب نئیں
حوراں تائیں روپ مونڈیں حبشی بلال دا
ہوکا پیا دیوے تیرے سچیاں پیاراں دا

جیوندا اے ظہوری ناں لے کے تیرے یاراں دا
گولا اے اوہ تیرا، تیرے در، تیری آل دا

الغرض ـــــــ معزز اسلامی بہنو، بیٹیو! اللہ کریم جل جلالہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کس کس ادا کو بیان کیا جائے بلکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ و صحابیات حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مس ہو جانے والی چیزوں کو اپنے پاس سنبھال کے رکھتے تھے ایسا ہی پر نور واقعہ سماعت فرمائیے اور اپنے ایمان اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اضافہ فرمائیں۔ ایک دن رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیاس محسوس ہوئی فرمایا۔ اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا پانی لاؤ ـــــــ سامنے مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ وہ اس میں سے پانی انڈیلنے لگیں تو فرمان عالی شان ہوا اسے ہی لے آؤ ـــــــ اُم سلیم وہ مشکیزہ لے آئیں تو محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا دہانہ منہ مبارک سے لگایا اور پانی پیا۔ جب کائنات کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے تو محب صادقہ حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نسبت مصطفیٰ کی وجہ سے کہ اس مشکیزہ کے ساتھ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منہ مبارک مس ہو گیا ہے فرحت و محبت کے ساتھ اس مشکیزے کے دہانے کو کاٹ کر اپنے پاس بطور یادگار رکھ لیا۔ (عشق رسول اکرم صفحہ ۳۵)

سبحان اللہ ـــــــ سبحان اللہ ـــــــ سبحان اللہ ـــــــ سبحان اللہ

کتنا اعلیٰ معیار محبت ہے ایسی مثال ساری کائنات میں نہیں ملے گی جتنا اور محبت دیوانہ وار حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اور آپ کی صحابیات آپ سے فرماتے تھے اگر اب بھی کوئی ایسے بے مثل بے مثال

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی بدبخت ہی اپنے جیسے کہے گا۔ آپ کی ذات بے مثل و بے مثال ہے۔ معزز خواتین اسلام پھر مجھے کہنے دیجئے آپ کی

ذات بھی بے مثال — بات بھی بے مثال
اخلاق بھی بے مثال — کردار بھی بے مثال
علم بھی بے مثال — عمل بھی بے مثال
صورت بھی بے مثال — سیرت بھی بے مثال
صداقت بھی بے مثال — عدالت بھی بے مثال
سخاوت بھی بے مثال — شجاعت بھی بے مثال
شرافت بھی بے مثال — بصیرت بھی بے مثال
دیانت بھی بے مثال — امانت بھی بے مثال
عبادت بھی بے مثال — ریاضت بھی بے مثال
خلوت بھی بے مثال — جلوت بھی بے مثال
سنت بھی بے مثال — سنگت بھی بے مثال
محبت بھی بے مثال — مودت بھی بے مثال
شریعت بھی بے مثال — طریقت بھی بے مثال
رسالت بھی بے مثالی — نبوت بھی بے مثال

الغرض ـــــــ معزز اسلامی بہنوں میرے آقا مدنی تاجدار امت کے غم خوار۔ نبیوں کے شہکار رسولوں کے دل کا قرار۔ مدینہ کے تاجدار۔ اللہ کے یار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سرتا قدم نور ہی نور ہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سارے کا سارا جسم انور نور ہی نور ہے۔

الغرض ـــــ معزز اسلامی بہنوں بیٹیو! حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت وعشق کا انداز ہی نرالا تھا کیونکہ وہ لوگ عشق کے متوالے تھے ان کی زندگی کا مقصد ومحور ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی آیئے اور سنیں عشق ومحبت کی لازوال داستان ایک صحابی سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں۔ عنقریب میری بیٹی کی شادی ہونے والی ہے لیکن میرے پاس اسے دینے کے لیے کوئی خوشبو نہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سلسلے میں میری مدد فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا ایک کھلے منہ والی شیشی اور لکڑی کا کوئی ٹکڑا لے آؤ ـــــ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی سنتے ہی وہ صحابی مطلوبہ شیشی اور لکڑی لے کر پھر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نے لکڑی سے اپنی مبارک کلائی کا پسینہ ـــــ جو خوشبوؤں کا خزینہ تھا ـــــ اس شیشی میں جمع فرمایا وہ شیشی مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک پسینے سے بھر گئی تو مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اسے لے جا اور اپنی بیٹی سے کہہ کہ اسے خوشبو کے طور پر استعمال کرے ـــــ خوش نصیب صحابی وہ شیشی جس میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کلائی مبارک کا پسینہ اپنے دست اقدس سے جمع فرمایا تھا لے کر اپنے گھر پہنچے اور گھر والوں کو عطائے رسول کی نوید سنائی ـــ اس صحابی کے افراد خانہ نے تاجدار کائنات کی کلائی مبارک کے پسینے کو بطور خوشبو استعمال فرمایا تو ان کے گھر کی فضا جسم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینے کی خوشبو سے مہک اٹھی در و دیوار جھوم اٹھے یہ مقدس خوشبو صرف ان کے گھر تک

محدود نہ رہی بلکہ ساکنانِ شہر میں ان کا گھر بَیْتُ الْمُطَیِّبِیْنَ (خوشبو والوں کا گھر) کے نام سے مشہور ہو گیا کتب احادیث میں درج ہے ـــــ جب بھی وہ خوش نصیب خاتون خوشبو لگاتی تو جملہ اہل مدینہ اس مقدس خوشبو کو محسوس کرتے۔ پس اس وجہ سے وہ گھر، خوشبو والوں کا گھر مشہور ہو گیا۔ (مسند ابو یعلی)

معزز اسلامی بہنو! ۔یوں نسبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ان گھر والوں کا نام تاریخ اسلام کے اوراق میں ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا آنے والوں کی نسلوں کو بتا دیا کہ دین اور دنیا کی عزت و کامیابی نسبت رسول اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زندگی کا لمحہ لمحہ گزارنا ہی اصل زندگی کی معراج ہے۔

نسبت مصطفیٰ کی برکات

لائق صد احترام بہنو! آج کا روح پرور عظیم الشان اور فقید المثال اجتماع کتنا پرنور اور پرعظمت ہے کہ جس کے آغاز اور انتہا میں آمنہ کے لال۔ پیکرِ حسن و جمال۔ صاحب شرف کمال۔ اللہ کے دلدار۔ نبیوں کے تاجدار۔ رسولوں کے سنہکار۔ دو عالم کے مختار مدینہ کے تاجدار۔ اُمت کے غم خوار۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حُسن و جمال اور خدوخال کے تذکرے ہو رہے ہیں یہی ہم سب کے لئے ذریعہ نجات ہیں۔ عاشق کے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبت و عشق کے انداز بھی مختلف ہوتے ہیں کبھی کوئی صحابی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چادر مانگ لیتے ہیں کہ میں اس سے اپنا کفن بناؤں گا اور کوئی حصول برکت کے لیے جسم اطہر کے پسینے کو شیشی میں جمع کر لیتا ہے اور کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کے بوسے لیتا ہے فقط اس لیے کہ جس کا جسم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کے ساتھ مس ہو جائے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔

معزز و مکرم خواتین اسلام ایسا ہی پرنور اور نسبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
معمور واقعہ سماعت فرمائیں جس کے سننے سے دلوں کو معرفت اور چہرے پر نور
آجائے گا اور اس محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہم سب کے لیے ذریعہ نجات
بن جائے گا۔ انشاء اللہ الرحمٰن اب سماعت فرمائیے محبت کا انداز کتنا نرالا ہوتا
ہے حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت زندہ دل تھے محفل میں تہذیب و
شائستگی کے دائرے میں رہتے ہوئے ایسی مزاحیہ گفتگو کرتے کہ اہل محفل کشت
زعفران کی طرح کھل اُٹھتے اور اُن کے لبوں پر مسکراہٹیں بکھر جاتیں۔ ایک دن وہ
مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں کسی بات پر خوش طبعی کا مظاہرہ
کر رہے تھے کہ مدینہ کے تاجدار نبی کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش طبعی کے
طور پر اُن کے پہلو پر ہاتھ سے ہلکی سی چپت لگائی۔ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ
عنہ عرض پیرا ہوئے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
مارنے سے مجھے تکلیف پہنچی ہے والی کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابی
کی یہ بات سنی تو فرمایا۔ اگر ایسا ہے تو تم مجھ سے اس کا بدلہ لے لو۔ وہ صحابی جو
محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بے خود اور وارفتہ ہو رہے تھے عرض گزار
ہوئے دو عالم کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ نے مجھے ہاتھ مارا تھا
اس وقت میرا جسم ننگا تھا۔ یہ سن کر والی کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی
پشت اقدس پر سے قمیص مبارک اُٹھا دی اور فرمایا لو اپنا بدلہ لے لو۔ اس پر و
جان نثار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجد میں آکر جھوم اُٹھا اور اس صحابی نے مدینہ
کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک کے ساتھ لپٹ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پہلوے اطہر کے بوسے لینا شروع کر دیے اور عرض کی۔ یارسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ۔ میرا مقصد فقط یہی تھا۔
(حاکم۔ المستدرک جلد ۳ صـ۳۸۲)

معزز خواتین ۔ معلوم ہوا کہ نسبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی چیز ہے اور اس صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عقیدہ تھا کہ میرا جسم نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر سے مس ہو گیا تو یہی میرے لیے ذریعہ نجات ہے اس لیے جو چیز نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر سے مس ہو جائے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے کو پھر تمام خواتین مل کر عشق و محبت کا مظاہرہ کرتی ہوئی میرے ساتھ پڑھیئے ذرا جھوم کر ـــــــ

فضل ربُّ العلیٰ اور کیا چاہیئے
مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہیئے
دامن مصطفیٰ جس کے ہاتھوں میں ہو
اس کو روز جزا اور کیا چاہیئے
گنبدِ سبز خوابوں میں آنے لگا
حاضری کا صلہ اور کیا چاہیئے
بھیک کے ساتھ ہی ان کے دربار سے
مل رہی ہے دعا اور کیا چاہیئے
یہ جبیں اور ریاض الجنان کی زمیں
اب قضا کے سوا اور کیا چاہیئے
ہے سکندر ثنا خوان شاہ امم
عزت و مرتبہ اور کیا چاہیئے

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ میں ہم سب بہنوں کو بیٹیوں کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی محبت اور عشق اور نسبت رسول عطا فرمائے آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ۝

نعت

بگڑی بھی بنائیں گے جلوے بھی دکھائیں گے
گھبراؤ نہ دیوانو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم بلائیں گے

ہم مسجد نبوی کے دیکھیں گے میناروں کو
اور گنبد خضریٰ کے پر نور نظاروں کو
ہم جا کے مدینے پھر واپس نہیں آئیں گے

مل جائیں گی تعبیریں اک روز تو خوابوں کی
گر جائیں گی دیواریں سب دیکھنا راہوں کی
ہم روضہ اقدس پر جب آنسو بہائیں گے

دل عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تم کچھ اور تڑپنے دو
اس دید کی آتش کو کچھ اور بھڑکنے دو
ہم تشنہ دلی چل کر زمزم سے بجھائیں گے

جب حشر کے میداں میں اک حشر بپا ہو گا
جب فیصلہ اُمت کا کرنے کو خدا ہو گا
اُمت کو شہ بطحا کملی میں چھپائیں گے

لٹد محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روداد میری کہنا
یہ پوچھ کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے اے حاجیو تم آنا
عشرت کو در اقدس کب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلائیں گے

بگڑی بھی بنائیں گے جلوے بھی دکھائیں گے
گھبراؤ نہ دیوانو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم بلائیں گے

معجزاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعُلَمَآءِ اَهْلِ سُنَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ (النساء: ۴:۱۷۴)

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِيْمُ ؕ

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ؕ

معزز خواتین۔ اللہ خالق کائنات (عزوجل) کی مدد اور توفیق اور حضور پرنور شفیع المذنبین —— راحت العاشقین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے آج جامعہ طیبہ للبنات میں خواتین کا ایک عظیم الشان فقید المثال سالانہ جلسہ چادر فضیلت منعقد کیا جا رہا ہے ماشاءاللہ۔ اس عظیم الشان اجتماع میں بے شمار معلمات و مکرمات اور واعظات دور دور سے شرکت فرما رہی ہیں اللہ خالق کائنات عزوجل اپنے

محبوب پاک امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زلفوں کے صدقے اس محفل پاک کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے (آمین ثم آمین) اور لائق صد تحسین ہیں وہ خواتین اور طالبات معلمات جنہوں نے اس محفل کا انتظام و انصرام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان بہنوں بیٹیوں کو اجر عظیم عطا فرمائے اور دین و دنیا میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔

معزز بہنو! آج کی اس پُروقار محفل میں مجھے جو موضوع دیا گیا ہے وہ ہے معجزات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ الغرض معجزہ کسے کہتے ہیں۔

معجزہ کو دلیل اور برہان بھی کہتے ہیں۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری زندگی طلوع سحر سے لے کر غروب آفتاب تک سراپا معجزہ ہے۔ سبحان اللہ

معجزہ کیا ہے؟

مومن متقی سے اگر کوئی ایسی نادر الوجود و تعجب خیز چیز صادر و ظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو کرامت، کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاء علیہم السلام سے اعلان نبوت سے پہلے ظاہر ہوں تو اس کو "ارہاص"۔ اور اعلان نبوت کے بعد ہوں تو "معجزہ" کہلاتی ہیں۔ اور اگر عام مؤمنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظہور ہو تو اس کو "معونت" کہتے ہیں اور کسی کافر سے کبھی اس کی خواہش کے مطابق اس قسم کی چیز ظاہر ہو جائے تو اس کو استدارج کہا جاتا ہے۔

معجزہ ضروری کرامت ضروری نہیں

پیاری بہنو! آپ نے معجزہ کی تعریف سنی معجزہ صرف نبی کا ہوتا ہے ولی کی کرامت ہوتی ہے۔ معجزہ اور کرامت میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ ہر ولی کے لیے کرامت کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ مگر ہر نبی کے لیے معجزہ کا ہونا ضروری

ہے کیونکہ ولی کے لیے یہ لازم نہیں ہے کہ وہ اپنی ولایت کا اعلان کرے یا اپنی ولایت کا ثبوت دے بلکہ ولی کے لیے تو یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وہ خود بھی جانے کہ میں ولی ہوں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ بہت سے اولیاء اللہ ایسے بھی ہوئے کہ ان کو اپنے بارے میں یہ معلوم ہی نہیں ہوا کہ وہ ولی ہیں بلکہ دوسرے اولیاء کرام نے اپنے کشف و کرامت سے ان کی ولایت کو جانا پہچانا اور ان کے ولی ہونے کا چرچا کیا مگر نبی کے لیے اپنی نبوت کا اثبات ضروری ہے اور چونکہ انسانوں کے سامنے نبوت کا اثبات بغیر معجزہ دکھلائے ہو نہیں سکتا اس لیے ہر نبی کے لیے معجزہ کا ہونا ضروری اور لازمی ہے۔ (کرامات صحابہ ۲۸)

اسلامی بہنو! اللہ تعالیٰ عزّوجل نے تمام انبیاء کرام کو معجزات عطا فرمائے کسی نبی کو پانچ معجزات کسی نبی کو دس معجزات کسی کو سو اور کسی کو دو سو ہمارے نبی مکرم نور مجسم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراپا معجزہ بنا کر بھیجا ــــــــ توجہ فرمائیں:

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

ولادت معجزہ	جوانی معجزہ
حُسن وجمال معجزہ	خدوخال معجزہ
صداقت معجزہ	عدالت معجزہ
سخاوت معجزہ	شجاعت معجزہ
محبّت معجزہ	مودّت معجزہ
سیرت معجزہ	صورت معجزہ
شرافت معجزہ	شریعت معجزہ

دیانت معجزہ　　امانت معجزہ
عبادت معجزہ　　ریاضیت معجزہ
خلوت معجزہ　　جلوت معجزہ
طریقت معجزہ　　شریعت معجزہ
ذات معجزہ　　بات معجزہ
نسبت معجزہ　　سنّت معجزہ
قرآن معجزہ　　دین معجزہ
نام معجزہ　　پیغام معجزہ
آل معجزہ　　اولاد معجزہ

سُنیے سُنیے میری بہنو! آپ کی
نبوّت معجزہ　　رسالت معجزہ

۵　معجزے انبیاء کو خدا نے دیئے
معجزہ بن کے آیا ہمارا نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم)

عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات

پیاری بہنو بیٹیو! سدا خوش رہو کیونکہ جو حضور پرنور رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات و معجزات سنتے رہتے ہیں وہ سدا آباد اور خوش ہی رہتے ہیں۔ آیئے اب حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے معجزات کو سماعت فرمائیں۔ اللہ خالق کائنات جل جلالہ کا فرمان عالی شان ہے:

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۵ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ (آل عمران ۴۸)

(اور بھیجے گا اسے) رسول بنا کر بنی اسرائیل کی طرف (وہ انھیں آکر کہے گا کہ)
میں آگیا ہوں تمہارے پاس ایک معجزہ لے کر تمہارے رب کی طرف سے۔
معزز بہنو! وہ معجزہ کیا ہے۔ توجہ فرمائیں۔

اِنِّیْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ

وہ معجزہ یہ ہے کہ میں بنا دیتا ہوں تمہارے لیے کیچڑ سے پرندے

فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ (آل عمران : ۴۸)

کی سی صورت پھر پھونکتا ہوں اس بے جان صورت میں تو وہ فوراً
ہو جاتی ہے پرندہ اللہ کے حکم سے۔

پیاری اسلامی بہنو۔ معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی سے پرندے کو بناتے پھر اس میں پھونک مارتے وہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو جاتے حضرت امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام بچپن میں مکتب کے لڑکوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مٹی اٹھائی اور فرمایا تمہارے لیے اس مٹی سے ایک پرندہ بنا دیتا ہوں لڑکوں نے کہا کیا آپ ایسا کر سکتے ہیں؟ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہاں! میں اپنے رب کے حکم سے ایسا کر سکتا ہوں۔ پھر آپ نے مٹی اٹھا کر ایک پرندہ کی ایک صورت بنائی اور اس میں پھونک ماردی پھر فرمایا "تو اللہ کے اذن سے اڑنے والا ہو جا۔ وہ ان کے ہاتھوں سے نکل کر اڑنے لگا لڑکوں نے جا کر اپنے معلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ انہوں نے لوگوں میں یہ خبر پھیلادی لوگ اس سے خوف زدہ ہو گئے اور بنی اسرائیل نے ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا جب ان کی ماں حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو ان کی جان کا خوف

دامن گیر ہوا تو وہ ان کو لے شہر سے چلی گئیں (جامع البیان جلد ۳ صفحہ ۱۹ مطبوعہ دار المعرفۃ ۱۴۰۰ھ)

عیسیٰ علیہ السلام نے چار مردوں کو زندہ کیا

معزز بہنو۔ معلوم ہوا اللہ نے اپنے انبیاء کو با اختیار بنا کر بھیجا وہ اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر سکتے ہیں عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے چار مردوں کو زندہ کیا جن کی تفصیل یہ ہے سید المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پہلا مردہ جس کا نام عازر تھا جس کو آپ کے ساتھ عقیدت تھی جب اس کی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ کی خدمت میں عرض کی مگر وہ اتنی زیادہ مسافت پر تھا کہ آپ تین روز سے قبل وہاں نہ پہنچ سکے جب پہنچے تو عازر کو دفن کر دیا گیا تھا آپ نے اس کی بہن سے فرمایا ہمیں اس کی قبر پر لے چل وہ لے گئی آپ نے دعا کی عازر زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا اور مدت تک زندہ رہا اس کی اولاد ہوئی۔

دوسرا مردہ زندہ

معزز خواتین۔ عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے دوسرا جو مردہ زندہ کیا وہ ایک بڑھیا کا لڑکا تھا جس کا جنازہ آپ کے سامنے سے گزرا آپ نے اس کے لیے دُعا کی وہ زندہ ہو کر جنازہ کی چارپائی سے اُتر پڑا اور گھر آ کر اس نے کپڑے پہنے اتنا زندہ رہا کہ اس کی اولاد ہوئی۔

تیسرا مردہ زندہ

معزز خواتین۔ تیسرا مردہ جو روح اللہ نے زندہ کیا آپ کا ایک دوست جس کا نام عاشر تھا اس کی بیٹی جس کا انتقال شام کو ہوا اللہ تعالیٰ عزوجل نے روح اللہ کی دُعا سے اسے زندہ کیا۔

چوتھا مردہ زندہ

پیاری اسلامی بہنو۔ چوتھا مردہ جو عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے زندہ کیا وہ سام بن نوح تھا اسے مرے ہزاروں سال گزر چکے تھے لوگوں نے خواہش کی آپ نے فرمایا اس کی قبر بتاؤ لوگوں نے قبر کی

نشان دہی کی آپ قبر پر پہنچے دعا فرمائی۔ سام نے زندہ ہوتے ہوئے سنا کہ کوئی
کہتا ہے اَجِبْ رُوْحَ اللّٰہِ یہ سنتے ہی وہ خوف زدہ ہوا اور اسے یہ گمان
ہوا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے۔ اس ہول سے اس کا آدھا سر سفید ہو گیا۔ پھر اس
نے عیسٰی روح اللہ سے عرض کی حضور دعا فرمائیں کہ اب مجھے جو موت آئے تو سکرات
موت سے میں محفوظ رہوں۔ اور آپ پر ایمان لایا اور اسی وقت ان کا پھر
انتقال ہو گیا۔ (تفسیر الحسنات جلد ۱ صفحہ ۵۰۷)

معزز خواتین اسلام حضرت عیسٰی روح اللہ علیہ السلام کا دوسرا معجزہ یہ تھا کہ
آپ مادرزاد اندھے اور برص زدہ کو شفا دیتے تھے اللہ کے حکم سے۔ خالق
کائنات نے اس واقعہ کو اپنی لاریب کتاب قرآن مجید و فرقان حمید میں یوں بیان فرمایا

وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ ؕ

اور میں اللہ کے اذن سے مادرزاد اندھے اور برص زدہ کو شفا دیتا ہوں
اور میں اللہ کے اذن سے مردہ کو زندہ کرتا ہوں۔ (پ۳ آلِ عمران ۴۹)

حضرت عیسٰی روح اللہ علیہ السلام کے عہد میں چونکہ فن طب انتہائی عروج
پر تھا اور اس کے ماہرین اس فن میں ید طولی رکھتے تھے اور ان کا دعوٰی تھا کہ
مادرزاد اندھا تندرست نہیں ہو سکتا جس کا برص عام ہو گیا ہو سر سے پیر تک
پھیل چکا ہو وہ نہیں جا سکتا جس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہو وہ زندہ
نہیں ہو سکتا۔ حضرت عیسٰی روح اللہ علیہ السلام نے ان کے مقابلہ میں اعلان فرمایا
اور معجزہ کے ذریعہ مادرزاد اندھے کی آنکھیں درست کیں مبروص تندرست فرمائے
مردے زندہ کیے تاکہ وہ سمجھ سکیں کہ جو علاج کے ذریعہ صحیح ہونا ناممکن ہے وہ
اگر صحیح اور تندرست ہو جائے تو یہ صدق نبوت کی قطعی دلیل ہے۔
(تفسیر الحسنات جلد ۱ صفحہ ۵۰۷)

وہب کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک ایک دن میں پچاس پچاس ہزار مریضوں کا اجتماع ہوجاتا اور آپ کی دعا سے سب تندرست ہوجاتے ان میں جو چل سکتا وہ چل کر آتا اور جو نہ آسکتا آپ اس کے پاس خود تشریف لے جاتے اور دعا فرماکر اسے تندرست فرماتے اور اس سے صرف ایمان لانے کی شرط کرتے۔

وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (پ۳۔ آل عمران ۴۹)

اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو بے شک ان باتوں میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم لوگ ایمان والے ہو۔

پیاری بہنو! حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا جو تم کھاتے ہو اور جو جمع رکھتے ہو اس سے تمہیں مطلع کروں تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ نبی کے سوا غیب کی خبر اور کسی کو نہیں ہوتی۔ چنانچہ آپ علیہ السلام کا یہ معجزہ تھا کہ آدمی جو کل کھا چکا ہے اس کی خبر دیتے جو شام کو کھائے گا اس سے بھی مطلع فرماتے جو دوسرے دن کھائے گا وہ بھی بتاتے اور بلا وساطت انبیاء کوئی بشر غیب پر مطلع نہیں ہوسکتا۔ (تفسیر الحسنات جلد اول ص۵۰۸)

معلوم ہوا یہ تمام کمالات و معجزات عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے اب اگر کوئی مسلمان عیسیٰ علیہ السلام کو نبی تو مانتا ہے مگر ان کے کمالات معجزات کو نہیں مانتا تو وہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی عطا کا انکار کر رہا ہے۔ بلکہ اللہ کریم نے اپنے محبوب انبیاء کو یہ اختیارات عطا فرمائے ہیں کہ مردوں کو زندہ

کریں بیمار کو شفا عطا کریں۔ بے اولاد کو صاحب اولاد کریں۔ بے تنگ دست کو خوشحال کریں۔

معجزات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مکرمات و معلمات۔ اللہ کریم جل جلالہ نے اپنے محبوب کریم رؤف الرحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یہ اختیارات عطا فرمائے تھے کہ آپ اللہ کی عطا سے مردوں کو زندہ کر دیتے آیئے ایسا ہی پرنور واقعہ سماعت فرمائیں اور اپنے دلوں کو عظمت مصطفیٰ سے معمور فرمائیں حضرت علامہ محمد یوسف بن اسماعیل تابانی رحمہ اللہ علیہ اپنی کتاب حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین کی جلد اول ص۶۷۲ پر تحریر فرماتے ہیں ابونعیم رحمہ اللہ علیہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے انہوں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کا رنگ متغیر ہے وہ اپنی زوجہ محترم کے پاس گئے اور ان سے کہا میں نے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کا رنگ بدلہ ہوا دیکھا ہے میں سمجھتا ہوں کہ شاید بھوک کی شدت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کا رنگ متغیر ہو گیا ہے۔ اے میری پیاری زوجہ محترمہ ــــ کیا تیرے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس کو پیا ر بارگاہ رسالت میں پیش کر سکیں۔ اس نیک سیرت بیوی نے کہا اللہ کی قسم ہمارے پاس اس چھوٹی سی بکری اور تھوڑے سے جَو کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے اس بکری کو ذبح کیا اور اس کے گوشت کو پکا

میری زوجہ نے جو پیس کر انہیں گوندھا اور اس کی روٹیاں پکائیں پھر ہم نے ایک بڑے سے پیالے میں ثرید بنائی اور میں اس پیالے کو اٹھا کر بارگاہ رسالت میں لے گیا حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جابر! (رضی اللہ عنہ) اپنی قوم کو بلاؤ میں نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو آواز دی۔ وہ تمام نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس مختلف گروہوں کی صورت میں آؤ۔ تمام عشاق مصطفےٰ علیہم الرضوان نے گروہ کی شکل میں کھانا کھانا شروع کر دیا۔ جب ایک گروہ سیر ہو کر کھا لیتا تو وہ باہر چلا جاتا اس کی جگہ دوسرا آجاتا حتیٰ کہ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے خوب جی بھر کر کھانا کھایا اس کے باوجود اس پیالے میں ابھی اتنا ہی کھانا موجود تھا جتنا کہ میں اپنے گھر سے لے کر آیا تھا رحمت کائنات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کھانا کھاؤ ــــــ لیکن کسی ہڈی کو نہ توڑنا پھر رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی پیالے کے درمیان ہڈیوں کو جمع کیا۔ اور اللہ کے دیئے ہوئے اختیارات سے اپنے دست مبارک کو ان ہڈیوں پر رکھ کر کچھ کلام پڑھا جو مجھے سنائی نہیں دیا۔ میں نے دیکھا کہ اچانک وہ بکری اپنے کانوں کو ہلاتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔ حضور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اپنی بکری لے جاؤ۔ میں وہ بکری لے کر بیوی کے پاس گیا تو اس نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا اللہ کی قسم یہ ہماری وہی بکری ہے جو ہم نے ذبح کی تھی رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارگاہ ربوبیت میں دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے لیے زندہ کر دیا میری زوجہ محترمہ نے کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ وہ اللہ کے سچے

رسول ہیں۔ (الخصائص الکبریٰ جلد دوم صفحہ ۱۹۸، حجۃ اللہ علی العالمین جلد اوّل صفحہ ۶۶۲)
(ضیاء القرآن لاہور)

پیاری بہنو! آپ نے سماعت فرمایا۔ نبی کریم رؤف الرحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کی بکری زندہ کر دی۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کا مالک و مختار بنا کر بھیجا ہے۔

کس چیز کی کمی ہے مولا تری گلی میں
دنیا تری گلی میں عقبیٰ تری گلی میں
موت و حیات میری دونوں ترے لیے ہیں
مرنا تری گلی میں جینا تری گلی میں

صائم چشتی رحمۃ اللہ نے یوں فرمایا:

جس میں خوشبو ہو ان کی زلفوں کی
میں تڑپتا ہوں اس ہوا کے لیے
مر ہی جاتا ہجر میں یہ صائم
جی رہا ہے تیری ثنا کے لیے

زندگی ہے میرے نبی کے قدموں میں

معزز اسلامی بہنو! امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل میں روایت کیا کہ سرور کائنات رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شخص کو اسلام کی دعوت دی اس نے کہا میں اس وقت تک آپ پر

ایمان نہیں لاؤں گا جب تک آپ میری بچی کو زندہ نہیں کریں گے۔ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص سے کہا مجھے اس بچی کی قبر دکھاؤ۔ اس شخص نے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی بچی کی قبر دکھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی کی نورانی زبان سے فرمایا۔

اے فلانہ! اس بچی نے قبر سے جواب دیا

لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ۔

اے اللہ کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں۔

پیاری بہنو! وہ لڑکی زبانِ حال سے عرض کر رہی ہو گی۔

فضلِ ربّ العلیٰ اور کیا چاہیئے
مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہیئے
دامنِ مصطفیٰ جس کے ہاتھوں میں ہو
اس کو روزِ جزا اور کیا چاہیئے

الغرض پیاری بہنو۔ رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بچی سے پوچھا کہ کیا تو پسند کرتی ہے کہ اس جہاں میں واپس آئے اس لڑکی نے جواب دیا نہیں ۔ اللہ کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے اپنے رب کو اپنے والدین سے زیادہ مہربان اور شفیق پایا ہے اور میں نے آخرت کو دنیا سے بہتر پایا ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین جلد اول ص۶۷۳)

گونگے اور اندھے کو شفا دینا

پیاری بہنو! اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) نے اپنے حبیب کو اتنی طاقت اور عظمت عطا فرمائی ہے کہ وہ اپنے اُمتیوں کو ہر مرض سے شفا عطا کر سکتے ہیں

کیونکہ اللہ کریم اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بااختیار بنا کر بھیجا ہے
آیئے ایسا ہی پرنور واقعہ سنیئے جس سے ایمان کو لذت اور دل کو سکون ملے گا۔
امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شمر بن عطیہ سے اور وہ اپنے ایک شیخ سے روایت کرتے
ہیں کہ ایک عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ ایک لڑکا بھی تھا
جو جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکا تھا اس عورت نے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں عرض کی ـــــ میرا یہ بیٹا جب سے پیدا ہوا ہے اس وقت سے
لے کر آج تک کبھی نہیں بولا۔ حضور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اس لڑکے سے پوچھا۔

مَنْ اَنَا ؟ میں کون ہوں ؟

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلنے کی
دیر تھی اس لڑکے نے فوراً جواب دیا۔

اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

• آپ اللہ کے رسول ہیں۔

(الخصائص الکبریٰ جلد دوم ص۲۰۳ ، ضیاء القرآن)

پیاری بہنو! معلوم ہوا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات
اور کمالات سے کائنات مستفید ہو رہی ہے بلکہ شاعر کی ترجمانی

اوہ گونگیاں تھیں گلاں کرا جاندا اے
اوہ ان بولیاں نوں بلا جاندا اے
اوہ پتھراں نوں کلمہ پڑھا جاندا اے
اوہ سڑیاں کھجوراں نوں اگا جاندا اے

پیاری بہنو بیٹیو! ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حبیب بن فدیک رضی اللہ عنہما سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد محترم کو لے کر بارگاہ رسالت میں گیا اس وقت ان کی آنکھیں سفید ہو چکی تھیں اور انہیں کچھ نظر نہیں آتا تھا رحمت رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے والد محترم سے پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے میرے والد مکرم نے عرض کی میرا پاؤں سانپ کے انڈے پر آ گیا تھا جس کی وجہ سے میری بصارت چلی گئی اور میں اندھا ہو گیا رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خدا کی عطا کردہ طاقت کو استعمال کیا اور اپنے منہ سے لعاب دہن ان کی آنکھوں پہ لگایا جس کی وجہ سے انہیں فوراً بصارت مل گئی اور انہوں نے دیکھنا شروع کر دیا میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اسی سال کی عمر میں سوئی میں دھاگہ خود ہی ڈال لیا کرتے تھے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین جلد اول ص ۶۷۶)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں ترجمانی فرمائی:

جس کے پانی سے شاداب جان وجناں
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کنویں شیرہ جاں بنے
اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

اور
وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کا معجزہ

پیاری بہنو! امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ الخصائص الکبریٰ جلد ۲ ص ۲۲۵ پر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا ایک فقید المثال معجزہ تحریر فرمایا آپ سینے اور اپنے ایمان کو پر نور فرمائیں حضرت ابونعیم رحمہ اللہ علیہ عباد بن عبد الصمد سے روایت کرتے ہیں ہم خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی خادمہ سے فرمایا۔ دسترخوان لا کر بچھا دے ہم کھانا کھائیں گے۔ خادمہ دسترخوان لے آئی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رومال لے آؤ وہ ایک میلا سا رومال لے آئی۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تنور میں آگ جلاؤ۔ خادمہ نے تنور میں آگ جلائی۔ پھر رومال کو تنور کی آگ میں ڈالا گیا۔ جب اسے باہر نکالا گیا تو وہ دودھ کی طرح سفید ہو چکا تھا۔ ہم نے یہ عجیب منظر دیکھ کر ان سے پوچھا مَا هٰذا؟ یہ کیا بات ہے؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

هٰذَا مِنْدِيْلٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ بِهٖ وَجْهَهٗ فَاِذَا اتَّسَخَ صَنَعْنَا بِهٖ هٰكَذَا لِاَنَّ النَّارَ لَا تَاْكُلُ شَيْئًا مَرَّ عَلٰى وُجُوْهِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

(الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۲۳۵، ضیاء القرآن)

یہ وہ بابرکت رومال ہے جس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا چہرہ انور صاف فرماتے تھے یہ رومال جب کبھی میلا ہو جاتا ہے تو اسے صاف کرنے کے لیے ہم اسی طرح اس کو آگ میں ڈال دیتے ہیں کیونکہ آگ اس چیز کو نہیں جلا سکتی جو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے چہروں سے مس ہو جائے۔

(الخصائص الکبریٰ جلد ۲ ص ۲۳۵، ضیاء القرآن لاہور)

ہرنی کو مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مل گئے

میری معزز بہنو! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر کسی کو مل جائیں تو اس کی قسمت کا ستارہ چمکا جاتے ہیں اگر جمادات کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفقت اور محبت ونسبت مل جائے تو وہ اپنی قسمت پر جتنا ناز کرے کم ہے۔ آیئے ایسا ہی پُر حکمت اور باعث برکت واقعہ کو سنیئے جس کی سماعت سے دل پُرنور ہو جائے گا۔ علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب حجۃ اللہ علی العالمین معجزات سید المرسلین جلد دوم کے صفحہ ۴۹ پر تحریر فرماتے ہیں الطبرانی نے الکبیر میں اور ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ دلائل النبوۃ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم۔ نور مجسم۔ شفیع معظم۔ رسول مکرم۔ فخر دو عالم۔ سرور عالم قبلہ عالم۔ نیر اعظم۔ رہبر اعظم۔ خلق مجسم۔ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحراء میں موجود تھے۔ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک آواز سنائی دی کسی نے پکارا؟ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مَازَاغَ الْبَصَرَ کی آنکھوں سے توجہ فرمائی۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کسی چیز کو ملاحظہ نہ فرمایا۔ پھر رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دوسری طرف توجہ فرمائی رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک بندھی ہوئی ہرنی دیکھی اس نے عرض کی یا رسول اللہ؟ صلی اللہ علیک وسلم میرے قریب تشریف لائیے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب تشریف لے گئے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے استفسار فرمایا کہ تو نے مجھے کیوں پکارا ہے۔ اس ہرنی نے عرض کی اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں، اے رحمت کائنات صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم مجھے اس شکنجے سے آزاد فرمائیں میں ابھی انہیں دودھ پلا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتی ہوں۔ حضور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تو اپنے وعدے کو نبھائے گی۔ اس نے جواب دیا اگر میں وعدہ شکنی کروں۔ تو اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) مجھے عشار کے عذاب میں مبتلا کرے۔ حضور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ہرنی کو آزاد فرمایا۔ وہ وہاں سے چلی گئی اور اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ گئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دوبارہ وہاں ہی باندھ دیا۔ اسی اثنا میں وہ اعرابی آ گیا حضور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں تشریف فرما دیکھ کر اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ؟ صلی اللہ علیک وسلم کیا آپ کو مجھ سے کوئی کام ہے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اس ہرنی کو آزاد کر دے۔ اس اعرابی نے اس ہرنی کو آزاد کر دیا۔ ہرنی وہاں سے بھاگتی جا رہی تھی اور ساتھ یہ کہتی جا رہی تھی : اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

پیاری اسلامی بہنو! ہرنی زبانِ حال سے یہ کہہ رہی ہو گی۔ ذرا مل کر آپ بھی میرے ساتھ لب کے ساتھ لب ملا کر پڑھیے :

فضل ربّ العلیٰ اور کیا چاہیے
مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہیے

دامنِ مصطفیٰ جس کے ہاتھوں میں ہو
اس کو روزِ جزا اور کیا چاہیے

گنبدِ سبز خوابوں میں آنے لگا
حاضری کا صلہ اور کیا چاہیے

معزز خواتین۔ آپ نے سنا کہ ہرنی کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ملی تو اس کو آزادی جیسی عظیم نعمت مل گئی۔ آیئے اب آپ کو ایک ایسا ہی واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے والی ہوں جس کے سننے سے دلوں کو نور اور چہرہ کو حسن ملتا ہے۔

چڑیا کی فریاد

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے اس میں چڑیا کے دو بچے تھے ہم نے ان دونوں کو پکڑ لیا وہ چڑیا چہچہاتی ہوئی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی نبی محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی عرض سن کر فرمایا۔ اس چڑیا کو اس کے دو بچوں کی وجہ سے کس نے تکلیف دی ہے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم ہم نے ہی اس کے بچوں کو اٹھایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہیں واپس ان کی جگہ پر لوٹا دو ہم نے انہیں اسی آشیانہ میں رکھ دیا۔

اسلامی بہنو! پھر مجھے یہ کہنے دیجئے۔

فضل رب العلیٰ اور کیا چاہیئے
مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہیئے

دامن مصطفیٰ جس کے ہاتھوں میں ہو
اس کو روز جزا اور کیا چاہیئے

گنبد سبز خوابوں میں آنے لگا
حاضری کا صلہ اور کیا چاہیئے

بھیک کے ساتھ ہی ان کے دربار سے
مل رہی ہے دعا اور کیا چاہیئے

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ ط

عظمت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ۔

اے نبی کی ازواج (مطہرات) تم نہیں ہو دوسری عورتوں میں سے کسی عورت کی مانند۔ اگر پرہیزگاری اختیار کرو۔ (ترجمہ جمال القرآن الاحزاب ۳۲)

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ط

لائق صد عزت اسلامی ماؤں بہنوں بیٹیو =

اللہ خالق کائنات جل جلالہ کی حمد و ثناء اور آقائے دو عالم فخر بنی آدم۔ فخر تاجدار۔ شہریار حرم۔ تاجدار ارم۔ شفیع معظم رسول اکرم شہنشاہ کون ومکاں شمع

جمال بزم امکاں، شہد سے میٹھی جن کی زبان، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس نواز میں تمام اسلامی بہنیں محبت و عقیدت سے مل کر قصیدہ بردہ شریف کے چند اشعار پڑھیں اور اپنا دل عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معمور اور پُرنور فرمائیں،

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ
فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

میری اسلامی بہنوں بیٹیو۔ کتنا روحانی اور ایمانی اور وجدانی روح پرور منظر تھا جب ہم سب بہنیں مل کر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان میں قصیدہ بردہ کے چند اشعار پڑھ رہی تھیں۔ آج کی یہ ایمان افروز محفل اُم المؤمنین زوجہ نبی اعظم۔ صدیقہ کائنات۔ عفیفہ کائنات زوجہ رحمت کائنات

پیکرِ شرم وحیا ۔ مجسمہ جود وسخا ۔
نکہت نورِ ضیاء ۔ محبوبہ محبوب ربّ العالمین

حضرت سیّدہ عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت ورفعت بیان کرنے کے لیے سجائی گئی ہے ——— معزز خواتین۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواجِ مطہرات سے پیاری محبوبہ محبوب رب العالمین ہیں آپ کی جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی مبارکہ ہوئی تو آپ کی عمر مبارکہ ۹ سال تھی اور آپ اپنے گھر کا کام کاج خود کرتیں بلکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کر کے تمام ازواجِ مطہرات میں بلند مقام حاصل کیا یہی وجہ ہے اللہ خالق کائنات جل شانہ کبھی اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ کو آسمانوں سے سلام بھیجتا ہے ــــ کبھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ عائشہ صدیقہ سے نکاح کرنے کا حکم فرما رہا ہے اور کبھی آپ کی پاک دامنی کے لیے آسمانوں سے قرآن مجید و فرقان حمید کی آیات کا نزول فرماتا ہے ــــ اور کبھی سفر کی حالت میں پانی کی کمی کی وجہ سے آیت تیمم کا نزول فرماتا ہے ــــ کبھی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اخلاق و کردار کی گواہی دیتا ہے۔

الغرض ــــ

پیاری اسلامی بہنوں ــــ حضرت عائشہ صدیقہ اطاعت اور خدمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خوفِ الٰہی اور خشیتِ الٰہی کی پیکر تھیں۔

سیّدہ عائشہ کی فضیلت

اللہ کے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت و عظمت خود آقائے دوعالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۷۶۸ پر تحریر ہے۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عورتوں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی ثرید کو باقی کھانوں پر۔

خواتین ذی وقار!

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیونکہ امیرالمؤمنین خلیفۂ اوّل یار غار۔ صاحبِ مزار سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے پیاری اور لاڈلی بیٹی تھیں اسی لیے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت اور پیار تھا بلکہ آپ صدیق اکبر کی بیٹی ہونے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی عاشقہ تھیں آیئے ذرا توجہ فرمائیں کون عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا

مؤمن باپ کی مؤمنہ بیٹی
عالم باپ کی عالمہ بیٹی
فاضل باپ کی فاضلہ بیٹی
کامل باپ کی کاملہ بیٹی
عامل باپ کی عاملہ بیٹی
عابد باپ کی عابدہ بیٹی
ساجد باپ کی ساجدہ بیٹی
صدیق باپ کی صدیقہ بیٹی
شاکر باپ کی شاکرہ بیٹی
طیّب باپ کی طیّبہ بیٹی
صابر باپ کی صابرہ بیٹی
سیّد باپ کی سیّدہ بیٹی

اللہ اللہ عائشہ کا اِتنا اُونچا ہے مقام
حشر تک ان ہی کے گھر میں ہے محمد کا قیام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت اور پیار کرتے تھے۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس ساری کائنات میں آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے آپ نے فرمایا:

قَالَ عَائِشَةُ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے سب سے زیادہ محبت عائشہ سے ہے ـــــ صحابی رسول نے پھر عرض کیا اس کے بعد فرمایا:

مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْھَا۔

مردوں میں سے فرمایا ان کے والد سے (ترمذی جلد دوم ص۲۶۸)

خواتین ذی وقار = اسلامی بہنوں و بیٹیو۔

معلوم ہوا اس کائنات میں سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوبہ بیوی سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں ـــــ کیونکہ

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گیارہ بیویاں تھیں۔

حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بھی آپ کی زوجہ

حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا بھی آپ کی زوجہ

حضرت اُم حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بھی آپ کی زوجہ

حضرت اُم سلمہ بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کی زوجہ

حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کی زوجہ
حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بھی آپ کی زوجہ
حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بھی آپ کی زوجہ
حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کی زوجہ
حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بھی آپ کی زوجہ
حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا بھی آپ کی زوجہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کی زوجہ

مگر قسم اس خدا کی جس کے قبضۂ قدرت میں ہم سب کی جان ہے ساری ازواجِ مطہرات

—— عزت والی —— عظمت والی ——
—— رفعت والی —— عصمت والی ——
—— مقام والی —— شان والی ——
—— وقار والی —— معیار والی ——
—— پیار والی —— کردار والی ——
—— اطاعت والی —— طہارت والی ——
—— سیرت والی —— صورت والی ——
—— صبر والی —— قناعت والی ——
—— خلوت والی —— جلوت والی ——
—— دیانت والی —— امانت والی ——
—— محبت والی —— نسبت والی ——
—— شجاعت والی —— سخاوت والی —— ہیں ——

مگر اسلامی بہنوں ــــــ

قسم اس خدا کی جس کے قبضۂ قدرت میں ہم سب کی جان ہے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ساری ازواج مطہرات سے زیادہ محبوبہ محبوب رب العالمین ہیں۔

بنت صدیق آرام جانِ نبی!
اس حریم برات پہ لاکھوں سلام!
یعنی ہے سورۃ نور جن کی گواہ!
ان کی پر نور صورت پہ لاکھوں سلام
جن میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں
اس کی عصمت پہ لاکھوں سلام

معزّز خواتین اسلام:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نورِ نظر اور دختر نیک اختر ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا نام اُمّ رومان ہے۔ یہ ۹ برس کی تھیں جب حضور نبی کریم محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت کے دسویں سال ماہ شوال میں، ہجرت سے تین سال قبل نکاح فرمایا اور شوال ۲ھ میں مدینہ منورہ کے اندر یہ کاشانہ نبوت میں داخل ہوگئیں اور ۹ برس تک حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے سرفراز رہیں ازواج مطہرات میں یہی کنواری تھیں اور سب سے زیادہ بارگاہ نبوت میں محبوب ترین بیوی تھیں۔ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کے بارے میں ارشاد ہے کہ کسی بیوی کے لحاف میں میرے اوپر وحی نازل نہیں ہوئی مگر سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب میرے ساتھ بستر نبوت پر سوتی رہتی تھی تو اس حالت میں بھی مجھ

پر وحی الٰہی اترتی رہتی ہے۔ (بخاری بحوالہ سیرت مصطفیٰ ص۲۱۸)

میری اسلامی بہنوں۔

عظمت عائشہ صدیقہ آپ نے مختصر سیرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سماعت فرمائی آپ مکمل سیرت کو ذرا تفصیل سے سماعت فرمائیں۔ حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات پر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت صدمہ ہوا اللہ کی رحمت جوش میں آئی اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شادی کا اہتمام فرما دیا۔

ایک دن فرشتوں کا امام سیدنا جبرئیل علیہ السلام جنت سے ایک ورق لے کر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس ورق پر ایک تصویر تھی فرشتوں کے امام جبرئیل امین علیہ السلام نے وہ تصویر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھاتے ہوئے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ (جل جلالہ) نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور فرمایا کہ اس دوشیزہ کے ساتھ ہم نے آپ کا نکاح عرش پر کر دیا ہے۔ آپ اس کے ساتھ فرش پر نکاح فرما لیجئے گا۔" یہ کہہ کر وہ تصویر فرشتوں کے امام نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل امین سے فرمایا ـــــ اے جبریل علیہ السلام جانتے ہو یہ تصویر کس کی ہے ـــــ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی جانتا ہوں سرکار! یہ آپ کے دوست صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی عائشہ کی تصویر ہے ـــــ بلکہ

ترمذی شریف جلد دوم ص۲۲۶ پر حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمان عالی شان موجود ہے:

إِنَّ جِبْرَئِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ
زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ط

(ترمذی جلد دوم صـ۶۶)

یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام سبز ریشمی کپڑے میں میری تصویر لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا یہ دنیا و آخرت میں آپ کی زوجہ ہے۔

الغرض ــــــ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا ــــــ اے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ! ــــــ اللہ جل جلالہ نے عرش پر میرا نکاح عائشہ کے ساتھ کر دیا ہے اور حکم فرمایا ہے کہ اب تم زمین پر عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کر لو۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم آپ کا ارشاد سر آنکھوں پر، عائشہ ابھی چھوٹی ہے وہ آپ کی خدمت کے اہل بھی ہے یا نہیں، حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے پیارے صدیق رضی اللہ عنہ اہل نہ ہوتی تو خدا اس کا انتخاب ہی نہ فرماتا اور آسمان پر اس کا نکاح نہ فرماتا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دل وجان سے راضی ہو گئے اور عائشہ صدیقہ کا نکاح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گھر آئے اور ایک طباق میں کھجوریں ڈال کر سیدہ عائشہ صدیقہ کو دیں اور فرمایا عائشہ بیٹی! یہ کھجوریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں لے جاؤ اور حضور پیکر حسن و جمال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرو کہ
ابا جان عرض کرتے ہیں کہ جو چیز آپ نے مانگی تھی حاضر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کھجوریں لے کر حضور

پیکر حسن و جمال
آمنہ کے لال
صاحب شرف و کمال
نبیوں کے تاجدار
اللہ کے دلدار
رسولوں کے شہکار
امت کے غم خوار

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ میں حاضر ہوئیں اس وقت
کاشانہ نبوت پر حضور اکیلے تھے ۔ سیدہ عائشہ صدیقہ نے طباق حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ابا جان
عرض کرتے ہیں جو چیز آپ نے مانگی تھی حاضر ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسکرا کر جواب دیا۔

اے عائشہ صدیقہ۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)
ابا جان سے کہنا کہ ہم نے قبول کیا۔

عائشہ صدیقہ نے گھر آ کر حضور کا جواب سنایا تو باپ نے کہا پیاری بیٹی میں
نے تمہارا نکاح کائنات کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا ہے۔ حضرت عائشہ
نے شرم و حیا سے سر جھکا لیا۔ (جامع المعجزات صفحہ ۲۴)

میری پیاری اسلامی بہنوں۔
سیدہ عائشہ صدیقہ اپنی قسمت پر کیوں نہ ناز کریں کہ ان کو کملی والے آقا ئے ملے سیدہ عائشہ صدیقہ کی قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا۔

پہلی منزل عشق دی بناں ادب مراد نہ پاوے
بے ادباں دی بستی اندر کدی ٹھنڈی وانہ آوے
ادب تو ودھ عبادت کہڑی جہڑی رب تیکر پہنچاوے
اعظم اوہدے بخت سولے جنہوں ایہہ دولت مل جاوے

سیدہ عائشہ کا علمی مقام

اسلامی بہنوں۔ اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جہاں سیرت وصورت اور اخلاق و کردار کی دولت سے نوازا تھا وہاں آپ رضی اللہ عنہا کو علمی میدان میں بہت ہی بلند مقام عطا فرمایا تھا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب بھی کسی علمی مسئلہ میں مشکل پیش آتی تو وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رجوع فرماتے آپ ان کو اس مسئلہ کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دے دیتی جیسا کہ حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا ط

جب بھی ہم صحابہ کرام کو کسی حدیث کے بارے میں مشکل پیش آتی ہم

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے تو ان کے پاس اس کے متعلق علم پاتے۔ (یعنی اس مسئلہ کا حل مل جاتا) (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۶)

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

مَارَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۶)

یعنی میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا

امام زہری فرماتے ہیں اگر تمام امہات المؤمنین کا علم اور دنیا کی تمام عورتوں کا علم جمع کیا جائے تو ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے علم سے کم ہوگا۔

(تفہیم البخاری جلد ۵ صفحہ ۴۴)

حضرت عطا ابن ابی رباح نے کہا ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سب لوگوں سے زیادہ فقیہہ سب سے بڑی عالمہ اور سب سے زیادہ عقلمند تھیں بلکہ آپ کاملہ۔ طیبہ اور شاعرہ تھیں۔ (تفہیم البخاری جلد ۵ صفحہ ۴۴)

سیدہ عائشہ صدیقہ کی فضیلتیں

اسلامی بہنوں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام ازواج مطہرات سے نہ صرف افضل ہیں بلکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تمام ازواج مطہرات پر خصوصی فضیلتیں حاصل ہیں آپ فرماتی ہیں:

جبرائیل علیہ السلام میری تصویر لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا تاکہ آپ دیکھ لیں میرے بغیر کسی کنواری عورت سے آپ نے شادی نہیں کی اور نہ ہی میرے سوا کسی عورت کے ماں باپ دونوں مہاجر ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آسمان سے میری برأت نازل فرمائی۔ میرے بستر میں آپ پر وحی نازل ہوتی تھی میں اور آپ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے آپ نماز

پڑھتے حالانکہ میں آپ کے قبلہ میں سو رہی ہوتی تھی میرے گھر میں اور میرے سینہ اور ٹھوڑی کے درمیان آپ نے وصال فرمایا آپ نے اٹھاون ہجری میں سترہ رمضان کو منگل کی رات وفات پائی۔ (تفہیم البخاری جلد ۵ صـ۴۴)

معزز اسلامی بہنوں بیٹیو۔

معلوم ہوا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام ازواج مطہرات دنیا کی تمام عورتوں سے افضل اور اعلیٰ ہیں کیونکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کا لمحہ لمحہ حضور پر نور نبی کریم رؤف الرحیم شفیع المذنبین راحت العاشقین رحمۃ للعالمین امام الانبیاء نور مجسم شفیع معظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور صفات۔ کردار اور اخلاق کے مطابق تھا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیرت اور صورت اور اخلاق و کردار میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مظہر اتم ہیں اسلامی بہنوں مجھے کہنے دیجیے ——
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سیرت میں ———— صورت میں
کردار میں ———— اخلاق میں
علم میں ———— حلم میں
جمال میں ———— کمال میں
صداقت میں ———— عدالت میں
شجاعت میں ———— سخاوت میں
پیار میں ———— معیار میں
صبر میں ———— شکر میں

طہارت میں ـــــــــ نفاست میں

شرافت میں ـــــــــ بصیرت میں

دیانت میں ـــــــــ امانت میں

عبادت میں ـــــــــ ریاضت میں

ذات میں ـــــــــ بات میں

عادت میں ـــــــــ قیادت میں

اطاعت میں ـــــــــ قناعت میں

محبت میں ـــــــــ نسبت میں

سنت میں ـــــــــ رسول اکرم نور مجسم۔ سرکار دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکمل نمونہ تھی۔

اسلامی بہنوں بیٹیو۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عظمت وفضیلت اور مقام وشان کا اندازہ آپ خواتین اس بات سے لگا سکتی ہیں کہ اللہ جل جلالہٗ کو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اتنا پیار اور محبت تھی کہ عرش سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سلام آتا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے،

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عائشہ یہ جبرئیل ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں فرماتی ہیں میں نے کہا:

قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ تَرٰى مَالَا نَرٰى۔

ان پر بھی سلام۔ اللہ کی رحمت اور اس کی برکت ہو۔
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔
(ترمذی جلد ۲ ص ۲۲۷)

اسلامی بہنوں! اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ فرشتے کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے ہوتے تھے اور عائشہ صدیقہ کا یہ عقیدہ تھا جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے ہیں وہ ہم نہیں دیکھ سکتے۔

سخاوت سیدہ عائشہ

پیاری اسلامی بہنوں۔ جس طرح اللہ کریم جل جلالہ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے صحابی اور یارِ غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو شجاعت و سخاوت میں اعلیٰ مقام عطا فرمایا تھا اسی طرح آپ کی بیٹی حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سخاوت و شجاعت میں بلند مقام عطا فرمایا تھا۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے حد سخی تھیں حضرت عُروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک روز اُم المؤمنین نے ستر ہزار درہم راہ خدا میں تقسیم کر دیئے اور ایک بار حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی خدمت میں سو ہزار درہم بھیجے تو آپ نے وہ سب درہم ایک ہی روز میں راہ خدا میں تقسیم کر دیئے اور اس روز آپ خود روزہ سے تھیں شام کے وقت باندی نے عرض کیا۔ کیا اچھا ہوتا اگر ایک درہم آپ اپنی افطاری کے لیے رکھ لیتیں اور آج گوشت منگوا لیا جاتا۔ تو فرمایا مجھے یاد نہیں رہا۔ یاد رہتا تو گوشت منگوا لیا جاتا۔ (مدارج النبوۃ)

اسلامی بہنوں۔
اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وسعت کے باوجود اپنی

زندگی نہایت سادہ اور زہدانہ گزاردی اور جو دولت بھی حاضر ہوتی فوراً آپ اس کو اللہ خالق کائنات جل جلالہ کی راہ میں غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم فرما دیتیں تمام اسلامی خواتین کے لیے آپ کی زندگی مشعل راہ ہے کیونکہ آپ کی طرح ہمیں بھی آپ کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے اور دولت سے اس قدر محبت نہ رکھنا چاہیئے کہ خدا کو بھلا دیا جائے اور زکوٰۃ وصدقات وخیرات کا نام تک نہ لیا جائے بلکہ اپنے مال وزر سے دینی مدارس اور مساجد اور فلاحی ادارہ سے تعاون کرنا چاہیئے۔

عائشہ صدیقہؓ کی تدبیر

معزز اسلامی بہنوں! جس طرح دنیا میں انسان زندگی گزارتا ہے اسی طرح عورت بھی زندگی گزارتی ہے ہر انسان کے لیے زندگی میں عروج وزوال آتا ہے مگر جو لوگ اللہ تعالیٰ سے اپنے رابطہ کامل رکھتے ہیں ہر قسم کے عروج و زوال میں کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔

ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں سخت قحط پڑا۔ بارش ہوتی نہ تھی لوگ پریشان ہوکر ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بارش نہیں ہوتی قحط پڑ گیا ہے ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں۔ فرمایئے کیا کیا جائے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ نے بڑی محبت اور پیار سے فرمایا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر جاؤ اور روضہ شریف کے حجرہ مبارکہ کا جو چھت ہے اس میں سے چند ایک مقامات سے مٹی نکال کر روشندان بناؤ تاکہ قبر شریف نظر آنے لگے آسمان جب قبر انور کو دیکھے گا تو آسمان رونے لگے گا اور بارش ہونے لگے گی۔ ام المؤمنین کی اس تدبیر پر صحابہ کرام نے عمل کیا اور

روضہ شریف کی چھت میں کچھ روشندان بنائے تو آسمان کو قبر شریف نظر آنے لگی تو بارش شروع ہوگئی اور اتنی بارش ہوئی کہ گھاس اُگ آئی اُونٹ موٹے ہوگئے اور ان میں اتنی چربی اور گوشت پیدا ہوگیا۔ گویا وہ موٹاپے سے پھٹنے لگے اس سال کا نام ارزانی رکھا گیا۔ (مشکوٰۃ شریف)

معزّز بیٹیو!

قحط کا پڑجانا ایک بہت بڑی مشکل اور مصیبت ہے اس مشکل کے وقت صحابہ کرام اُم المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُم المؤمنین نے یہ نہیں فرمایا کہ مشکل کے وقت میرے پاس کیوں آئے ہو خدا سے دعا مانگو۔ بلکہ آپ نے جو تدبیر بیان فرمائی وہ ایسی ایمان افروز اور باطل سوز ہے کہ اہلِ ایمان و محبت کو وجد آنے لگتا ہے سیدہ عائشہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کا یہ ایک خاصہ ہے کہ سنگدل سے سنگدل انسان کو بھی قبر انور نظر آجائے تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں چنانچہ جن لوگوں کو یہ سعادت حاصل ہوئی ہے وہ جانتے ہیں کہ روضہ انور کی حاضری میں ہر شخص کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں اور بے اختیار رونا آتا ہے اور جتنا زیادہ گنہ گار ہو اتنا ہی زیادہ رونا آتا ہے یعنی اتنی ہی زیادہ توجہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس طرف ہوتی ہے کپڑا جتنا میلا ہوگا صابن اتنا ہی زیادہ اس کی طرف متوجہ ہوگا اور پھر اس رونے میں جو کیفیت اور لذّت حاصل ہوتی ہے اس کا بیان کرنا مشکل ہے جن خوش نصیب حضرات کو یہ سعادت حاصل ہو چکی ہے وہ خوب جانتے ہیں اور یقیناً یہ آنسو جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری میں گرتے ہیں ان سے سب گناہ دھل جاتے ہیں یہ آنسو گویا رحمت کا پانی ہوتے ہیں۔

ہم گنہ گاروں پہ تیری مہربانی چاہیئے
سب گناہ دھل جائیں گے رحمت کا پانی چاہیئے

اسلامی بہنو! بلکہ مجھے کہنے دیجئے:

ویرانے آباد نہ ہوتے ایک جوان کی ذات نہ ہوتی
یہ ہے آپ کا صدقہ ورنہ رحمت کی برسات نہ ہوتی
جو بھی ان کے در تک جائے، اپنی جھولی بھر کر لائے
گر وہ در موجود نہ ہوتا ایسی پھر خیرات نہ ہوتی
دور کہیں نہ اندھیرا ہوتا کہیں نہ نور بسیرا ہوتا
ماہ ربیع الاول میں جو اک میلاد کی رات نہ ہوتی
اصل خدا ہی بہتر جانے ہم کو تو معلوم ہے اتنا
شکل بشر میں وہ جو نہ آتے امت کی کوئی بات نہ ہوتی
سب ہیں ظہوری نور سے ان کا، سارا جہان ظہور ہے ان کا
شمس و قمر موجود نہ ہوتے، تاروں کی بارات نہ ہوتی

پیاری اسلامی بہنو!

جس طرح آسمان کے رونے سے مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے اسی طرح کرنے کے بعد قبر انور کی زیارت ہی سے حج میں جان پیدا ہوتی ہے۔ باوجود اس کے جو لوگ قبر انور کی زیارت سے گھبراتے ہیں اور پریشان ہوتے ہیں۔ ان پر رونا آتا ہے اور انہیں خود بھی اپنی بدبختی پر رونا چاہیئے

بلکہ

صاحب مرقات ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

ایک معنی اس حدیث کا یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں جس طرح آپ کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی تھی اسی طرح آپ کے وصال کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کے وسیلہ سے بارش طلب کرنے کی ہدایت فرمائی۔ (حاشیہ مشکوٰۃ ص۵۴۲)

اسی لیے اعلیٰ حضرت۔ امام اہلسنت نے فرمایا ہے کہ

بے اُن کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

معزز خواتین اسلام۔

ذرا توجہ فرمائیں

ان آیات اور احادیث اور واقعات کو جمع کیا جائے تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتی ہیں کہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کردار و وقار کی ذرا منظر کشی کر رہی ہوں

ذرا توجہ فرمائیں ——— سیدہ اُم المومنین

عائشہ صدیقہ کی صورت بھی اعلیٰ ——— اور سیرت بھی اعلیٰ
عائشہ صدیقہ کا کردار بھی اعلیٰ ——— اخلاق بھی اعلیٰ
عائشہ صدیقہ کا علم بھی اعلیٰ ——— حلم بھی اعلیٰ
عائشہ صدیقہ کا وقار بھی اعلیٰ ——— پیار بھی اعلیٰ
عائشہ صدیقہ کا معیار بھی اعلیٰ ——— حیا بھی اعلیٰ
عائشہ صدیقہ کی اطاعت بھی اعلیٰ ——— طہارت بھی اعلیٰ
عائشہ صدیقہ کا صبر بھی اعلیٰ ——— شکر بھی اعلیٰ

عائشہ صدیقہ کی خلوت بھی اعلیٰ ——— جلوت بھی اعلیٰ
عائشہ صدیقہ کی ذات بھی اعلیٰ ——— بات بھی اعلیٰ
عائشہ صدیقہ کی قیادت بھی اعلیٰ ——— عادت بھی اعلیٰ
عائشہ صدیقہ کی ریاضت بھی اعلیٰ ——— عبادت بھی اعلیٰ
عائشہ صدیقہ کی حقیقت بھی اعلیٰ ——— بصیرت بھی اعلیٰ
عائشہ صدیقہ کی دیانت بھی اعلیٰ ——— امانت بھی اعلیٰ
عائشہ صدیقہ کی محبت بھی اعلیٰ ——— نسبت بھی اعلیٰ
عائشہ صدیقہ کی عزت بھی اعلیٰ ——— عظمت بھی اعلیٰ
عائشہ صدیقہ کی فقاہت بھی اعلیٰ ——— خدمت بھی اعلیٰ

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ط

علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ

ملی نہ دولتِ عرفاں بجز نگاہ علی
امین رازِ نبوت ہے بارگاہ علی

پڑی ہے روئے نبی پر کچھ اس عقیدت سے
کہ آج تک نہ کسی پر اُٹھی نگاہ علی

فدائے طور ہو کیونکر گدائے کوئے نجف
ہزار طور بداماں ہے جلوہ گاہ علی

گناہ گاروں کی بخشش کے دو وسیلے ہیں
نگاہ مصطفوی لطف بے پناہ علی

خوشا نصیب کہ میرے لیے اُڑا لائی
ہوائے کوئے محمد غبارِ راہ علی

ہے اُن کے ذکر سے آرائشِ سخن ورنہ
مرے خیال سے برتر ہے عزّ و جاہ علی

اُٹھے گا عرصۂ محشر میں سُرخ رُو اعظم
گدائے کوچۂ شبیر و خیر خواہ علی

(نیّرِ اعظم ف۵)

محبت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ط

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْکَامِلِیْنَ ط

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ !

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ط (پ۱۶۔ طٰہٰ ۹۶)

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ط

معزز دختران اسلام ۔ پیاری بہنوں اور لائق صد احترام بیٹیو! اللہ کریم عزوجل کی حمد و ثنا اور آقائے دو عالم۔ پیکر علم و حکمت ۔ پیکر دین فطرت ۔ پردہ کشائے رازِ حقیقت پیکر رحمت ۔ صاحب شرف و کمال ۔ پیکر حسن و جمال ۔ پیکر صدق و صفا ۔ پیکر جود و سخا ۔ پیغمبر کون و مکان ۔ پیغمبر آخر الزماں ۔ پیکر الفت ۔ پیکر شفقت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس نواز میں ہدیہ درود و سلام

پیش کرنے کے بعد ——— آج کی تقریب سعید حضرت سیدنا خلیفہ چہارم امیر المومنین۔ امام المتقین۔ مولا علی۔ حیدر کرار۔ محبوب نبی مختار مولا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں منعقد کی گئی ہے۔

پیاری اسلامی بہنوں! آج کی اس محفل کی صدارت محترم باجی بشیراں آف مریدکے فرما رہی ہیں اور اس محفل ذیشان کا اہتمام انجمن دختران اسلام پاکستان گوجرانوالہ نے کیا ہے خراج تحسین کی مستحق ہیں وہ خواتین اور طالبات جنہوں نے اس عظیم الشان اور فقید المثال روحانی۔ ایمانی۔ وجدانی۔ محفل پاک کا اہتمام وانعرام فرمایا مجھ ناچیز کو محبت مولا علی رضی اللہ عنہ کا موضوع دیا گیا ہے تو۔ آئیے ذرا مل کر شان مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ہدیہ محبت و عقیدت پیش فرمائیں۔

اہل نظر کی آنکھ کا تارا علی علی — اہل وفا کے دل کا سہارا علی علی
رحمت نے لے لیا مجھے آغوش نور میں — میں نے کبھی جو رو کے پکارا علی علی
اک کیف اک سرور سا رہتا ہے رات دن — جب سے ہوا ہے ورد ہمارا علی علی
کعبے کے بت گرائے نہیں اپنے ہاتھ سے — حضرت نے مسکرا کے پکارا علی علی
دنیا میں سب سے عالی گھرانے کے نور ہو — اس واسطے ہے نام تمہارا علی علی

اعظم یہ مغفرت کی سند ہے ہمارے پاس
ہم ہیں علی کے اور ہمارا علی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

معزز اسلامی بہنو!

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان ومقام آپ نے سماعت فرمایا اب سیرت علی کی ایک جھلک سماعت فرمایئے:

آپ کا نام علی بھی ہے اور حیدر بھی اور کرار آپ کا لقب ہے

آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے
حیدر کے معنی ہیں شیر آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد ہیں۔ انہوں نے اپنے والد کے نام پر آپ کا نام حیدر رکھا۔
کرار کے معنی ہے پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والا۔
حضرت ابوطالب نے آپ کا نام علی رکھا۔ اور
علی کا معنی ہے بلند مرتبہ والا۔
حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اسد اللہ کا خطاب دیا۔ بلکہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں اور حضور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور خلیفۃ الرسول بھی ہیں۔ حضرت امام حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے والد محترم ہیں۔

مولا علی رضی اللہ عنہ

اسلامی بہنوں بیٹیو!
حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی شان و عظمت بے شمار مقامات پر بیان فرمائی ہے، آیئے ایک حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سماعت فرمائیں جس سے عظمت و رفعت علی آشکارا ہو جائے گی۔ حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۱۰)

جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں
معلوم ہوا کہ ولی سے مراد ہے دوست یا مددگار ہے
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُونَ ٥ (المائدة: ۵۵)

تمہارا مددگار تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول پاک ہے اور ایمان والے ہیں جو صحیح صحیح نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیا کرتے ہیں اور ہر حال میں وہ بارگاہ الٰہی میں جھکنے والے ہیں۔ (ترجمہ جمال القرآن)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بھی مددگار ہے

رسولُ اللہ بھی مددگار ہیں

مؤمنین بھی مددگار ہیں

میری پیاری بہنو!

اس آیت اور حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ غیرُ اللہ سے مدد مانگنا شرک نہیں بلکہ عین ایمان ہے فقط فرق یہ ہے کہ اللہ کی مدد ذاتی ہے اور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے اور اصحابہ و اولیاء کاملین اور دیگر مقربین کی مدد بھی اللہ کی عطا کردہ ہے اب اگر اس طریقہ سے بھی کوئی نہ ملے تو اس کی عقل کا علاج کروانا چاہیئے۔

تو الغرض ——— اسلامی خواتین ذرا توجہ فرمائیں ولی کس کو کہتے ہیں۔ توجہ فرمائیں۔

ولی کا معنی ——— مددگار بھی ہے

ولی کا معنی ——— دوست بھی ہے

ولی کا معنی ——— قریب بھی ہے

ولی کا معنی ——— محبت بھی ہے

ولی کا معنی ——— صدیق بھی ہے

ولی کا معنی ——— پیارا بھی ہے

تو اس فرمان عالی شان سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ مصیبت میں یا علی مدد کہنا جائز ہے کیونکہ حضرت علی ہر مومن کے مددگار ہیں تا قیامت (انشاء اللہ باذنِ اللہ) دوسرے یہ کہ آپ کو مولیٰ علی کہنا جائز ہے آپ ہر مسلمان کے ولی اور مولیٰ ہیں۔

دوسرا مسئلہ یہ کہ حضور کا فرمان عالی شان ہے کہ

جس کا میں مولیٰ اس کا علی مولیٰ ——— پھر مجھے کہنے دیجیے کہ

جس کے نبی مولیٰ اس کے علی مولیٰ

جس کے نبی دوست اس کے علی دوست

جس کے نبی مددگار اس کے علی مددگار

جس کے نبی رہبر اس کے علی رہبر

جس کے نبی مشکل کشا اس کے علی مشکل کشاء

جس کے نبی امام اس کے علی امام

جس کے نبی حاجت روا اس کے علی حاجت روا

جس کے نبی پیر اس کے علی پیر

جس کے نبی شفیع اس کے علی شفیع

جس کے نبی مولا اس کے علی مولا

پھر کہنے دیجئے ———

ہے منکر جہڑے دل دے اندر نہیں عشق صدیق ولی دا
اوہ بھی جان ایمان توں خالی جہڑا دشمن عمر جری دا
جنّت کدی نہ جاسی جس نوں نہیں پیار عثمان غنی دا
اعظم اوہ بھی وڈا کافر، جہڑا نہیں حُب دار علی دا

پیاری بہنوں ذرا مل کر میرے ساتھ ذکر مولا علی کا ورد فرمائیں:

اہل نظر کی آنکھ کا تارا علی علی رضی اللہ عنہ
اہل وفا کے دل کا سہارا علی علی ″
رحمت نے لے لیا مجھے آغوش نور میں
میں نے کبھی جو رو کے پکارا علی علی
اک کیف اک سرور سا رہتا ہے رات دن
جب سے ہوا ہے ورد ہمارا علی علی
کعبے کے بُت گرائے نہیں اپنے ہاتھ سے
حضرت نے مسکرا کے پکارا علی علی
دنیا میں سب سے عالی گھرانے کے نور ہو
اس واسطے ہے نام تمھارا علی علی

اعظم یہ مغفرت کی سند ہے ہمارے پاس ہم ہیں علی کے اور ہمارا علی علی

سُبحَانَ اللہ ـــــ سُبحَان اللہ ـــــ سُبحَان اللہ ـــــ سُبحان اللہ

میری پیاری لائق صد احترام بہنوں بیٹیو! سدا سلامت رہو۔ سدا آباد و شاداب رہو۔ خوشیاں سدا تمہارے گھرانوں کو پھولوں کی طرح مہکاتی رہیں۔ اَلحَمدُ لِلّٰہ ـــــ اللہ کریم عزوجل کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے ہمیں

نبی کائنات۔ رحمتِ کائنات۔ حیاتِ کائنات۔ منبعِ کائنات۔ حسنِ کائنات۔ جمالِ کائنات۔ کمالِ کائنات۔ نورِ کائنات۔ سکونِ کائنات۔ برکتِ کائنات۔ عظمتِ کائنات۔ رفعتِ کائنات۔ باعثِ کائنات۔ مقصودِ کائنات مقصدِ کائنات۔ خلاصۂ موجودات۔ باعثِ تخلیق کائنات۔ اصل کائنات۔ مبداءِ کائنات۔ بلکہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمتی بنایا۔ پھر اُن کے وسیلہ سے اولیاء کاملین کا غلام بنایا پھر ان کی نسبت سے ہمیں عقیدہ اہل سنت عطا فرمایا اسی میں ہم سب کی نجات ہے۔ انشاء اللہ الرحمٰن۔

مل کر کہیئے :

نہ عزت نہ شہرت نہ زر چاہیئے
مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک در چاہیئے
اسی در پہ اک بار جھکنے کے بعد
نہ اٹھے کبھی ایسا سر چاہیئے
مرا پھر مقدر سنور جائے گا
مجھے آپ کی اک نظر چاہیئے ——— صلی اللہ علیہ وسلم
فضائے ارم مجھ کو بھاتی نہیں
مدینے کی شام و سحر چاہیئے

اللہ اور اس کے رسول کا محبوب

معزز خواتین ۔ ہاں تو میں عرض کر رہی تھی کہ حضرت امیر المومنین امام المتقین مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ اللہ اور اس کے رسول کے بڑے مقرب اور محبوب تھے امام مسلم اپنی صحیح مسلم شریف اور امام بخاری صحیح بخاری، علامہ ابن کثیر نے اپنی

کتاب السیرۃ النبویہ۔ علامہ علی ابن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ کی سیرت حلبیہ جلد ۵ ص ۱۲۸ پر یوں تحریر فرمایا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کبھی درد شقیقہ کی تکلیف ہوتی تھی یہ ایک دو روز جاری رہتی تھی۔ جب اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر میں تشریف لائے تو پھر اس درد شقیقہ کی تکلیف ہو گئی۔ جس کی وجہ سے آپ باہر تشریف نہ لا سکے پھر آپ نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنا پرچم عطا فرما کر بھیجا جنہوں نے شدید جنگ کی لیکن قلعہ فتح نہ ہوا دوسرے روز حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم لے کر قلعہ پر حملہ کیا اور شدید جنگ کی جو پہلے دن سے بھی زیادہ سخت تھی لیکن قلعہ فتح نہ ہوا بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی۔ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَأُعْطِيَنَّ رَايَةً غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيْسَ بِفَرَّارٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَأْخُذُهَا عَنْوَةً۔

کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس قلعہ کو فتح فرمائے گا۔ وہ شخص فرار نہیں ہوگا وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنے والا ہوگا اور قوت بازو سے اس قلعہ پر قابض ہو جائے گا۔

بلکہ ترمذی جلد دوم ص ۲۱۴ پر یوں تحریر ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے خیبر کے موقعہ پر اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں کل ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا

يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس کو

محبوب رکھتے ہیں۔

دوسرے مقام پر جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۲۱۸ پر محبت مولا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یوں تحریر ہے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ خود روایت فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا کہ

اَنَّہٗ لَا یُحِبُّکَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُکَ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

تجھ سے مومن ہی محبت رکھے گا اور تجھ سے بغض رکھنے والا منافق ہی ہو گا۔

الغرض ——— معزز خواتین اسلام ———

حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب بھی تھے مولا علی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی سب مجاہدین نے سن لیا ان کی یہ رات پیچ و تاب کھاتے گزری ہر ایک کی خواہش تھی ہر ایک کی تمنا تھی کہ یہ سعادت اس کو نصیب ہو۔

پرچم کے لیے صحابہ کی آرزو

معزز بہنو! یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے پیغام حق سن کر ہر صحابی کے دل میں یہ آرزو مچل رہی تھی کہ کاش سعادت مجھے مل جائے بلکہ سیرت حلبیہ جلد ۵ صفحہ ۱۲۸ پر یوں تحریر ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اس دن کے سوا کبھی دستہ کا امیر بننا محبوب نہیں ہوا یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کے بعد اس روز میری بھی یہ آرزو تھی کہ دستے کا امیر مجھے بنا کر پرچم عنایت فرما

فرما دیا جائے۔
جب صبح ہوئی تو سارے مجاہدین بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے وہ جاننے کے لیے از حد بے قرار تھے کہ وہ کون خوش نصیب ہے جس کو آج پرچم عطا کیا جائے گا۔
حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ آشوب چشم کی تکلیف کے باعث مدینہ طیبہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم رکاب خیبر کی طرف روانہ نہیں ہو سکے تھے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ سے روانہ ہو گئے تو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے دل میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد پر تشریف لے جائیں اور میں پیچھے رہ جاؤں۔ بخدا ایسا ہرگز نہیں ہوگا چنانچہ دکھتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے روانہ ہو گئے یہاں تک کہ خیبر کے مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جا کر اپنی اونٹنی بٹھائی اور حالت یہ تھی کہ آنکھوں پر پٹی بندھی تھی اور اس روز جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ ادا فرما چکے تو جھنڈا منگوایا اور کھڑے ہو کر لوگوں میں واعظ فرمایا —— پھر پوچھا أَيْنَ عَلِيٌّ علی کہاں ہیں؟ عرض کی گئی۔ ان کی دونوں آنکھیں دکھتی ہیں اس لیے یہاں موجود نہیں —— حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلا بھیجا حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کو بلانے کے لیے میں گیا میں آپ کا ہاتھ پکڑ کر حضور کی بارگاہ میں لے آیا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا علی! تمہیں کیا ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ آنکھیں دکھنے لگی ہیں اور مجھے اپنے سامنے کچھ دکھائی نہیں دیتا آپ نے فرمایا میرے نزدیک آ جاؤ۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نزدیک ہوا۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا سر اپنی

گود مبارک میں رکھا۔ پھر اپنا لعاب دہن ہاتھوں پر لگا کر میری آنکھوں پر ملا تو میں اسی وقت صحت یاب ہو گیا گویا مجھے کبھی آشوب چشم کی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔ اس لعاب دہن کی برکت سے ساری عمر آپ کی آنکھوں کو کبھی تکلیف نہ ہوئی۔

معزز اسلامی بہنوں۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات باعث رحمت اور باعث شفاء ہے ان لوگوں کو اپنا عقیدہ درست کر لینا چاہیئے جو یہ کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری ہی طرح ایک بشر ہیں آپ کے لعاب دہن سے سیدنا علی کی آنکھوں کو شفا مل گئی۔ یہ فقط میرے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم ہی کرم ہے کیونکہ وہ جدھر بھی گئے اپنے کرم سے کرم ہی کرتے گئے۔ اس لیے کہ

جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرتے گئے
کسی نے مانگا نہ مانگا وہ جھولی بھرتے گئے
میں ان کے در کی غلامی پہ کیوں نہ ناز کروں
سہارا ان کا رہا دن مرے گزرتے گئے

محتشم خواتین اسلام۔ ہاں تو میں عرض کر رہی تھیں پھر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پرچم عطا فرمایا۔

آپ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ کیا میں ان سے اس وقت تک جنگ جاری رکھوں جب تک کہ وہ مسلمان ہو جائیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آہستہ آہستہ ان کے میدان میں جاؤ اور وہاں پہنچ کر انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دو۔ نیز انہیں بتاؤ کہ اگر وہ مسلمان ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کون سے حقوق ان پر واجب الاداء ہوں گے۔ اے علی

بخدا! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمہارے لیے اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ تمہیں سرخ اونٹ دیئے جائیں حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ رخصت ہو کر قلعہ کے سامنے تشریف لے گئے اور جا کر اپنا جھنڈا گاڑ دیا ایک یہودی نے اس قلعہ کی چھت سے جھانکا اور آپ کو دیکھ کر پوچھا آپ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا میں علی (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ یہودی کے منہ سے نکلا کہ اس خدا کی قسم جس نے موسیٰ پر تورات نازل کی، آپ یہودیوں پر غالب آجائیں گے۔

الغرض ــــــ یہودیوں کی طرف سے قلعہ سے جو شخص پہلے نکلا وہ مرحب کا بھائی حارث تھا اس نے آکر دعوت مبارزت دی سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس کا مقابلہ کرنے کے لیے نکلے آپ رضی اللہ عنہ نے پلک جھپکنے میں اس کا کام تمام کر دیا اور جو یہودی حارث کے ساتھ گئے تھے وہ لوٹ کر اپنے قلعہ میں آگئے پھر ایک دوسرا یہودی جو طول القامت اور بھرے ہوئے جسم کا تھا اس کا نام "عامر" تھا وہ مقابلہ کے لیے نکلا تو حضور رحمت عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اس پانچ گز سے کو تم دیکھ رہے ہو؟ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس کے مقابلہ کے لیے نکلے آپ نے اس پر کئی وار کیئے لیکن اس کا کچھ نہ بگڑا۔ پھر آپ نے اس کی پنڈلیوں پر تلوار کا وار کیا وہ گھٹنوں کے بل گر پڑا اور آپ نے اس کو جہنم رسید کیا اس کے ہتھیاروں پر قبضہ کر لیا۔

لڑائی ہوتی رہی لیکن آخر پھر بقول امام مسلم نے سلمہ بن اکوع سے روایت کیا ہے کہ مرحب اپنی تلوار ہوا میں لہراتا ہوا میدان میں نکلا اس کے سر پر زرد رنگ کا خود تھا جو یمن کا ہوا تھا اس نے یہ رجز پڑھتے ہوئے مسلمانوں

کو دعوت مبارزت دی۔

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
اِذَا اللُّيُوْثُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

خیبر کے درو دیوار جانتے ہیں کہ میں مرحب ہوں۔ ہتھیاروں سے مسلح ہوں بہادر ہوں اور تجربہ کار ہوں۔ جب شیر مجھ پر حملہ کرتے ہیں تو میں جوش سے بھڑک اٹھتا ہوں۔

معزز خواتین اسلام۔ اس کافر کے مقابلہ کے لیے عامر بن اکوع نکلے اور آپ نے یہ رجز پڑھا۔

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ عَامِرٌ ، شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ !

خیبر جانتا ہے کہ میرا نام عامر ہے میں اسلحہ سے مسلح ہوں بہادر ہوں اور خطرات میں کود جانے والا ہوں۔

انہوں نے ایک دوسرے پر وار کیے۔ مرحب کی تلوار حضرت عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال پر لگی عامر نے جھک کر اس پر اپنی تلوار کا وار کیا آپ کی تلوار زیادہ لمبی نہ تھی اور وہ آپ کے گھٹنے کی ہڈی پر جا لگی جس کے باعث وہ شہید ہو گئے۔ مرحب پھر شیر کی طرح دھاڑتا ہوا میدان میں آیا۔

رجز پڑھا اور مدمقابل کا مطالبہ کیا۔ اب اس کے سر غرور کو خاک میں ملانے کے لیے اللہ کے شیر سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے آپ نے سرخ رنگ کا جبہ پہنا ہوا تھا اور آپ یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ اُمِّيْ حَيْدَرًا ، كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرِ

أُوْفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَةْ

میں وہ ہوں جس کا نام اس کی ماں نے حیدر رکھا ہے جنگل کے شیروں
کی طرح میں بڑا خوفناک ہوں۔ میں ان کو ایک صاع کے بدلے بہت
بڑے پیانے سے ماپ کر دوں گا۔

معزز پیاری بہنو! حضرت سیدنا مولا علی شیر خدا مشکل کشا حیدر کرار رضی اللہ
عنہ نے اپنی شمشیر خارہ گداز کا وار مرحب کے سر پر کیا۔ آپ کی تلوار اس کی فولادی
خود کاٹتی ہوئی اس کے دانتوں تک اتر گئی پھر آپ نے اس کا سر کاٹ کر تن سے
جدا کر دیا اور بارگاہ رسالت میں پیش کیا۔ اللہ کریم جل جلالہ نے حضرت سیدنا
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پر خیبر کو فتح فرما دیا۔

(شرح مسلم جلد ۶ صـ۹۵۲، سیرت حلبیہ جلد ۵ صـ۱۲۸، ضیاء النبی جلد ۴ صـ۲۳۱)

لائق صد احترام بہنو! معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اللہ
اور اس کے رسول کے محبوب ہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ شیر خدا اور
مشکل کشا، حیدر کرار بھی ہیں۔

حضرت علی سے دلی محبت کا ثمرہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں
جو شخص حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ
عنہ سے دلی محبت رکھے اسے اُمت کے تیسرے حصے جتنا ثواب ملے گا
اور جو اُن سے زبان و دل کے ساتھ محبت رکھے اسے دو ثلث کا ثواب عطا
کیا جائے گا اور جو ان سے زبان، دل اور ہاتھ سے محبت رکھے اسے پوری
اُمت جتنا ثواب میسر ہو گا۔

اے لوگو! سن لو مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام کہہ رہے ہیں وہ شخص

سعادت کاملہ سے بہرہ مند ہوگا جو میری ظاہری زندگی میں اور اس کے بعد سیدنا علی سے محبت رکھے گا اور وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو میری ظاہری زندگی اور اس کے بعد علی سے دشمنی رکھے گا۔ (نزہتہ المجالس جلد دوم ص ۶۱۵)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی محبت گناہوں کو ایسے جلا دیتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ اگر تمام لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی محبت کو اختیار کر لیتے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو پیدا ہی نہ فرماتا۔ (نزہتہ المجالس جلد دوم ص ۶۱۶)

یا یوں لیجئے کہ

ہے منکر جہدے دل دے اندر نہیں عشق صدیق ولی دا
اوہ بھی جان ایمان توں خالی جہڑا دشمن عمر جری دا
جنت کدی نہ جاسی جس نوں نہیں پیار عثمان غنی دا
اعظم اوہ بھی وڈا کافر جہڑا نہیں حُب دار علی دا

کون سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

جان نشین رسول علی ــــ دامادِ رسول علی
حق کا امام علی ــــ صحابہ کا پیغام علی
خیبر کا شہسوار علی ــــ عظمتوں کا مینار علی
شیر خدا علی ــــ شمشیر بے نوا علی
حیدر کرار علی ــــ حق کا علمبردار علی
مشکل کشا علی ــــ حاجت روا علی

اس لیے کہ

جہڑا خادم غوث جلی دا، اوہنوں کوئی لتاڑ نئیں سکدا
نام لیوا جہڑا ہند ولی دا اوہنوں کوئی وگاڑ نئیں سکدا
جس گلشن نوں علی وساوے، اوہنوں کوئی اجاڑ نئیں سکدا
اعظم جس تن عشق نبی دا، اوہنوں دوزخ ساڑ نئیں سکدا

لائق صد احترام بہنوں!
حضرت امیر المؤمنین خلیفہ چہارم سیدنا مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ کے متعلق فرمان عالی شان ہے کہ

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ۔ (مشکوٰۃ)

جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہیں۔
دوسرے مقام پر یوں اظہار فرمایا:

اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ (مشکوٰۃ)

علی مجھ سے ہیں میں علی سے ہوں اور وہ ہر مؤمن کے ولی ہیں۔
معزز خواتین اسلام۔ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان و عظمت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرما کر عشاق علی رضی اللہ عنہ کے دلوں کو پر نور فرمایا۔ معلوم ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نائب نبی اور ساری کائنات کے ولی اور مددگار ہیں ـــــ توجہ فرمائیں۔ اس لیے

مؤمنوں کا امیر علی — صحابہ کا سفیر علی
سنیوں کا پیر علی — نبی کی زلفوں کا اسیر علی
ناطق قرآن علی — مؤمنوں کی جان علی
مفسر قرآن علی — حامل قرآن علی

قاری قرآن علی   عامل قرآن علی
متقیوں کا امام علی   مجاہدین کا امام علی
عاشقوں کے دل کا قرار علی   گلشن ولایت کی بہار علی

علامہ محمد صائم رحمۃ اللہ علیہ نے یوں محبت کا اظہار فرمایا :

بغیر حب علی مدعا نہیں ملتا   عبادتوں کا بھی ہرگز صلہ نہیں ملتا
خدا کے بندو سنو غور سے سنو خدا کی قسم   جسے علی نہیں ملتے اسے خدا نہیں ملتا

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی نگاہ کے کمالات

معزز خواتین اسلام! حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جس وقت جنگ صفین میں مشغول تھے آپ کے ساتھیوں کو پانی کی سخت ضرورت پڑی۔ لوگ دائیں بائیں دوڑے لیکن پانی دستیاب نہ ہوا۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی توجہ ایک کنویں سے ہٹالی تو لق و دق صحرا میں ایک کلیسا نظر آیا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کلیسا میں رہنے والے سے پانی کے متعلق پوچھا اس نے کہا! یہاں سے دو فرسنگ کے فاصلے پر پانی موجود ہے سیدنا علی کے ساتھیوں نے کہا! اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ ہمیں اجازت دیجئے شاید ہم اپنی قوت ختم ہونے سے پہلے پانی تک رسائی حاصل کرلیں حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اس کی کیا حاجت ہے؟ پھر آپ نے اپنے خچر کو مغرب کی طرف ایڑ لگائی اور ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہاں سے زمین کھودو ابھی تھوڑی ہی زمین کھودی تھی تو نیچے سے ایک بڑا پتھر نکلا جسے ہٹانے کے لیے کوئی ہتھیار بھی کارگر نہ ہو سکا۔ حضرت امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ پتھر پانی

پر واقع ہے ذرا ہمت کرکے اسے اکھاڑ پھینکو۔ آپ کے ساتھیوں نے ہر چند کوشش کی لیکن اسے اپنی جگہ سے نہ ہلا سکے اس پر مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے خچر سے نیچے تشریف لائے اور اپنی آستین چڑھا کر اپنی انگلیاں اس پتھر کے نیچے رکھ کر زور لگایا۔ اس پتھر کو پانی سے ہٹایا تو نیچے سے نہایت ٹھنڈا میٹھا اور صاف پانی نکل آیا۔ ایسا صاف کہ تمام سفر میں انہوں نے ایسا پانی نہ پیا تھا سب نے پانی پیا اور جتنا چاہا بھر لیا۔ پھر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس پتھر کو اٹھا کر چشمہ پر رکھ دیا اور فرمایا۔ اس پر خاک ڈال دو جب راہب نے ان احوال کا مشاہدہ کیا تو کلیسا سے نیچے اتر کر حضرت سیدنا امیر المؤمنین مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حضور میں حاضر ہوا اور سامنے کھڑا ہو کر عرض کی ؛ کیا آپ پیغمبر و مرسل ہیں ؟

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا؛ نہیں

اس نے پوچھا! کیا آپ کوئی ملک مقرب ہیں ؟

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں

اس نے پوچھا : پھر آپ کون ہیں ؟

حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں وصی پیغمبر مرسل جناب محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔

راہب کہنے لگا: ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تو راہب نے کہا

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط

بعد ازاں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے کہ تم مدت سے اپنے دین پر کاربند تھے اور اب تم ایمان لے آئے ہو؟

اس نے کہا: حضرت امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ!

اس کلیسا کی بنیاد اس پتھر ہٹانے والے کے لیے تھی مجھ سے پہلے کئی راہب یہاں رہتے رہے ہیں کیونکہ ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا تھا اور اپنے علماء سے سنا تھا کہ اس جگہ پر چشمہ ہے اور اس پر ایک پتھر ہے کسی پیغمبر یا وصی پیغمبر کے سوا کوئی اکھاڑ نہ سکے گا جب میں نے دیکھا کہ آپ نے اس پتھر کو اکھاڑ پھینکا ہے تو میری مراد پوری ہو گئی اور مجھے جس چیز کا انتظار تھا وہ مل گئی جب حضرت مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی کے بال تر ہو گئے۔ پھر فرمایا سب تعریف اللہ رب العزت کے لیے ہے کہ میں اس کے ہاں بھولا بسرا نہیں ہوں بلکہ اس کی کتابوں میں میرا ذکر ہے۔ اس کے بعد وہ راہب مولا علی کا ملازم بن گیا اور آپ کے ساتھ اہل شام سے مقابلہ کرتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اسے دفن کیا اس کے لیے دعا مغفرت کی جس وقت بھی اس کا ذکر ہوتا آپ اسے اپنا غلام کہہ کر پکارتے۔ (شواہد النبوت ص ۲۸۸)

محبوب محبوب خدا

معزز خواتین۔ آپ نے سیرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مختلف پہلو پر گفتگو سماعت فرمائی۔ اب آخر میں سیدنا مولا علی شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ عنہ کی محبت و مودت کا تذکرہ سماعت فرمائیں کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساری کائنات سے زیادہ محبوب تھے بلکہ آپ رضی اللہ عنہ محبوب محبوب خدا تھے فرمان عالی شان ہے

سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا۔

اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَقِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُھَا۔

(ترمذی دوم ص ۶۲۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے تھی؟ فرمایا؛ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ۔ پھر پوچھا گیا مردوں میں سے کون زیادہ محبوب تھا ۔ فرمایا ۔ فاطمہ کے خاوند علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

دوسری حدیث میں ہے :

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار آدمیوں سے محبت کا حکم فرمایا اور بتایا کہ میں بھی ان چار سے محبت کرتا ہوں۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ان کے نام بتایئے :

قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

ان میں ایک سیدنا علی المرتضیٰ ہیں۔ (ترمذی جلد دوم ص ۲۱۲)

تیسری حدیث میں ہے :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (پکا ہوا) ایک پرندہ رکھا تھا آپ نے دعا مانگی :

اَللّٰھُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَیْكَ یَاْكُلُ مَعِیْ ھٰذَا الطَّیْرَ فَجَاءَ عَلِیٌّ فَاَكَلَ مَعَہٗ۔

(ترمذی جلد دوم ص ۲۱۳)

یا اللہ! مخلوق میں سے اپنے محبوب ترین شخص کو میرے پاس لا تاکہ وہ میرے ساتھ پرندہ کھائے اتنے میں سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حاضر ہوئے اور انہوں نے نبی پاک کے ساتھ وہ پرندہ کھایا۔
ایک اور حدیث: خیبر کے موقعہ پر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ۔
کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ و رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسول اس کو محبوب رکھتے ہیں۔ (ترمذی جلد دوم ص۲۱۴، مسلم۔ بخاری)
ایک اور مقام پر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو شخص مجھ سے اور ان دونوں سے اور ان کے والدین سے محبت کرے گا۔
کَانَ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ (ترمذی جلد دوم ص۲۱۷)
وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا۔

معزز خواتین اسلام۔ غیور سنی بہنوں۔
آپ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و برکات۔ اخلاق و کردار کے متعلق بڑی محبت و عقیدت سے سماعت فرما رہی تھیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نائب نبی پاک اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب تھے اب ان آیات اور احادیث کو جمع کیا جائے تو معلوم ہوا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کائنات کی ہر چیز کے محبوب ہیں۔ آپ اللہ کریم کے بھی محبوب اور اللہ کے رسول کے بھی محبوب ہیں — آپ فرشتوں کے محبوب — حور و غلمان کے بھی محبوب — صحابہ اکرام کے بھی محبوب — تابعین اور تبع تابعین کے بھی — اولیاء عظام کے بھی محبوب — ائمہ مجتہدین کے بھی محبوب — مفسرین کے بھی محبوب — محدثین کے بھی

محبوب ——— مقربین کے بھی محبوب ——— مکرمین کے بھی محبوب ——— عاشقین کے بھی محبوب ——— ساجدین کے بھی محبوب ——— عابدین کے بھی محبوب ——— عاملین کے بھی محبوب ——— کاملین کے بھی محبوب ———

معزز خواتین توجہ فرمائیں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زمین و زماں کے محبوب
مکین و مکاں کے محبوب
شمس و قمر کے محبوب
شجر و حجر کے محبوب
خشک و تر کے محبوب
برگ و شجر کے محبوب
جن و بشر کے محبوب
سماک و سمک کے محبوب
حور و ملک کے محبوب
افلاک و فلک کے محبوب

الغرض ———

مکے اور مدینہ والوں کے محبوب
عرب و عجم والوں کے محبوب
خاکیوں اور افلاکیوں کے محبوب
عرش و فرش والوں کے محبوب
بلکہ کائنات کے ذرّے ذرّے کے محبوب

ہر ولی کے محبوب	ہر مفسر کے محبوب
ہر مقرر کے محبوب	ہر مجدد کے محبوب
ہر محدث کے محبوب	ہر غوث کے محبوب
ہر قطب کے محبوب	ہر ابدال کے محبوب
ہر اوتاد کے محبوب	ہر جن کے محبوب
ہر بشر کے محبوب	ہر مبشر کے محبوب

تیرے محبوب — میرے محبوب — ہم سب کے محبوب۔ دراصل کہہ دو اللہ کے محبوب اور اللہ کے رسول کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ)

نماز

(بپاسِ خاطر: علامہ محمد منور حسین نقشبندی مجددی)

تسکینِ قلب، راحتِ جاں ہے نماز میں
معراجِ مومنوں کی نہاں ہے نماز میں

جس کو بھرے جہاں میں نہ مل پائے عافیت
اُس کے لئے بھی جائے اماں ہے نماز میں

درجات کا تو ایک زمانہ ہے معترف
کیفیتوں کا ایک جہاں ہے نماز میں

معبود و عبد کی ہے ملاقات کی سبیل
کیا وصلِ باہمی کا سماں ہے نماز میں

اس کے بغیر کیسے ہو جنّت بھلا حصول
پوشیدہ جب کلیدِ جناں ہے نماز میں

فیضاںؔ اگر خوشی کی طلب ہے نماز پڑھ
فرحت برائے غمزدگاں ہے نماز میں

——— پروفیسر فیض رسول فیضاںؔ

عظمت نماز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ٥ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ٥ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ٥

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ٥

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ ٥

معزز اسلامی بہنو! اور لائق صد شفقت بیٹیو! اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) کی حمد و ثنا کے بعد آقائے دو عالم۔ فخر بنی آدم۔ نور مجسم۔ شفیع معظم۔ روف الرحیم نبی کریم رحمت کائنات۔ برکت کائنات۔ عزت کائنات۔ رفعت کائنات۔ حیات کائنات۔ انعام کائنات۔ اکرام کائنات۔ نبیوں کے سردار۔ رسولوں کے تاجدار اللہ کے یار۔ نورالانوار۔ نبیٔ مختار۔ آمنہ کے لال۔ صاحب شرف و کمال۔ پیکر حسن و جمال احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس نواز میں با آواز بلند درود و سلام کے پھول نچھاور فرمائیں:

لے چل کدی خدایا سرکار دے بُوہے تے
میں وی سناواں دُکھڑے غمخوار دے بُوہے تے

اکھیاں دے نال چل کے جتھے جاندا اے زمانہ
رُوح الامین بنیا جیہدے عشق دا نشانہ
بن سنتری کھلوتا سردار دے بوُہے تے
لے چل کدی خدایا سرکار دے بوُہے تے
کعبے پچوں ہو کے جاؤں سرکار دے دوالے
پرنالہ کعبے والا کردا پیا اشارے
رل دی اے بھیک جا کے دلدار دے بوُہے تے
لے چل کدی خدایا سرکار دے بوُہے تے

عظیم ماؤں بہنوں بیٹیو!
آج کے اس عظیم الشان سالانہ جلسہ چادر فضیلت کی دوسری نشست پر خطاب فرمانے کے لیے حاضر خدمت ہوئی ہوں میرا آج کا عظیم الشان موضوع اللہ کی عبادت ہے اور سب سے بہترین عبادت کرنے کا طریقہ پانچ وقت کی نماز ادا کرنا ہے کیونکہ ہر مسلمان پر ہر حال میں نماز فرض ہے اور کسی بھی حال میں نماز معاف نہیں ہے۔ بلکہ نماز

عورت ہو یا مرد ـــــ چھوٹا ہو یا بڑا
غریب ہو یا امیر ـــــ گورا ہو یا کالا
عالم ہو یا جاہل ـــــ عامل ہو یا کامل
مقیم ہو یا مسافر ـــــ وزیر ہو یا مشیر
محدث ہو یا مفسر ـــــ ولی ہو یا قطب
صحابی ہو یا تابعی ـــــ نبی ہو یا رسول

الغرض ـــــ ہر مسلمان پر دن میں پانچ وقت کی نماز فرض عین ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے اور کوئی بغیر کسی شرعی عذر کے نہ ادا کرے وہ فاسق ہے۔

بچے کو نماز کا حکم

اسی لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَآءُ عَشْرٍ۔

اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جبکہ وہ سات سال کے ہو جائیں اور اس پر انہیں مارو جبکہ وہ دس سال کے ہو جائیں۔

(ترمذی جلد ۱ صفحہ ۲۶، ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۲۲۴ فرید بک سٹال)

اسلامی بہنو! بچیوں کو نماز کی تعلیم کا فریضہ بھی عورتوں نے ہی ادا کرنا ہے کیونکہ بچے کی پہلی درس گاہ ماں کی گود ہوتی ہے اسی لیے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کی ترغیب دو اور ان کا دل نماز کی طرف مائل کرو اگر ماں کی شفقت ومحبت اور لاڈ و پیار سے بچے پر کوئی اثر نہ ہو تو پھر مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک میں رحمۃ للعالمین ہوں جب نماز کا معاملہ آجائے دس سال کے بچے کو مار کر نماز پڑھاؤ تاکہ وہ پابند صوم وصلوٰۃ ہو جائے تو اگر وہ نمازی بن گیا تو والدین کے لیے نجات کا باعث ہوگا۔

پیاری اسلامی بہنو! آپ نماز کی عظمت کا اندازہ ان احادیث سے لگا سکتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ۔ نماز دین کا ستون ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ نماز اہل ایمان کی معراج ہے۔
اَلصَّلٰوۃُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ۔ نماز جنّت کی کنجی ہے۔

عظمت نماز

محترم بہنو! اگر انسان نماز کو صحیح وقت پر ادا کرے تو اللہ کیا کیا عظمتیں عطا فرماتا ہے۔ ذرا توجہ فرمائیں۔

نماز باعث برکت ہے ـــــ نماز باعث عظمت ہے
نماز باعث عزت ہے ـــــ نماز باعث رفعت ہے
نماز باعث راحت ہے ـــــ نماز باعث نجات ہے
نماز باعث شفاعت ہے ـــــ نماز باعث شفقت ہے
نماز باعث عبادت ہے ـــــ نماز باعث ریاضت ہے
نماز باعث شفا ہے ـــــ نماز باعث بقا ہے
نماز باعث نور ہے ـــــ نماز باعث سکون ہے
نماز باعث رضائے مصطفیٰ ہے ـــــ نماز باعث رضائے الٰہی ہے

بلکہ نماز میں دیدار خدا (جل جلالہ) ہے۔

بقول شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

اذاں ازل سے تیرے عشق کا ترانہ بنی
نماز ترے دیدار کا بہانہ بنی

نماز نور اور نجات ہے

لائق صد افتخار بیٹیو اور بہنو! حضور اکرم نور مجسم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر فرمایا کہ جو اس کی پابندی کرے گا

كَانَتْ لَهُ نُوْرًا۔ نماز اس کے لیے نور ہے

وَبُرْهَانًا۔ اور نماز اس کے لیے برہان ہے۔

وَنَجَاۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ اور نماز اس کے لیے قیامت کے دن نجات ہے

نمازی کو خوشخبری سنا کر فرمایا کہ اگر وہ اس نماز کی حفاظت نہیں کرے گا تو

وَلَا یَکُنْ لَہٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْھَانًا وَّلَا نَجَاۃً۔

اس کے لیے نہ نور ہوگی نہ دلیل نہ نجات

معزز خواتین۔ کتنی عظمت و رفعت ہے نماز میں نمازی کے لیے نماز نور بن گئی کبھی نماز دلیل بن گئی کبھی نماز نجات یہ ساری عظمتیں رفعتیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں اللہ نے عطا فرمائیں۔ اگر مسلمان مرد ہو یا عورت نماز کی پابندی نہیں کریں گے تو ان کے لیے سخت وعید سنائی ہے میرے آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

وَکَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَ اُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ۔

(احمد۔ والدارمی۔ والبیہقی۔ فی شعیب الایمان)

اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سماعت فرمایا کہ بے نماز کا حشر کن لوگوں میں ہوگا بے نماز کا حشر قارون کے ساتھ۔ ہامان کے ساتھ۔ فرعون کے ساتھ ابی بن خلف کے ساتھ اور جو عورت یا مرد پابندی کے ساتھ نماز ادا کیا کرے گی ان کا حشر نیک لوگوں کے ساتھ ہوگا۔

اسلامی بہنو! ذرا توجہ فرمائیں:

نمازی کا حشر نبیین کے ساتھ ہو گا
نمازی کا حشر مرسلین کے ساتھ ہو گا
نمازی کا حشر صادقین کے ساتھ ہو گا
نمازی کا حشر عادلین کے ساتھ ہوگا
نمازی کا حشر کاملین کے ساتھ ہوگا
نمازی کا حشر صالحین کے ساتھ ہوگا
نمازی کا حشر صابرین کے ساتھ ہوگا
نمازی کا حشر زاہدین کے ساتھ ہوگا
نمازی کا حشر عارفین کے ساتھ ہوگا
نمازی کا حشر عابدین کے ساتھ ہوگا
نمازی کا حشر واصلین کے ساتھ ہوگا
نمازی کا حشر عاشقین کے ساتھ ہوگا
نمازی کا حشر مقربین کے ساتھ ہوگا
نمازی کا حشر مفسرین کے ساتھ ہوگا

پیارا عمل نماز

محتشم خواتین۔ اللہ کریم (جل جلالہ) کے نزدیک سب سے پیارا عمل نماز ہے کسی نے حضور اکرم نور مجسم روف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اللہ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پیارا ہے۔

قَالَ الصَّلٰوۃُ لِوَقْتِھَا۔ فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا۔

صحابی رسول نے پھر عرض کیا پھر کون سا۔

قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ۔ ماں باپ سے بھلائی کرنا۔

صحابی رسول نے پھر عرض کیا پھر کون سا۔
حضور علیہ السلام نے فرمایا :
اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔
اسلامی بہنو! ۔ لائق صد عزت بیٹیو!
معلوم ہوا کہ ایمان کے بعد سب سے افضل عمل نماز ہے کیوں نہ ہو کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے متعلق ہی سوال ہو گا اگر نمازوں میں کامیاب ہو گئے تو پھر سارے اعمال میں کامیابی ہو جائے گی اگر اس میں ناکام ہو گئے تو پھر بڑی مشکل میں پھنس جائیں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا :
اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ ط (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۲۶۴)
قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہو گا وہ نماز ہے اگر یہ صحیح ہوا تو کامیابی اور نجات ہے اور یہ ٹھیک نہ ہوا تو ناکام ہوا اور نقصان اٹھایا اگر فرض نماز میں کچھ کمی رہ گئی تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کیا میرے بندے کے پاس کوئی نفل ہے پھر اس سے فرض کی کمی پوری کی جائے گی پھر تمام اعمال کا یہی حال ہو گا۔
اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ انسان کے پاس نفلی عبادتوں کا بھی ذخیرہ ہونا چاہیئے کہ اگر فرضوں میں کچھ کوتاہی ہو تو نفل نماز سے پورا ہو جائے۔ اگر نفل بھی نہ ہوئے تو پھر کیا بنے گا اسی لیے آج وقت ہے کہ زیادہ سے زیادہ نماز ادا کیا کرو اگر نماز نہ ادا کی تو اس کی سخت سزا ہے بلکہ آج کی عورت تو نماز اس لیے بھی نہیں پڑھتی کہ گھر کے کام

کاج بہت ہوتے ہیں بچیوں کی بہت سی مصروفیت ہوتی ہے یہ کوئی عذر نہیں ہے
آپ یئے فرمان عالی شان سماعت فرمائیں اور اپنی آخرت کو سنوارنے کے لیے کچھ
عبرت حاصل کریں حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن
عدالت خداوندی میں ایک بے نمازی عورت کو حاضر کیا جائے گا اس سے اپنی
نمازوں کے متعلق پوچھا جائے گا کہ تو نے دنیا میں نماز کیوں نہیں پڑھی کیا وجہ تھی؟
بے نمازی عورت عذر کو سامنے رکھتے ہوئی عرض کرے گی کہ یا اللہ (جل جلالک) مجھے
اپنے گھر کے کام اور خاوند کی خدمت کرنے سے فرصت ہی نہیں ملتی تھی، اور اپنے
شوہر کی بدمزاجی اور غصّہ سے مجھے خوف تھا اور بچوں کو اسکول بھیجتے کھانا کھلانے
تعلیم و تربیت دینے کی وجہ سے مجھ سے یہ فریضہ ادا نہ ہوسکا غرض دنیا بھر کے
تمام عذر سامنے رکھے گی۔ اس وقت بحکم خدا فرعون کی زوجہ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا
کو بلایا جائے گا اور حضرت آسیہ کے سامنے اس بے نماز عورت سے پوچھا جائے
گا کہ دیکھ تیرا شوہر زیادہ ظالم و بداخلاق تھا یا حضرت آسیہ کا شوہر فرعون یہ سن
کر وہ بے نمازی عورت عرض کرے گی یا اللہ (جل شانہ) فرعون سے بڑا ظالم اور
بداخلاق اور کوئی نہ تھا عورت کے اس بیان پر ارشاد باری ہو گا کہ دیکھ ! حضرت
آسیہ ایسے ظالم و جابر اور گنہگار شخص کی بیوی تھی اس کے باوجود وہ کیسی عبادت و
ریاضت گزار عورت تھی اور میری یاد سے ایک لمحہ کے لیے بھی غافل نہ تھی اگر کسی
شوہر کا ظلم اور بدمزاجی اور دنیاداری کسی عورت کو نماز سے روکتی تو آسیہ کو ضرور
روکتی لہٰذا اے بے نمازی عورت ! شوہر کا عذر غلط ہے تو خود ہی دین سے غافل
اور دور تھی۔ دین کی باتوں سے تجھے کوئی دلچسپی نہ تھی تو دن رات واہیات باتوں اور
گانوں اور ٹی وی وسینما بینی میں گزار دیتی تھی نہ تجھے اپنے شوہر کے حقوق میرے

حقوق سے زیادہ پیارے تھے تیرے دل و دماغ میں شوہر کا خوف تھا میری سزا کا خوف نہ تھا اس لیے تو نے میرے احکام کی تعمیل میں کوتاہی کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے سرکشی کی آج میری سزا کا ذرا اندازہ لگا لے اس کے بعد رب العالمین فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس بے نمازی عورت کو جہنم میں ڈال دو۔

(تفسیر روح المعانی و تفسیر روح البیان)

معزز اسلامی بہنو! کتنی سخت سزا ہے بے نماز عورت کی! دنیا کا ہر کام چھوڑ کر اللہ کی عبادت یعنی نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دو ورنہ آخرت میں کیا جواب جرم دو گی۔ وقت کی قدر کرو کیونکہ اللہ کریم جل جلالہ نے عورت و مرد کو تخلیق ہی اس لیے کیا کہ اس کی عبادت کی جائے۔

عبادت کا حکم: ارشاد ربانی ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ٥ (پ۲۶)

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو فقط اس لیے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔

معلوم ہوا کہ انسان کی تخلیق کا مقصد وحید ہی عبادت رب العالمین ہے عبادت الٰہی کا بہترین طریقہ نماز کی ادائیگی ہے جو عورت نماز نہیں ادا کرتی وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتی۔ تو اس کا نافرمان لوگوں میں شمار ہو گا اللہ کے نافرمان کے لیے جہنم ہے۔ کیونکہ نماز ادا کرنا مومن کا کام اور نماز ادا نہ کرنا کافر کا کام ہے۔

کافر اور مومن میں فرق حضور اکرم نور مجسم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالی شان تمام مومنین اور مومنات کے لیے۔

بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔ (احمد و مسلم)

کہ نماز چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملا دیتا ہے۔

بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ اِلَّا تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔

کہ بندہ اور کفر کو ملانے والی چیز صرف نماز کو چھوڑنا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔

بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے (ترمذی)

پیاری اسلامی بہنو! لائق صد افتخار بیٹیو!

آپ نے اپنے محبوب کریم۔ روف الرحیم آمنہ کے لال۔ پیکر حسن وجمال۔ صاحب شرف وکمال۔ اللہ کے دلدار۔ نبیوں کے سردار۔ اُمت کے غم خوار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان عالی شان کو سماعت فرمایا کہ بے نماز کے متعلق کتنی سخت وعید ہے اگر اب بھی کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمتی بھی ہو اور پھر بھی نماز کی پابندی نہ کرے گی تو پھر آخرت میں اپنے انجام سے باخبر رہے کیونکہ بے نمازی کی نحوست بہت بڑی ہے۔

بے نمازی عورت اور مرد کا انجام

معزز خواتین اب آخر میں ایک ایسا واقعہ سماعت فرمایئے کہ جس سے یہ پتہ چلے گا کہ بے نمازی کی نحوست کتنی بڑی ہے بنی اسرائیل میں ایک عورت حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ اے موسیٰ علیہ السلام مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ صادر ہو گیا ہے اور میں اس گناہ کبیرہ سے توبہ و استغفار بھی کر چکی ہوں مگر پھر بھی آپ اللہ (عزوجل) کے نبی ہیں اس لیے میرے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں، مجھے قوی امید ہے کہ آپ کی دعا سے رحمٰن ورحیم کی رحمت ضرور جوش میں آئے گی۔ اور گناہ گار عورت کی توبہ بھی قبول ہو جائے گی عورت کی یہ التجا سن کر موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے اللہ (عزوجل) کی بندی

آخر وہ کونسا جرم ہے جس کی وجہ سے تو اتنی پریشان ہے، اور توبہ کی قبولیت کے لیے ایسی بھاگی بھاگی پھر رہی ہے۔ یہ سن کر اس عورت نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ! اول تو حرام کام ہوا۔ پھر اس قبیح حرکت سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ میں نے اپنی عفت و عزت کے بقا کی خاطر اس معصوم بچہ کو بھی قتل کر دیا تاکہ اپنی عزت پر کوئی دھبہ نہ آنے پائے، پس یہ جرم عظیم مجھ سے صادر ہو گیا ہے جس کی وجہ سے میں بے حد پریشان ہوں۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام جلالی تھے ہی چنانچہ عورت کا یہ بیان سن کر بہت ہی غصہ ہوئے اور نہایت ہی غیظ و غضب سے فرمایا کہ اے ذلیل بے شرم میرے سامنے سے دُور ہو جا کہیں تیری وجہ سے ہم بھی غارت نہ ہو جائیں وہ بدکار عورت موسیٰ علیہ السلام کی یہ باتیں سُن کر اور غصّہ کا یہ عالم دیکھ کر بالکل ناامید ہو کر واپس چلی گئی۔ اور روتی پیٹتی گھر پر آئی۔ اُدھر حضرت جبرائیل امین کو رب العالمین (عزوجل) نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا، حضرت جبرائیل علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کے بعد دریافت کیا کہ اے موسیٰ علیہ السلام اللہ پاک جل جلالہ آپ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ آپ کے نزدیک اس عورت سے بھی زیادہ بدتر۔ بدکار۔ اور گنہگار دنیا میں کوئی اور عورت ہے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے فرمایا بھلا اس عورت سے زیادہ کوئی گندی اور بُری عورت اور اس فعل سے زیادہ کوئی گندہ اور برا فعل ہو سکتا ہے؟ اس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام آپ کا خیال محض خیال خام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے مجھے یہ حکم دے کر بھیجا ہے کہ جاؤ موسیٰ علیہ السلام سے کہہ دو کہ اللہ کی نگاہ میں اس عورت سے زیادہ بدکار و ذلیل اور گنہگار وہ مرد و عورت ہے جو جان بوجھ کر ایک وقت کی نماز چھوڑ دے۔

پیاری اسلامی بہنو!

آپ نے بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت کا واقعہ سُنا اور سوچ رہی ہوں گی بے نماز کا انجام کتنا بُرا ہے دنیا اور آخرت میں اس کو کس قدر عذاب برداشت کرنا پڑے گا۔ یہ زندگی چند روزہ ہے اس فانی دنیا سے ایک دن سب نے چلے جانا ہے مگر حقیقی زندگی آخرت کی ہے اگر ہم اللہ عزوجل اور اس کے پیارے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ازواجِ مطہرات کی زندگی کو مشعل راہ بنا کر زندگی گزاریں گی تو دنیا میں سکون اور قبر میں راحت اور میدان محشر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت عظمیٰ کی خوشخبری اور ازواجِ مطہرات کا قرب مل سکتا ہے۔

شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال رحمہ اللہ نے یوں ترجمانی فرمائی ہے:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنّت بھی جہنّم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ

عظمت نماز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ○ وَرَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۙ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ (البقرۃ: ۲۷۷)

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ ۙ

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ۙ

لائق صد احترام ماؤں بہنو!

اللہ کریم (جل جلالہ) کی حمد و ثناء کے بعد آقائے دو عالم نور مجسم فخر بنی آدم سرکار دو عالم امام الانبیاء شب اسراء کے دولہا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تمام خواتین با آواز بلند ادب احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے میرے ساتھ مل کر ذرا ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حصہ لیجئے۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

نہیں کچھ عروج کی انتہا   تو ہی ابتدا تو ہی انتہا
نہیں تجھ سا کوئی بھی دوسرا   نہ جدا خدا سے نہ تو خدا

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ
كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

میری پیاری بہنوں بیٹیو! ۔ اور لائق صد افتخار خواتین اسلام

آج کا یہ عظیم الشان اور فقید المثال ماہانہ تبلیغی اجتماع جامعہ ہذا میں پرنسپل معلمہ ۔ مکرمہ ۔ منورہ ۔ حافظہ ۔ محترمہ صاحبزادی طیبہ مجددی کی زیر صدارت منعقدہ ہو رہا ہے مجھ سے قبل نعت خواں اور معلمات بیان فرما چکی ہیں مجھ ناچیز کو عظمت نماز کے عظیم الشان موضوع پر بیان کرنے کا حکم دیا گیا ہے اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ حق بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو عمل کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔

محترم خواتین! لفظ نماز چار حروف کا مجموعہ ہے:

پہلا حرف ن ۔ دوسرا م ۔ تیسرا الف ۔ چوتھا ۔ ز

نؔ سے مراد ۔ اللہ کا نور   مؔ سے مراد ۔ اللہ کی محبت
الفؔ سے مراد ۔ اللہ کی الفت   زؔ سے مراد ۔ اللہ کی

معزز اسلامی بہنو!

معلوم ہوا کہ جو مرد یا عورت اللہ کی رضا کے لیے نماز کو پابندی سے ادا کرے گا اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف سے اس کو چار انعامات دیئے جائیں گے:

پہلا انعام معرفت کا نور ملے گا

دوسرا انعام اللہ کی محبت ملے گی

تیسرا انعام اللہ کی الفت ملے گی

چوتھا انعام بندہ اللہ کی زیارت کرے گا۔

بلکہ جو بھی بندہ پُرخلوص طریقہ سے خضوع و خشوع سے نماز ادا کرے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

اس کے چہرے پر نور آ جائے گا

اس کی آنکھوں میں حیا آ جائے گی

اس کے دل میں معرفت آ جائے گی

اس کی زبان پر ذکرِ الٰہی آ جائے گی

اس کی قبر روشنی سے پُر نور ہو جائے گی

محشر کے دن اس کو سکون آ جائے گا

پل صراط پر بجلی کی طرح گزر جائے گا

عظمت نماز محتشم خواتین۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلصَّلٰوۃُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانِ مُکَفِّرَاتٌ لِّمَا بَیْنَھُنَّ اِذَا اجْتَنَبْتِ الْکَبَائِرَ۔ (مسلم شریف)

پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک درمیان کے گناہ مٹانے والی ہیں جب تک کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔

دوسرے مقام پر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

يَقُوْلُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ۔

(ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۲۰۴، النسائی)

پانچ نمازوں کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے جو ان کے لیے اچھی طرح وضو کرے انہیں وقت پر پڑھے اور ان کے اندر رکوع و خشوع اچھی طرح کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس سے وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرمائے گا اور جو ایسا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں ہے لہٰذا چاہے تو اسے بخش دے اور چاہے عذاب دے۔

لائق صد احترام خواتین۔ اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معلوم ہوا کہ ہر مرد اور عورت پر پانچ نمازیں فرض ہیں اور جو نماز کے آداب اور طہارت کے ساتھ قیام۔ رکوع سجود خشوع اور خضوع کے ساتھ ادا کرے گا اس کی نماز اس کے لیے ذریعہ نجات بن جائے گی اور جو نماز کے آداب و احترام۔ قیام رکوع سجود اور خشوع اور خضوع کا خیال نہیں رکھتا نماز اس کے لیے ذریعہ نجات نہیں بلکہ وبال

جان بنے گی۔

برکات نماز میری اسلامی بیٹیو اور بہنو! اب نماز کی برکات پر حضور کا فرمان عالی شان سماعت فرمائیں :

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتے درختوں پر سے گر رہے تھے آپ نے ایک درخت کی ٹہنی ہاتھ میں لی اس کے پتے اور بھی گرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

اے ابوذر رضی اللہ عنہ مسلمان بندہ (یا عورت) جب اخلاص سے اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے درخت سے گر رہے ہیں۔

معزز خواتین : سردی کے موسم میں درختوں کے پتے ایسی کثرت سے گرتے ہیں کہ بعض درختوں پر ایک پتہ بھی نہیں رہتا بلکہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا کہ نماز کی قبولیت کے لیے اخلاص کا ہونا ضروری ہے اگر اخلاص نہیں تو نماز قبولیت کے درجہ کو نہیں پہنچتی۔

رفعت نماز لائق صد احترام بہنو اور بیٹیو! اللہ کریم (جل جلالہ) نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو بخشش کا بہانہ بنایا اور نماز کی ادائیگی پر ہم کو گناہوں سے آزادی کا پروانہ عطا فرمایا حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازہ پر ایک نہر جاری ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرتا ہو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا۔ صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ

عنہم نے عرض کیا کہ کچھ بھی باقی نہیں رہے گا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:
فَکَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰہُ بِهِنَّ الْخَطَایَا۔
(بخاری۔ مسلم۔ ترمذی)
"کہ یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے گناہ مٹاتا ہے۔"

عظمت نماز اور حکم قرآن

ارشاد ربانی ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ (پ۳ البقرۃ ۲۷۷)

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور کرتے رہے اچھے عمل اور صحیح صحیح ادا کرتے رہے نماز کو اور دیتے رہے زکوٰۃ کو ان کے لیے ان کا اجر ہے ان کے رب کے پاس نہ کوئی خوف ہے انھیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (ترجمہ جمال القرآن)

معزز خواتین۔ اللہ نے ان آیات بینات میں اہل ایمان کی چند نشانیاں بتائی ہیں
پہلی یہ کہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں گے
دوسری یہ کہ صحیح صحیح آداب نماز کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں
تیسری یہ کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں
چوتھی یہ کہ انہیں نہ تو دنیا کا کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ آخرت میں غمگین ہوں گے۔

عظمت مرد اور عورت

دوسرے مقام پر نمازی مرد اور عورت کی عظمت و

رفعت بیان کرتے ہوئے اللہ خالق کائنات نے یوں ترجمانی فرمائی۔

إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ	بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں
وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	مومن مرد اور مومن عورتیں
وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ ط	فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں
وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ	سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں
وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ	صابر مرد اور صابر عورتیں
وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ	عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں
وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ	خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں
وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ	روزدار مرد اور روزہ دار عورتیں
وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ	اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والے مرد اور
وَالْحٰفِظٰتِ ط	حفاظت کرنے والیاں عورتیں
وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا	اور کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والے اور
وَالذّٰكِرٰتِ ط	یاد کرنے والیاں
أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ	تیار کر رکھا ہے اللہ نے ان سب کے
أَجْرًا عَظِيْمًا ٥ (پ۲۲ الاحزاب ۳۵)	لیے مغفرت اور اجرِ عظیم

اسلامی بہنو! اور بیٹیو!

یہ اُمت مصطفیٰ کا ذکر خیر قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کتنے اعلیٰ انداز میں بیان فرمایا کہ اُمت کے کردار اور افکار اور نظریات۔ اعمال کیسے ہونے چاہئیں اللہ کریم اُمت محمدیہ علٰی صاحبہا افضل الصلوٰۃ واجمل التحیۃ کے ہر مرد اور ہر عورت کو ان صفات عالیہ سے متصف اور اخلاقی اور عملی لحاظ سے اس مقام رفیع پر فائز دیکھنا

چاہتا ہے۔ یہاں حکم صورت میں ان صفات کو ذکر نہیں کیا کہ یوں کرو اور ایسے بنو
بلکہ حکایۃً بتایا گیا کہ اسلام کو قبول کرنے والے مرد اور عورتیں ایسی ہوا کرتی ہیں
معزز خواتین: مُسْلِمِیْنَ اور مُسْلِمٰتِ - یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سر جھکا دینے والے، اپنے ہر کام کو اپنے رب کریم
کے سپرد کر دینے والے، سراپا اطاعت فرمانبرداری کا اعلیٰ مقام اور پیکرانِ تسلیم و رضا
مُؤْمِنِیْنَ اور مُؤْمِنٰتِ یعنی دین مصطفیٰ کے ہر حکم کی صداقت اور سچائی کو
دل سے ماننے والے، ان کے عمل اور اعتقاد میں تضاد کی بو تک نہیں جس ضابطہ
حیات کے مطابق وہ زندگی بسر کر رہے ہیں دل کی گہرائی سے وہ اس کی عظمت
اور افادیت کے قائل ہیں ان کے ہاں کسی ذہنی کشمکش کا نام و نشان تک نہیں اس
اُمت کے مرد ہوں یا عورتیں ان کا عقیدہ بھی ایک ہے اور ان کا عمل بھی یکساں۔
وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وہ ہمیشہ اللہ کی عبادت میں لگے رہتے ہیں۔ ایسا نہیں
کہ جی میں آیا تو دست بستہ حاضر ہو گئے اور جی نہ چاہا تو ہفتوں غیر حاضر رہے۔
قنوت ایسی اطاعت کو کہتے ہیں جس میں نافرمانی کی آمیزش نہ ہو۔
وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وہ قول میں بھی سچے ہیں اور عمل میں بھی کھرے
ہیں نہ ان کی زبان پر ایسی بات آتی ہے جس میں کذب بیانی سے کام لیا گیا ہو اور نہ
ان کے عمل میں کھوٹ پن کی ملاوٹ پائی جاتی ہے۔
وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ جس راہ کو انہوں نے حق یقین کر لیا ہے اور
جو منزل انہوں نے اپنے لیے مقرر کی ہے اس کی طرف ثابت قدمی سے بڑھے
چلے جا رہے ہیں راہ میں پیش آنے والی مشکلات نہ انہیں ہراساں کر سکتی ہیں اور
نہ منزل سے رُخ موڑنے پر مجبور کر سکتی ہیں۔ نہ وہ نیک اعمال میں سستی کرتے ہیں

اور نہ اپنا دامن گناہوں سے آلودہ ہونے دیتے ہیں وہ بڑی سختی سے اپنے طے کیے ہوئے لائحہ عمل پر کاربند ہیں اور بڑے ذوق شوق سے اپنی منزل کی طرف رواں ہیں۔

وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اس کے باوجود غرور و نخوت کی انہیں ہوا تک نہیں لگی۔ عجز و انکساران کا شیوہ ہے جلوت و خلوت میں یہی اُن کا شعار۔

وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے رہتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے اور صدقات دینے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیتے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال سے اس کی راہ میں خرچ کرنا اپنے لیے باعث سعادت تصور کرتے ہیں۔

وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں یعنی فرضی روزے بھی رکھتے ہیں اور نفلی روزے رکھنے کا شوق بھی دامن گیر رہتا ہے۔

وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں۔

اپنے دامن عصمت کو آلودہ نہیں ہونے دیتے جذبات کتنے شدید ہوں۔ ماحول کتنا رومان انگیز ہو یہ اپنے رب کی حکم عدولی کی جرات نہیں کرتے۔

وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اور کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والیاں۔

پیاری اسلامی بہنوں۔ آخر میں سب سے اہم اور جامع صفت کا ذکر فرما دیا وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد کا شوق کبھی مدہم نہیں

پڑتا سوتے جاگتے۔ اٹھتے بیٹھتے لین دین کرتے ہوئے ہل چلاتے ہوئے۔ دفتر میں اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے غرضیکہ زندگی کی ہر ضرورت کو پورا کرتے ہوئے وہ اپنے رب کی یاد میں کوشاں رہتے ہیں۔ (ضیاء القرآن جلد ۴ ص ۵۸)

آخر میں اللہ کریم نے اپنے انعام واکرام کا وعدہ فرمایا کہ اے ہر وقت مجھ کو یاد کرنے والو! اور والیو! میں نے تمہارے لیے تیار کر رکھا ہے مغفرت اور اجر عظیم

معزز خواتین۔ آپ نے سماعت فرمایا کہ اللہ کریم جل جلالہ نے مؤمنین اور مؤمنات کی عظمت و شان کیسے پیارے انداز میں بیان فرمائی۔ آیئے اب میں آپ کو عظمت نماز کے متعلق بیان فرماتی ہوں ذرا توجہ سے سماعت فرمائیں خالق کائنات جل جلالہ نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید و فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:

وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۔ (پ ۱۶ ۔ ع ۱۰)

اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔

دوسرے مقام پر خالق کائنات جل جلالہ نے عظمت نماز اس طرح بیان فرمائی:

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ط

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود بھی اس پر کاربند ہو جا۔

پیاری اسلامی بہنو!

ان آیات میں اللہ خالق کائنات نے نماز کا حکم دیا بلکہ فرمایا کہ پہلے خود نماز کو ادا کر اور پھر اپنے گھر والوں کو بھی اس کا حکم دے اسی میں تمہاری کامیابی ہے ماں باپ بہنیں۔ بھائی اولاد اور خود بھی وقت کے مطابق اللہ کو راضی کرنے کے لیے نماز ادا کرو۔ کیونکہ ماں اولاد کی بہت اچھی تربیت کر سکتی ہے اسی لیے

آمنہ کے لال پیکرِ حسن و جمال صاحب شرف و کمال۔ اللہ کے دلدار۔ نبیوں کے تاجدار رسولوں کے شہکار۔ اُمت کے غم خوار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم دو اور دس برس کے ہو جائیں تو مار کے پڑھاؤ۔ (ابوداؤد شریف)

دوسرے مقام پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم روف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان جہنم میں جائے گا (اللہ تعالیٰ پناہ دے) اس کے پورے بدن کو آگ لگ جائے گی سوائے اعضائے وضو کے اللہ تعالیٰ نے ان کا کھانا آگ پر حرام کر دیا ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ شریف)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے۔ (صحیح مسلم شریف)

منیۃ المصلی میں ہے کہ ہر شئے کے لیے ایک علامت ہوتی ہے ایمان کی علامت نماز ہے۔ (بہار شریعت ص۵ جلد ۳)

برکات نماز

پیاری اسلامی بہنو! نماز کے فضائل و برکات بہت زیادہ ہیں بلکہ نماز ایسی عبادت ہے کہ نماز روک لیتی ہے ہر قسم کی برائی سے ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط (پ۲۱ ع۱)

بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔

آیئے پھر دیکھیں کہ کیسے روکتی ہے نماز برائی سے حضرت عبدالرحمان صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نزہۃ المجالس جلد اول ص۷۶ پر تحریر فرمایا ایک شخص ایک عورت پر عاشق ہو گیا اور ہر وقت شب و روز اس عورت کے دیدار کے شوق

میں بیقرار رہنے لگا آخر یہ جدائی برداشت نہ کر سکا تو ہمت کرکے اس نے ایک خط لکھا اور اپنے محبت و پیار اور عشق کا اظہار کرتے ہوئے اپنے دیدار کروانے کی التجا کی وہ خاتون نہایت ہی شریف اور پرہیزگاری کی پیکر تھی بلکہ اس کا شوہر نامدار ایک بہت ہی بڑا عالم دین اور امام مسجد تھا وہ عورت میک اپ کرکے تعلیم یافتہ جاہل اور بے حیا عورتوں کی طرح گلیوں اور بازاروں میں بے پردہ پھرنے والیوں میں سے نہ تھی اور نہ اس نے کبھی کسی غیر مرد کے ساتھ ہنس ہنس کر بے تکلفی کے ساتھ بات چیت کی تھی کیوں کہ اس کو معلوم تھا کہ کسی غیر مرد کے ساتھ بے تکلف ہونا۔ بلکہ اس کے سامنے بے پردہ آنا جانا یہ سب گناہ ہے اور اس کی دنیا و آخرت میں بڑی سخت سزا ہے اور اس قسم کی حرکت کوئی غیرت مند خاتون کرتی ہی نہیں بلکہ سوچ بھی نہیں سکتی)

پیاری اسلامی بہنو!

چنانچہ وہ اپنے زبردستی کے عاشق کا خط پڑھ کر پریشان ہوگئی چونکہ شادی شدہ بھی تھی اور اسے اپنے شوہر نامدار کے حقوق کی بھی خبر تھی کہ شوہر کی نافرمانی سے دنیا و آخرت میں تباہی اور بربادی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ لہٰذا کچھ سوچ سمجھ کر اس نے وہ خط اپنے شوہر نامدار کی خدمت میں پیش کردیا۔

اُس کا شوہر نہایت ہی پرہیزگار ہونے کے ساتھ ساتھ عقلمند بھی تھا احمقوں اور بے شرموں کی طرح کبھی اس نے اپنی بیگم صاحبہ کو فیشن کرا کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر بازاروں یا تفریح گاہوں میں لے جا کر اپنی عقل و آبرو کا نیلام نہیں کیا تھا بازاروں میں اپنی بیوی کے حسن و جمال کا مظاہرہ کرا کے بے شرموں اور بے حیاؤں کی فہرست میں شامل نہیں ہوا تھا اس نے اپنی زوجہ کو خوف خدا اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم اور پردہ شرعی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اس پر محبت سے عمل بھی کروایا تھا اس کی بیوی کامل مومنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ اور سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سیرت کا کامل نمونہ تھی اسی وجہ سے اسے اپنی زوجہ محترمہ پر مکمل اعتماد تھا دونوں ایک دوسرے سے پیار و محبت سے زندگی گزار رہے تھے۔ لہٰذا اس نے اپنی زوجہ محترمہ کے ذریعہ اس کو ایک پیغام بھیجا کہ فلاں مسجد میں تم فلاں امام کے پیچھے متواتر چالیس روز پانچوں وقت باجماعت نماز ادا کرو پھر آگے دیکھا جائے گا ـــــ الغرض عاشق تھا اس نے شرط منظور کر لی اور پابندی سے نماز باجماعت شروع کر دی جوں جوں دن گزرتے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق نماز کی برکتوں سے اس کے دل کے حالات بدلتے گئے جب چالیس دن گزر گئے تو اس کے دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ جہاں غیر کی محبت تھی وہاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا چراغ جل اٹھا۔ چنانچہ اس نے پیغام بھیج دیا۔ محترمہ آپ میری اسلامی بہنیں ہیں اور نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کرم کیا اور میری آنکھوں سے بے حیائی کا پردہ اٹھ گیا ہے جس سے میں حرام کاری کا خواب دیکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے مجھے تیری فانی محبت سے چھٹکارا عطا کر دیا اب میرے دل میں اپنے خالق و مالک کی محبت موجیں مار رہی ہے میں نے سچے دل سے توبہ کر لی ہے اور آپ سے بھی معافی کا طلب گار ہوں جس وقت اس بندہ کا جواب اس عورت کے شوہر نے سنا تو دل سے پکار اٹھا کہ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ فِيْ قَوْلِهٖ:

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ (پ ۲۱ ع ۱)

بے شک اللہ نے سچ فرمایا ہے کہ نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور گناہ سے (ترجمہ جمال القرآن)

اسلامی بہنوں اور بیٹیو!

نماز ـــــ رسول معظم، نور مجسم، رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ـــــ دین کا ستون ہے ـــــ جنت کی کنجی ہے ـــــ مؤمن کی معراج ہے ـــــ افضل جہاد ہے ـــــ ایمان کی علامت ہے ـــــ دل کا نور ہے ـــــ چہرے کی رونق ہے ـــــ روح کی غذا ہے ـــــ نماز رزق میں برکت کا باعث ہے ـــــ نماز مؤمن کے لیے ذریعہ ہدایت ہے ـــــ نماز مؤمن کے لیے ذریعہ نجات ہے ـــــ نماز مؤمن کے لیے باعث استقامت ہے ـــــ نماز مؤمن کے لیے باعث برکت ہے ـــــ نماز مؤمن کے لیے باعث عزت ہے ـــــ نماز مؤمن کے لیے باعث راحت ہے ـــــ نماز مؤمن کے لیے باعث شفاعت ہے ـــــ

مصطفائی نماز

پیاری اسلامی بہنوں بیٹیو!
آیئے اب ہم حضور اکرم۔ نور مجسم۔ شفیع معظم۔ رؤف الرحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ فرمائیں کہ حضور نبی مدینے کے چاند۔ آمنہ کے لال۔ پیکر حسن وجمال۔ صاحب شرف وکمال۔ اللہ کے دلدار۔ نبیوں کے تاجدار۔ رسولوں کے شہکار۔ عاشقوں کے دل کا قرار۔ اُمت کے غم خوار مدینے کے تاجدار۔ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح نماز ادا کرتے تھے حضرت سیدہ ام المؤمنین محبوبہ محبوب رب العالمین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے سوال کیا کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی عجیب بات جو آپ نے دیکھی ہو بیان کیجئے۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کون سی بات عجیب نہ تھی بلکہ

سب باتیں ہی عجیب تھیں چنانچہ ایک شب کا واقعہ ہے کہ مدینہ کے چاند میرے دل کا قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور لیٹ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ مجھے چھوڑ دو۔ میں اپنے خالق کی عبادت کروں یہ فرما کر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور رونا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ آنسو بہہ کر سینہ مبارک تک آ گئے پھر رکوع کیا اور رکوع میں بھی اسی طرح روتے رہے۔ پھر سجدہ میں بھی گریہ جاری رہا اس کے بعد سجدے سے سر اٹھایا تو اس وقت بھی روتے ہی رہے یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر فجر کی نماز کے لیے آواز دی میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اس قدر روتے ہیں حالانکہ آپ معصوم ہیں میرے آقا نے فرمایا۔ اے عائشہ! کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

پیاری اسلامی بہنو! بیٹیو! مکرم و محترم خواتین اسلام =

آپ نے سماعت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت وریاضت میں کتنے انہماک سے نماز کی ادائیگی فرماتے تھے ہمیں بھی چاہیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سنت میں اسی طرح نماز ادا کریں جس طرح محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتے تھے اسی میں ہماری کامیابی ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ادائیگی نماز

پیاری اسلامی بہنو! آپ نے آقائے دو عالم فخر بنی آدم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادائیگی نماز سماعت فرمائی آیئے میں آپ کو خلیفہ اول امیر المؤمنین جانشین رسول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق بتاتی ہوں کہ وہ کس محبت و شوق سے اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے تھے ابتدائی

زمانہ میں بھی اس سوز گداز کے ساتھ نماز پڑھتے اور تلاوت کرتے کہ قریش کے بیوی بچے متاثر ہو کر آپ رضی اللہ عنہ کے گرد جمع ہو جاتے اور قریش کو اندیشہ ہوتا کہ کہیں ان کے متعلقین اپنے دین سے منحرف نہ ہو جائیں اس لیے آپ کو نماز پڑھنے سے روکتے اور اذیت پہنچاتے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نماز کے ساتھ یہ ذوق و شوق تمام عمر قائم رہا اکثر دن کو روزے رکھتے اور راتوں کو نماز میں گزارتے خشوع و خضوع کا یہ حال تھا کہ نماز میں لکڑی کی طرح بے حس و حرکت نظر آتے اس قدر روتے کہ ہچکی بندھ جاتی۔

عمر بن خطاب کا طریقہ نماز

امیر المؤمنین خلیفہ دوم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بڑے بارعب جلیل القدر صحابی رسول تھے آپ کی نماز کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آپ رات بھر جاگ کر بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھتے جب صبح ہوتی تو اپنے گھر والوں کو جگاتے اور یہ آیت پڑھتے۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ط

اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ۔ (پ ۱۶ ۳۲ طٰہٰ)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز میں ایسی سورتیں پڑھتے جن میں قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر یا خدا کی عظمت و جلالت کا بیان ہوتا۔ اور ان چیزوں سے آپ اس قدر متاثر ہوتے کہ روتے روتے ہچکی بندھ جاتی۔

عثمان بن عفان کی نماز

اسلامی بہنو! حضرت امیر المؤمنین خلیفہ سوم عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دنیاوی معاملات میں توجہ دینے کے باوجود بڑی انکساری اور خضوع خشوع سے نماز پڑھتے جب آپ نماز میں ہوتے

تو دنیا کی ہر چیز سے بے نیاز ہو کر اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف متوجہ ہوتے آپ کے متعلق حضرت عثمان بن عبدالرحمن تیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ نے کہا کہ میں آج تمام رات مقام ابراہیم پر عبادت کروں گا میرے باپ نے کہا جب میں نے عشاء کی نماز پڑھی تو میں اس جگہ پر تنہا چلا گیا اور اس میں کھڑا ہو گیا فرمایا اس حال میں کھڑا تھا کہ اچانک ایک شخص نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان تھے میرے باپ نے کہا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سورہ فاتحہ سے شروع کے ساتھ ابتدا کی اور پڑھنا شروع کی یہاں تک کہ سارا قرآن پاک ختم کر دیا۔ سبحان اللہ ـــــ سبحان اللہ ـــــ سبحان اللہ عزوجل = لائق صد احترام بہنو! یہ تھے ہمارے آقا و مولا و ملجا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے غلام اور صحابی ـــــ الغرض ـــــ اس کے بعد رکوع اور سجدہ کیا پھر آپ وہاں سے چلے گئے۔

حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خلیفہ سوم امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اس کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑے ہو گئے انہوں نے تلاوت شروع کی اور سارا قرآن پاک پڑھا اور یہ ایک رکعت نماز وتر تھی بلکہ حضرت محمد بن سیرین کی روایت کے مطابق کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ساری ساری رات عبادت کرتے حتیٰ کہ ایک ایک رکعت میں سارا قرآن مجید تلاوت فرما دیتے۔

مولا علی رضی اللہ عنہ کی نماز سے محبت

حضرت امیر المؤمنین خلیفہ چہارم مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی نماز سے محبت و عقیدت والہانہ تھی عشاق مولا علی سے روایت ہے ایک

مرتبہ مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھا کر دائیں جانب رُخ کر کے بیٹھ گئے آپ کے چہرے سے رنج وغم کا اثر ظاہر ہو رہا تھا طلوع آفتاب تک آپ اسی طرح بیٹھے رہے اس کے بعد بڑے تاثر کے ساتھ اپنا ہاتھ پلٹ کر فرمایا خدا کی قسم میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو دیکھا ہے۔ آج ان جیسا کوئی نظر نہیں آتا۔ ان کی صبح اس حال میں ہوتی کہ ان کے بال بکھرے ہوئے ہوتے۔ چہرے غبار آلود اور زرد ہوتے وہ ساری رات اللہ کے حضور سجدے میں پڑے رہتے کھڑے کھڑے قرآن مجید پڑھتے رہتے حتیٰ کہ جب تھک جاتے تو کبھی ایک پاؤں پر سہارا دے لیتے اور کبھی دوسرے پاؤں پر گویا وہ خدا عزوجل کا ذکر کرتے ہوئے اس طرح جھومتے جیسے ہوا میں درخت حرکت کرتے ہیں اور خدا عزوجل کے خوف سے ان کی آنکھوں سے اتنے آنسو بہتے کہ ان کے کپڑے تر ہو جاتے تھے مگر آج کل کے لوگ کیسے ہیں کہ غفلت میں رات گذار دیتے ہیں اور یاد الٰہی کی پرواہ نہیں افسوس ہے ان پر۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ اللہ کی عبادت بلکہ خاص کر نماز اس قدر خشوع وخضوع سے ادا کرتے تھے کہ اگر جسم میں تیر بھی لگ جاتا تو آپ کے خضوع وخشوع میں کوئی فرق نہ آتا آیئے میں آپ کی خدمت میں ایسا ہی پرنور واقعہ پیش کر رہی ہوں جو کہ ہم سب کی زندگیوں کے لیے مشعل راہ ہے ایک مرتبہ مولا علی شیر خدا کی ران میں تیر گھس گیا لوگوں نے نکالنے کی کوشش کی مگر نہ نکل سکا لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ جب آپ نماز میں مشغول ہوں اس وقت تیر نکالا جائے چنانچہ آپ جب نماز میں مشغول ہوئے اور سجدے کی حالت میں گئے تو لوگوں نے تیر کو زور سے کھینچ لیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو آس

پاس لوگوں کو دیکھا فرمایا کیا تم تیر نکالنے کے لیے آئے ہو لوگوں نے عرض کیا وہ تو ہم نے نکال بھی لیا ہے مولا علی نے فرمایا کہ مجھے خبر تک نہیں ہوئی۔

اسلامی بہنو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نماز کی حالت میں اِدھر اُدھر خیال نہیں کرتے بلکہ اپنے خالق و مالک رب العالمین کی زیارت میں اس قدر منہمک ہوتے کہ انہیں دنیا کی خبر ہی نہ ہوتی۔

عبادت کا اعلیٰ مقام

پیاری اسلامی بہنو! آیئے اس کائنات میں سب عورتوں میں اعلیٰ اور اکمل عورت سیدہ خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے پیاری بیٹی ہیں آپ کی بہت بڑی شان اور مقام ہے آپ

صدیقہ بھی ہیں عفیفہ بھی
مکرّمہ بھی ہیں معلمہ بھی
معظمہ بھی ہیں مخدومہ بھی
معصومہ بھی ہیں منوّرہ بھی
رحیمہ بھی ہیں کریمہ بھی
محدّثہ بھی ہیں مجتہدہ بھی
عابدہ بھی ہیں ساجدہ بھی
طیّبہ بھی ہیں طاہرہ بھی

سبحان اللہ ——— سبحان اللہ ——— سبحان اللہ ———

الغرض ——— حضرت سیدہ فاطمہ بتول زہرا رضی اللہ عنہا کی زندگی عبادت وریاضت میں پرنور تھی آیئے اُن کی عبادت وریاضت کی ایک جھلک ملاحظہ کریں:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی ماں کو صبح سے شام تک عبادت کرتے اور خداعزوجل کے حضور گریہ وزاری کرتے دیکھا لیکن انہوں نے کبھی اپنی دعاؤں میں اپنے لیے کوئی التجا نہ کی ـــــ بلکہ ایک بار سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا علیل تھیں لیکن علالت میں بھی رات بھر عبادت خداعزوجل میں مصروف رہیں جب حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لیے مسجد گئے تو وہ نماز کے لیے کھڑی ہو گئیں نماز سے فارغ ہو کر چکی پیسنے لگیں۔ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے واپس آکر ان کو چکی پیستے دیکھا تو فرمایا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر اتنی مشقت نہ اٹھایا کرو تھوڑی دیر آرام کر لیا کرو کہیں زیادہ بیمار نہ ہو جاؤ۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں۔ خدا کی عبادت اور آپ کی اطاعت مرض کا بہترین علاج ہے اگر ان میں سے کوئی موت کا باعث بن جائے تو اس سے بڑھ کر میری خوش نصیبی کیا ہو گی۔

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے دیکھا کہ سیدہ النساء اونٹ کی کھال کا لباس پہنے ہوئے ہیں اور اس میں بھی تیرہ پیوند لگے ہیں آٹا گوندھ رہی ہیں اور زبان پر تلاوت قرآن مجید جاری ہے حضور آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ منظر دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا اے فاطمہ دنیا کی تکالیف کا صبر سے خاتمہ کر اور آخرت کی دائمی مسرت کا انتظار کر اللہ تمہیں نیک اجر دے گا۔

اسلامی بہنو اور بیٹیو!

پھر مجھے کہنے دیجئے۔

رُتبہ ہے سب سے ارفع واعلیٰ بتول کا

اُمّی رسول پاک ہے دُولہا بتول کا
نبیوں کے تاجدار کی بیٹی بتول ہے
وَلیوں کا تاجدار ہے بیٹا بتول کا
اُن کو بنایا سرورِ عالم نے ہے قسیم
مِلتا ہے دو جہان کو صدقہ بتول کا
نارِ سقر کا کس طرح کچھ خوف ہو اُسے
صائمؔ تو اِک غلام ہے ادنیٰ بتول کا

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم روف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے سے ہم سب بہنوں اور بیٹیوں کو سیّدہ فاطمہ بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنَ ط

عظمتِ قرآنِ مجید

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ط وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط ـــــــ اَمَّا بَعْدُ !

نَاعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝ (الحشر ۱۱)

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمِ ط

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ ط

پیاری بہنوں بیٹیو! محترم خواتین اسلام

اللہ خالق کائنات (جل جلالہ) کی حمد و ثناء کے بعد حضور اکرم۔ نور مجسم۔ شفیع معظم۔ رسول اعظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں تمام معزز خواتین اسلام مل کر باآواز بلند ہدیہ نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش فرمائیں کیونکہ یہی ہم سب کے لیے ذریعہ نجات ہے۔

؎ روشن جن کے عشق سے سینے ہوتے ہیں
ان کے دل ہر وقت مدینے ہوتے ہیں

لکھ دیا جائے جن پر نام محمد کا
موجوں سے وہ پار سفینے ہوتے ہیں
زینت بن جائیں جو یار کی محفل کی
وہ سب سے انمول نگینے ہوتے ہیں
جاتے ہیں سرکار کے در پر لوگ وہی
عشق کے جام جنہوں نے پینے ہوتے ہیں
روز سجانے ہیں ہم محفل آقا کی
اپنے تو ہر روز کشینے ہوتے ہیں

لائق صد احترام بہنوں بیٹیو !

آپ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت سماعت فرما رہی تھیں آج کی محفل جامعہ نور القرآن للبنات گوجرانوالہ میں سالانہ جلسہ عظمت قرآن کے موضوع پر منعقد کی گئی ہیں اللہ کریم جل جلالہ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ عظمت قرآن بیان کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں

معزز خواتین اسلام ۔

اللہ رب العالمین (جل جلالہ) نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید و فرقان حمید میں اس کی شان ومقام بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا :

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ

اگر ہم نے اتارا ہوتا اس قرآن کو پہاڑ پر تو آپ اس کو دیکھتے کہ وہ جھک جاتا اور پاش پاش ہو جاتا اللہ کے خوف سے ۔

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○

اور یہ مثالیں ہم بیان کرتے ہیں لوگوں کے لیے تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مقدسہ کی تفسیر جلد ۴ صـ۵۸۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ پہاڑ کو اگر عقل و فہم عطا کیا جاتا اور پھر قرآن اس پر نازل کیا جاتا تو وہ اس کی ہیبت و جلال سے سرِ تسلیم خم کر دیتا اور ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ انسان جو ایک مشتِ خاک ہے اسے یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ایسے کلام کے مواعظ میں غور نہ کرے اور اس چشمۂ فیض سے سیراب نہ ہو۔

معزز خواتین اسلام۔

کیونکہ قرآن مجید و فرقان حمید سرچشمہ ہدایت بھی ہے ——— اور ظلمت کدہ کے لیے نور مبین بھی ہے۔ بیماروں کے لیے پیغام شفا بھی اور راہزنوں کے لیے سراپا ہدایت بھی ہے ——— علماء کرام کی خطابت کے لیے راہ نما بھی ہے ——— گناہ گاروں کے لیے پیغام بخشش بھی ہے ——— قبر والوں کے لیے نور بھی ہے ——— پلصراط سے گزرنے والوں کے لیے روشنی بھی ہے ——— اہل محبت کے لیے جام توحید بھی ہے ——— اہل مودت کے لیے پیغام راحت بھی ہے ——— عشاق کے لیے راہِ نجات بھی ہے ——— اہل محشر کے لیے انعام سکون بھی ہے ———

کرامت کا تاج

معزز خواتین اسلام۔

قرآن ایسی لاریب کتاب مبین ہے جس کی تلاوت دنیا میں بھی فائدہ دیتی ہے اور آخرت میں بھی فائدہ دیتی ہے کیونکہ قرآن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا بلکہ قرآن کی تلاوت کرنے والوں

کو جنتی لباس پہنایا جائے گا اور کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن پڑھنے والا قیامت کے دن آئے گا تو قرآن فرمائے گا۔ اے رَبّ الْعَالَمِیْن (جل جلالہ) اس کو جنتی لباس پہنا پھر اس کو کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ قرآن مجید پھر اللہ کی بارگاہ میں عرض کرے گا۔ اللہ زیادہ عطا فرما۔ اے رب اس سے راضی ہو جا۔ اور قرآن مجید پڑھنے والے سے کہا جائے گا قرآن مجید پڑھتا جا اور ترقی کرتا جا۔ اور ہر آیت کے بدلہ میں اسے ایک نیکی زیادہ دی جائے گی۔ (امام حاکم بحوالہ شرح مسلم جلد ۲ صفحہ ۵۶۸)

رحمتوں کا نزول

معزز مؤمنات بہنو! قرآن مجید اللہ کریم (جل جلالہ) کا کلام ہے اور یہ کلام تمام آسمانی کتابوں کی تاجدار ہے جو اس کی تلاوت اپنے گھروں میں جمع ہو کر کرتے ہیں یا درس قرآن مجید کا اہتمام کرتے ہیں قرآن مجید پڑھتے اور پڑھتا ہے اس کی محافل سجاتا ہے اُن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

آمنہ کے لال ــــ پیکر حسن وجمال
صاحب شرف کمال ــــ اللہ کے رسول
نبیوں کے سردار ــــ اللہ کے یار
رسولوں کے شہکار ــــ مدینہ کے تاجدار
دو عالم کے مختار ــــ عاشقوں کے دل کا قرار
اللہ کے دلدار ــــ اُمت کے غم خوار

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ

جو اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کو پڑھیں اور اس کا آپس میں درس دیں تو ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے۔

وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ — انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے

وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ — اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں

وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ ط — اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین فرشتے میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

(سنن ابوداؤد شریف جلد اول ص ۵۲۹)

معزز اسلامی بہنو! آپ نے سماعت فرمایا کہ جہاں ذکر قرآن مجید ہوتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی ہے مسجدوں میں اکٹھے ہو کر کلام اللہ کی تلاوت اور ذکر الٰہی۔ ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ذکر صحابہ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ذکر اولیاء کاملین رحمہ اللہ اجمعین کرنا اور کروانا۔ اہتمام کرنا اور اہتمام کرنے والوں کے ساتھ تعاون کرنا یہ سارا اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوتا ہے۔

الغرض اللہ ان افراد کا جو ذکر قرآن کرے اپنے مقربین فرشتے میں کرتا ہے۔ تمام خواتین میرے ساتھ مل کر ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں

رحمت برس رہی ہے محمد کے شہر میں — ہر شے میں تازگی ہے محمد کے شہر میں

ہر ایک بھر رہا ہے یہاں دامن مراد — مخلوق آ رہی ہے محمد کے شہر میں

آتے ہیں بخشوانے گناہوں کو گناہ گار — قسمت بدل رہی ہے محمدؐ کے شہر میں
آ جاؤ لے کے دل میں تمنائیں بے شمار — ہر تشنگی بجھی ہے محمدؐ کے شہر میں
فرش زمیں سے عرش تک ہے نور کا سماں — یہ کیسی روشنی ہے محمدؐ کے شہر میں

قیامت کے دن نور

معزز بہنو! آپ عظمت تلاوت قرآن مجید فرما رہی ہیں تلاوت قرآن مجید و فرقان حمید کی عظمت و رفعت کا اندازہ اس فرمان عالی شان سے لگائے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم نورِ مجسم شفیع معظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی اٰیَۃٍ مِّنْ کِتَابِ اللہِ کُتِبَتْ لَہٗ حَسَنَۃٌ مُّضَاعَفَۃٌ۔

کہ جو شخص ایک آیت کلام اللہ کی سُنے اس کے لیے دو چند نیکی لکھی جاتی ہے۔

وَمَنْ تَلَاھَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؕ

اور جو تلاوت کرے اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔ (رواہ احمد)

محشر کے غم سے آزاد

لائق صد احترام خواتین۔ اللہ خالق کائنات (جل جلالہ) کے کلام کی تلاوت دنیا اور آخرت میں کامیابی کی دلیل ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں جن کو قیامت کا خوف دامن گیر نہ ہوگا، نہ ان کو حساب کتاب دینا پڑے گا جب مخلوق اپنے حساب کتاب سے

فارغ ہو کر وہ مشک کے ٹیلوں پر تفریح کریں گے۔ ایک وہ شخص جس نے اللہ کے واسطے قرآن شریف پڑھا اور امامت کی اس طرح پر کہ مقتدی اس سے راضی رہے۔

دوسرا وہ شخص جو لوگوں کو نماز کے لیے بلاتا ہو صرف اللہ کی رضا کے لیے تیسرا وہ شخص جو اپنے مالک سے بھی اچھا معاملہ رکھے اور اپنے ماتحتوں سے بھی۔ (الطبرانی)

پیاری بہنو! آپ نے فرمان عالی شان سماعت فرمایا قیامت کی سختی۔ اس کی دہشت۔ اس کا خوف اس کی مصیبتیں اور تکالیف ایسی ہیں کہ کسی مسلمان کا دل اس سے خالی ہو یا بے خبر ہو۔ قیامت کے دن بھی تلاوت قرآن پاک ہی کام آئے گا۔ اس لیے تمام مؤمنین اور مؤمنات کو اس کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنی چاہیئے۔

الغرض ـــــ بلکہ روایت ہے صاحب مسند بزّار روایت فرماتے ہیں کہ جب آدمی مرتا ہے تو اس کے گھر کے لوگ تجہیز و تکفین میں مشغول ہوتے ہیں اور اس کے سرہانے نہایت حسین و جمیل صورت میں ایک شخص ہوتا ہے جب کفن دیا جاتا ہے تو وہ شخص کفن کے اور سینہ کے درمیان ہوتا ہے۔ جب دفن کرنے کے بعد لوگ لوٹتے ہیں اور سوال و جواب کے لیے منکر نکیر آتے ہیں تو وہ اس شخص کو علیحدہ کرنا چاہتے ہیں کہ سوال یکسوئی میں کریں مگر یہ کہتا ہے کہ یہ میرا ساتھی ہے۔ میرا دوست ہے میں کسی حال میں بھی اس کو تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔ تم سوالات کے لیے مامور ہو تو اپنا کام کرو میں اس وقت تک اس سے جدا نہیں ہو سکتا کہ جب تک اس آدمی کو جنت میں داخل نہ

کراؤں۔ اس کے بعد وہ اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہوکر کہتا ہے کہ میں ہی وہ قرآن مجید ہوں جس کو تو کبھی بلند پڑھتا تھا اور کبھی آہستہ تو بے فکر رہ ۔منکر نکیر کے سوالات کے بعد تجھے کوئی غم نہیں ہے اس کے بعد جب وہ اپنے سوالات سے فارغ ہوجاتے ہیں تو یہ مَلَاءِ اعلیٰ سے اس کے لیے بستر وغیرہ کا انتظام کرتا ہے جو ریشم کا ہوتا ہے اس کے درمیان مشک بھرا ہوا ہوتا ہے ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل اور کرم سے مجھے بھی اور تمام مسلمانوں کو نصیب فرمائے آمین ثم آمین۔ (مسند بزار)

مکرمات ومومنات بہنو! آپ نے فضائل قرآن پر روایت کو سماعت فرمایا کہ قبر میں کتنی عظمت ورفعت ہے تلاوت قرآن مجید پڑھنے والوں کی اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہم سب کو بھی زیادہ سے زیادہ تلاوت قرآن مجید کی توفیق عطا فرمائے۔ ذرا توجہ فرمائیں کیا کیا فضیلتیں ہیں تلاوت قرآن میں۔

پیاری بہنو!

عظمت ہے تو تلاوتِ قرآن میں
برکت ہے تو تلاوت قرآن میں
رفعت ہے تو تلاوت قرآن میں
عزت ہے تو تلاوت قرآن میں
نجات ہے تو تلاوت قرآن میں
رحمت ہے تو تلاوت قرآن میں
نفاست ہے تو تلاوت قرآن میں
طہارت ہے تو تلاوت قرآن میں

شہادت ہے تو تلاوت قرآن میں
ہدایت ہے تو تلاوت قرآن میں
سعادت ہے تو تلاوت قرآن میں
کمالات ہے تو تلاوت قرآن میں
جمالات ہے تو تلاوت قرآن میں
کرامات ہے تو تلاوت قرآن میں

قرآن کی برکت سے قسمت بدل گئی

الاُئق صد افتخار خواتین: موسیٰ بن محمد الہاشمی بہت بڑے دولت مند تھے ہر وقت شباب و شراب کے دلدادہ اور لہو و لعب کے شوقین تھے اور ہر وقت موسیقی کی محافل سجانے کے شوقین تھے اپنی آمدنی کا بڑا حصہ عیش و عشرت کی نذر کر دیتے تھے ایک دن اپنے بالا خانے پر محفل موسیقی میں گانا سن رہے تھے کہ سُریلی دلپذیر اور حلاوت سے بھرپور آواز کانوں میں پڑی۔ دل پر قابو نہ رہا۔ یہ گانا نہیں تھا بلکہ گانے سے مختلف بڑی ہی پرسُرور اور پرُنور اور دل کی گہرائیوں میں انقلاب برپا کر دینے والی آواز تھی دل میں بڑا شوق اور ذوق پیدا ہوا تو اپنے ایک ملازم کو اس آدمی تک بھیجا آدمی نے دیکھا کہ مسجد میں ایک نوجوان قرآن کریم کی تلاوت میں دنیا و مافیہا سے بے خبر مصروف ہے اس آدمی نے اسے پکڑ کر موسیٰ بن محمد الہاشمی کے پاس لے آئے اس نے نوجوان سے فرمائش کی کہ مجھے وہ پڑھ کر سناؤ جو تم پڑھ رہے تھے۔ اس نوجوان نے قرآن مجید و فرقان حمید کی سورہ مطففین کی تلاوت شروع کر دی۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ۝ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ۝ يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ۝ (مطففین: ۲۵)

بے شک نیک کام کرنے والے البتہ بیچ نعمت کے ہیں اوپر تختوں کے دیکھتے ہوں گے پہچانے گا تو بھی چہروں پر ان تازگی نعمت کی پلائے جائیں گے خاص شراب مہر کی ہوئی سے۔

پیاری بہنوں بیٹیو! اس کے بعد اس نوجوان قاری قرآن نے عذاب والی آیت تلاوت کی تو موسیٰ الہاشمی اس کے ساتھ لپٹ کر رونے لگا اس نے اسی وقت سچے دل سے توبہ کی اور موسیقی کی محفل ہمیشہ کے لیے ختم کر دی محفل شباب و شراب سے متعلق لوگوں کو فارغ کر دیا اور سچے دل سے گناہوں سے تائب ہو کر باقی زندگی اللہ تعالیٰ جل جلالہ عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں گذاری۔ (عجب قرآن عجب تاثیر)

سامعات۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا قرآن مجید و فرقان حمید ایک ایسی لاریب کتاب ہے جس کی تلاوت سے پتھر سے پتھر دل بھی موم ہو جاتا ہے جس طرح حضرت موسیٰ بن محمد الہاشمی کے دل کو موم کیا اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) ہمیں تمام خواتین اور ماؤں بہنوں کو زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

روم کے پادری کا قبول اسلام

محتشم خواتین اسلام۔ ایک دن خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں سوئے ہوئے تھے اچانک ایک آدمی

آپ کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور کلمہ طیبہ پڑھنے لگا۔ اس کی آواز سن کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی آنکھ کھل گئی آپ نے پوچھا تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو اس نے کہا کہ روم کے پادریوں کا سردار ہوں میں نے ایک دن ایک مسلمان جنگی قیدی کو آپ کی آسمانی کتاب کی یہ آیت پڑھتے سُنا۔

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ (النور : ۵۲)

جو شخص اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہتا ہے اور اس کی نافرمانی سے ڈرتا بچتا رہتا ہے، تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔

معزز بہنو! اس پادریوں کے سردار نے کہا میں عربی زبان اچھی طرح جانتا ہوں میں نے جب یہ آیت سنی تو غور و فکر کیا تو میں اس نتیجے پر پہنچا کہ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نازل کی دنیا اور آخرت کے بارے میں جو ہدایات اس میں بیان کی گئی ہیں ان تمام امور کا خلاصہ اس آیت میں موجود ہے یہ آیت سن کر اس کی فصاحت و بلاغت اور جامعیت سے متاثر ہو کر میں اسلام لے آیا ہوں اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ (ضیاء النبی)

وہ علاج کرنے آیا اور خود شفایاب ہو گیا

محتشم بہنو بیٹیو! اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے جب اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انسان کی اصلاح کے لیے بھیجا تو کفار مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طرح طرح سے ظلم کیا اور مختلف

انداز سے آپ کو تنگ کیا کرتے تھے کبھی آپ کو جادوگر کہتے اور کبھی مجنوں کہتے کچھ کہتے بالآخر ایک دن ایک طبیب ابوجہل اور عتبہ وغیرہ کے پاس آیا تو ابوجہل نے اس کو کہا کہ مکہ میں ایک شخص ہے جس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے اس نے ہماری وحدت کو پارہ پارہ کر دیا ہے اور ہمارے خداؤں کو باطل قرار دیا ہے۔ اس نے پروگرام بنایا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علاج کر کے جاؤں گا ——— الغرض ——— عبدالرحمٰن عدوی سے روایت ہے کہ حضرت ضماد رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں ایک مرتبہ عمرہ کرنے کو مکہ آیا وہاں ایک مجلس میں بیٹھا جس میں ابوجہل عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف بھی تھے۔ ابوجہل نے کہا اس شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری وحدت پارہ پارہ کر دی ہے ہمارے خیالات کو پراگندہ ہمارے مردوں کو گمراہ اور ہمارے خداؤں کو باطل قرار دیا ہے۔ امیہ بن خلف نے جواب دیا، یہ شخص یقیناً مجنوں ہے۔ ضماد کہتے ہیں میرے دل میں ان کی باتیں بیٹھ گئیں اور میں نے تہیہ کر لیا کہ اس شخص کا علاج کروں گا۔ میں یہاں سے اُٹھ کر نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں لگا گیا اس دن وہ نہ ملے اگلے دن میں نے آپ کو مقام ابراہیم کے سامنے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب بیٹھ گیا جب آپ فارغ ہوئے تو میں آپ کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا ——— اے فرزند عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) میری طرف توجہ کریں۔ آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا میں ریح کا علاج کرتا ہوں۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا علاج کر سکتا ہوں۔ یہ کوئی بڑی بیماری نہیں میں نے آپ سے بھی گئے گزرے مریضوں کو

صحت یاب کیا ہے ۔میں نے آپ کی قوم کی گفتگو سنی ہے ان کا کہنا ہے کہ آپ انہیں جاہل قرار دینے اور ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے ان کے مردوں کو گمراہ اور خداؤں کو باطل قرار دینے کے مرتکب ہوئے ہیں میں نے سوچا ایسی باتیں وہی کر سکتا ہے جسے کچھ جنون ہو۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گفتگو کا یوں آغاز کیا :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَحْمَدُہٗ وَاسْتَعِیْنُہٗ وَاٰمِنُ بِہٖ وَاَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

(دلائل النبوۃ ص۲۰۷)

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔میں اس کی ثنا کہتا ہوں اس سے مدد چاہتا ،اس پر ایمان لاتا اور اس پر توکل کرتا ہوں۔ جسے اللہ کریم ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہی دے اس کا کوئی ہادی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدائے یکتا کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں ۔

ضماد کہتے ہیں میں نے اس سے زیادہ حسین اور بہتر کلام کبھی نہ سنا تھا میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ آپ یہ کلام مجھے دوبارہ سنائیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ سنا دیا میں نے کہا آپ کی دعوت

کیا ہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے میری دعوت یہ ہے کہ صرف ایک خدا کی عبادت کرو، بتوں کی محبت دل سے نکال دو اور میری رسالت پر ایمان لاؤ۔ میں نے کہا ایسا کرنے پر مجھے کیا ملے گا؟ آپ نے فرمایا تمہارے لیے جنت ہوگی۔ میں نے بے ساختہ پکارا :—

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ....

میں بت پرستی سے باز آیا آئندہ اس کے قریب نہ جاؤں گا۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندہ خاص اور رسول معظم ہیں۔

ضماد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہی قیام رکھا قرآن کریم کی چند سورتیں یاد کیں اور اپنی قوم کی طرف واپس ہو گیا۔ (دلائل النبوۃ ص۲۰۷)

محتشم خواتین اسلام۔ معلوم ہوا کہ حضرت ضماد رضی اللہ عنہ رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علاج کرنے کے لیے حاضر ہوا مگر نگاہِ نبوت کے فیضان سے دولت اسلام کو حاصل کر کے صحابی رسول بن گیا یہی وجہ ہے کہ کہ تاثر قرآن اور صاحب قرآن کی نگاہ کا فیضان تھا کیونکہ حضور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں جو بھی آجائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر کرم ہی کرم کرتے گئے اسی لیے تو شاعر کی ترجمانی سماعت فرمائیں۔

جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرتے گئے
کسی نے مانگا نہ مانگا وہ جھولی بھرتے گئے
میں ان کی در کی غلامی پہ کیوں نہ ناز کروں
سہارا اُن کا رہا دن مرے گزرتے گئے

تمہارے روضہ اقدس کو جان کر کعبہ
نیاز مند ترے در پہ سجدے کرتے گئے
یہ ان کی بندہ نوازی کا ہی کرشمہ ہے
مرے نصیب تھے بگڑے مگر سنورتے گئے

لائق صد افتخار خواتین اسلام۔

قرآن مجید کی تلاوت ہر حال میں باعث برکت وعظمت بلکہ باعث نزول ملائکہ ہے اور خصوصی طور پر سورہ بقرہ وآل عمران کا اپنے گھروں میں تلاوت کرنا باعث نزول ملائکہ کا سبب ہے آیئے حدیث مصطفیٰ سماعت فرمایئے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم قرآن کی تلاوت کرو اس لیے کہ وہ روز قیامت اپنے اصحاب (پابندی کے ساتھ تلاوت اور اس کے مطابق عمل کرنے والوں کی) شفاعت کے لیے آئے گا (خاص طور سے) تم دو روشن وتابندہ سورتوں سورہ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کرو اس لیے کہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے وہ دو گھٹا ہوں یا دو ہلکی بدلیاں ہوں (جن سے روشنی بھی چھن رہی ہو) یا وہ صف بستہ پرندوں کے دو جھنڈ ہوں۔ یہ دونوں اپنے اصحاب کی طرف سے جھگڑیں گی گویا یہ دونوں سورتیں زوردار سفارش کریں گی اور خصوصیت کے ساتھ) سورہ بقرہ کی تلاوت کرو اس لیے کہ اس کی تلاوت کرنا باعث برکت اور اس کا ترک کرنا باعث حسرت ہے اور باطل پرست اس کے حاصل کرنے کی قدرت نہ رکھ سکیں۔

(مشکوٰۃ۔ مسلم شریف)

اسلامی بہنوں، بیٹیو! روز محشر جب سورج بالکل قریب ہوگا ایسی کڑی اور ہولناک دھوپ ہوگی کہ جس کی شدت سے اللہ کی پناہ۔ ایسے سخت وقت میں یہ دونوں سورتیں اپنے تلاوت کرنے والوں کے سروں پر بدلیوں کی شکل میں یا پرندوں کی قطاروں کی شکل میں سایہ فگن ہوں گی۔ اس طرح جس طرح کہ پرندے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سر مبارک پر سایہ فگن ہوتے تھے (مرقات جلد ۲ صفحہ ۵۸۱)

لائق صد احترام بہنوں بیٹیو!

آج کے عظیم الشان فقید المثال جلسہ میں عظمت قرآن مجید و فرقان حمید کے موضوع پر میں خطاب فرما رہی ہوں ویسا تو اس کی عظمت یہی بہت ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر نازل ہوا ہے اس کے اتنے زیادہ فضائل و برکات بیان کرنے کا مقصد فقط یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اس کی عظمت و رفعت زیادہ سے زیادہ اس کی تعلیم کا اہتمام کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سورہ بقرہ و آل عمران کو سیکھو اس لیے کہ یہ دونوں دو روشن و درخشندہ سورتیں ہیں۔ قیامت کے دن اپنے اصحاب پر سایہ فگن ہوں گی اور وہ اس طرح ہوں گی جیسے دو گھٹا یا ہلکی دو بدلیاں (جن سے روشنی بھی چھن رہی ہوگی) یا پرندوں کے دو جھنڈ ہوں (الترغیب والترہیب جلد ۲ صفحہ ۶۲۶)

پیاری بہنوں بیٹیو! یقیناً قرآن مجید اپنی تلاوت و نگہداشت کرنے والے

سے قیامت کے دن اس وقت ملے گا جب وہ اپنی قبر سے نکلے گا قرآن پاک
ایک رنگ بدلے ہوئے آدمی کے روپ میں ہوگا اور وہ اس شخص سے کہے گا
کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ آدمی کہے گا کہ میں تمہیں نہیں پہچانتا۔ قرآن کہے گا
میں تمہارا وہی ساتھی ہوں جس نے تلاوت کے لیے تمہیں دوپہر کی کڑی دھوپ
میں پیاسا رکھا اور جس نے تمہیں راتوں کو بیدار رکھا جب کہ ہر تاجر اپنی تجارت
میں مصروف تھا۔ اور آج تیرے لیے ہر تجارت کا نفع ہے دنیاوی تجارت
کرنے والوں کو ان کی تجارت کا نفع آج کچھ بھی نہیں ملے گا مگر تم جو قرآن مجید
کی تلاوت کے ذریعہ ایک تجارت آخرت کے لیے کر رہے تھے تو بس
آج سارا نفع تیرے ہی لیے ہے پھر اس شخص کو اس کے داہنے ہاتھ میں
ملک اور بائیں ہاتھ میں خلد پیش کی جائے گی اور اس کے سر پر عزت و وقار
کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دو ایسے جوڑے پہنائے جائیں
گے جن کی قیمت پوری دنیا نہیں ہو سکتی اس کے والدین کہیں گے کس نیکی کے
بدلے ہمیں یہ تاج پہنایا گیا۔ جواب میں کہا جائے گا تمہارے لڑکے نے
(یا لڑکی) نے قرآن کی تعلیم حاصل کی اس کے بدلے میں۔ پھر (قرآن کی تعلیم
حاصل کرنے والے سے) کہا جائے گا تم قرآن پڑھو اور جنت کے درجوں
اور بالا خانوں میں چڑھتے چلے جاؤ۔ چنانچہ جب تک وہ قرآن مجید پڑھتا
رہے گا خواہ وہ ٹھہر ٹھہر کر کیوں نہ پڑھے وہ اوپر چڑھتا ہی چلا
جائے گا۔ جہاں قرآن کا پڑھنا ختم ہوگا وہی جنت کا مقام اس کا حصہ
ہوگا۔ (کنز العمال جلد اول، ص ۱۴۳، مسند امام احمد۔ دارمی مستدرک
از حاکم)

پیارے بہنوں بیٹیو! آپ نے عظمت قرآن مجید سماعت فرمائیں الغرض انسان ختم ہو سکتا ہے دن ختم ہو سکتا ہے اور رات ختم ہو سکتی ہے کاغذ ختم ہو سکتا ہے۔ لکھنا والے ختم ہو سکتا ہے مگر قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں ہم سب کی جان ہے عظمت قرآن پاک اور عظمت صاحب قرآن ختم نہیں ہو سکتی۔

عظمت سورۃ اخلاص

حضرت سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو ایک معرکہ پر بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو ہر نماز میں اپنی قرات قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پر ختم کرتے جب وہ لوگ واپس ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اس سے پوچھو کس وجہ سے وہ ایسا کرتا تھا۔ ان لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ سورہ رحمٰن کی صفت ہے اور میں اس کو پڑھنا محبوب رکھتا ہوں نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے خبر دے دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ بخاری شریف کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جو صحابی پابندی سے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پر قرأت ختم کرتے تھے۔ ان سے آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اے میرے پیارے صحابی رضی اللہ عنہ کیوں نہیں وہی کرتے تھے جو تمہارے ساتھی تمہیں حکم دیتے تھے اور ہر رکعت میں اسی سورہ کو کیوں پڑھتے تھے انہوں نے جواب دیا! میں اسے محبوب رکھتا ہوں تب مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس سے تمہاری یہ محبت تمہیں جنت

میں لے جائے گی۔ (الترغیب والترتیب ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم رؤف رحیم نور مجسم۔ شفیع معظم نبی اعظم رسول مکرم۔ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی بھی مسلمان غلام یا باندی کسی یا رات میں سو بار سورہ اخلاص یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ ضرور بخش دے گا۔ (کنز العمال ص ۱۴۹)

چار سو شہیدوں کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آمنہ کے لال۔ پیکر حسن وجمال صاحب شرف وکمال اللہ کے دلدار نبیوں کے تاجدار رسولوں کے شہکار اللہ کے یار۔ مدینہ کے تاجدار۔ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ایک بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اس کے لیے برکت ہوتی ہے اور جو دو بار اسے پڑھتا ہے تو اس کے اور اس کے گھر والے دونوں کے لیے برکت ہوتی ہے اور اگر اسے تین بار پڑھے تو اس کے لیے اس کے گھر والوں اور پڑوسیوں کے لیے برکت ہوتی ہے اور اگر وہ اسے بارہ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں بارہ محل تعمیر فرمائے گا اور جو اسے بیس مرتبہ پڑھے گا۔ وہ انبیاء کے ساتھ اس طرح ہوگا اور حضور نے بیچ والی اور شہادت کی انگلی کو ملا کر بتایا یعنی جیسے بیچ اور شہادت کی انگلی ملی ہوئی ایسے وہ انبیاء کے ساتھ ہوگا پچیس سال کے گناہ سوائے قرض وخونریزی کے سب بخش دے گا اور اگر وہ اسے دو سو بار پڑھے اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دے گا اور اگر وہ اسے چار سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے

لیے چار سو ایسے شہیدوں کا اجر لکھے گا جن کے گھوڑے مارے گئے اور جن کا خون بہایا گیا یعنی میدانِ جنگ میں وہ شہید ہوئے اور اگر وہ ایک ہزار مرتبہ اسے پڑھے تو جب تک وہ بذاتِ خود اپنا ٹھکانا جنت میں نہ دیکھ لے، یا کوئی اور نہ دیکھ لے اس وقت تک اسے موت نہ آئے گی۔

(درِ منثور ج ۶ ص ۴۱۳ حافظ ابو محمد حسن بن احمد سمرقندی)

سو محل

پیاری بہنو بیٹیو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جو نماز کی پاکی کی طرح پاکی کے ساتھ سورہ فاتحہ پڑھ کر سو مرتبہ سورہ اخلاص قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اور دس برائیاں مٹائے گا اور اس کے جنت میں دس درجے بلند کرے گا اور جنت میں اس کے لیے سو محل تعمیر فرمائے گا اور اس کے عمل کو اس دن تمام بنی آدم کے عمل کے برابر اٹھائے گا اور جیسے اس نے ۳۳ بار قرآن پڑھا ہو شرک سے علیحدگی کا ذریعہ فرشتوں کے حاضر ہونے کا سبب اور شیطان کے بھاگنے کا ذریعہ ہے اور عرش کے قریب اس کی ایک آواز ہوتی ہے وہ اپنے پڑھنے والے کا تذکرہ کرتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس پڑھنے والے کی طرف نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) نظر رحمت فرمائے اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔ (کنز العمال جلد اص ۵۳ شعیب الایمان از بیہقی)

فضیل بن عیاض اور تاثر قرآن

پیاری اسلامی بہنو بیٹیو۔ آپ قرآن پاک کی عظمت و رفعت سماعت فرما رہی تھیں اب میں آپ خواتین کے سامنے آخری واقعہ پیش کر

رہی ہوں جس کے سماعت کرنے سے آپ کے دلوں میں خوف خدا اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجزن ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ خداوند قدوس کا بہت بڑا معجزہ ہے کہ اس کی نورانی کتاب جو کہ سراپا نور و ہدایت ہے۔ جو کوئی بھی توجہ سے اس کی سماعت کرتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے دل کے دروازے کھول دیتا ہے اور اس پر اپنی رحمت اور فیض کی بارش برساتا ہے۔ حضرت فضیل بن عیاض اپنے زمانے کے مشہور ڈاکو تھے ایک دن انہوں نے کسی قاری سے قرآن پاک کی یہ آیت سُنی:

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ

(الحدید: ۱۶)

کیا مؤمنوں کے لیے یہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خوف سے اللہ کے ذکر کے لیے آمادہ ہو جائیں۔

معزز خواتین اسلام۔ یہ پُرتاثر آواز سُن کر فضیل کا دل کانپ اٹھا اس کی آنکھوں پر پڑے ہوئے پردے چھٹ گئے فضیل بن عیاض بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریز ہوا اور عرض کی اے اللہ! میں تیرے خوف کو دل میں بسا کر تیری عبادت کرنے کو تیار ہوں یہ قرآن پاک کی برکت اور فیض کا نتیجہ تھا کہ اپنے زمانے کا نامور ڈاکو حضرت فضیل بن عیاض اپنے زمانے کے صف اول کے اولیاء کاملین میں سے سرفہرست گردانے گئے۔ (عزم نو قرآن عنبر)

لائق صد احترام خواتین اسلام اور پیاری بہنوں بیٹیو!

عظمت قرآن پاک کے متعلق آیات بینات اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاریخی واقعات کو جمع کیا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید

و فرقان حمید کی تلاوت اور اس کا ترجم و تفسیر کو پڑھنا بہت ضروری ہے اس کے بے شمار فوائد ہیں آخر میں اللہ خالق کائنات (جل جلالہ) کی بارگاہ بے نیاز میں التجا ہے اللہ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے صدقہ سے ہم سب قرآن مجید کو پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنَ ط

مل گئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ہ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ہ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ہ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ـــــ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یٰاَیُّہَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْہَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ہ (پ۶۔ النساء)

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ ط

معزز اسلامی ماؤں بہنوں اور بیٹیو! اللہ کریم جل جلالہ کی حمد و ثنا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بیکس نواز میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنے کے بعد آج کی یہ روحانی۔ ایمانی۔ قرآنی۔ اسلامی۔ لاثانی عرفانی۔ وجدانی۔ ایقانی۔ نورانی۔ حقانی۔ لافانی، محفل پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے منعقد کی گئی ہے اللہ خالق کائنات جل جلالہ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ کریم (جل جلالہ) اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے اس محفل کو اپنی بلند بارگاہ میں شرف مقبولیت عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

آج مجھے جس موضوع پر اظہار خیال کرنا ہے وہ ہے مل گئے مصطفیٰ اس کائنات کی ہر چیز کی خواہش ہے مجھے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت مل جائے کیونکہ جس کو حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت مل گئی۔ اس کو حضور پر نور کی ذات مل گئی تو اس انسان کو دنیا وآخرت میں کامیابی کی ضمانت مل گئی۔

بلکہ کسی شاعر نے یوں ترجمانی کی:

؎ فضل ربّ العلیٰ اور کیا چاہیئے
مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہیئے
دامن مصطفیٰ جس کے ہاتھوں میں ہو
اس کو روز جزا اور کیا چاہیئے
گنبد سبز خوابوں میں آنے لگا
حاضری کا صلہ اور کیا چاہیئے
بھیک کے ساتھ ہی ان کے دربار سے
مل رہی ہے دُعا اور کیا چاہیئے
یہ جبین اور ریاض الجنان کی زمیں
اب قضا کے سوا اور کیا چاہیئے
ہے سکندر ثنا خوان شاہ امم
عزت و مرتبہ اور کیا چاہیئے (نعتوں کی بارات، ۱۱)

حضرات ذی وقار۔

حضور اکرم نور مجسم۔ نبی مکرم۔ رسول اعظم۔ شفیع معظم۔ محسن اعظم۔ قائد اعظم۔

امام الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کی محبت د
قرب مل جائے تو زندگی کی رونقیں اور برکتیں آجاتی ہیں کیونکہ کائنات کا
مقصد ہی یہی ہے۔

آیئے ذرا توجہ فرمایئے کہ جب صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کو تمام عظمتوں
اور برکتوں کے ثمرات در مصطفےٰ سے ملے ہیں تو آج کون ان کی عطاء اور
نسبت کا انکار کر سکتا ہے فقط وہ جو بدنصیب ہے آپ نے تو ہر کسی کو
جس کا وہ حق دار تھا اسی کا پیکر بنا کر آسمانوں کا ستارہ بنا دیا۔ چنانچہ

پہلے ابوبکر تھے حضور ملے تو — خلیفۃ الرسول بن گئے۔
پہلے عمر تھے حضور ملے تو — جان نشین رسول بن گئے
پہلے عثمان تھے حضور ملے تو — ذوالنورین بن گئے
پہلے علی تھے حضور ملے تو — دامادِ رسول بن گئے
پہلے اعرابی تھے حضور ملے تو — صحابی رسول بن گئے
پہلے بلال تھے حضور ملے تو — موذن رسول بن گئے
پہلے انس تھے حضور ملے تو — خادم رسول بن گئے
پہلے ابن عباس تھے حضور ملے تو — علم کا شہکار بن گئے
پہلے ابوحنیفہ تھے حضور ملے تو — فقاہت کے علمبردار بن گئے
پہلے عبدالقادر تھے حضور ملے تو — اولیاء کے تاجدار بن گئے
پہلے معین الدین تھے حضور ملے تو — چشتیوں کے قافلہ سالار بن گئے

جس جس کو بھی میرے آقا شے دو عالم۔ فخر بنی آدم۔ نور مجسم۔ احمد مجتبیٰ مح
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ملتے گئے وہ عظمتوں کے تاجدار بنتے

گئے کوئی

کرماں والے شریف بن گئے — کوئی شرقپور شریف والے بن گئے
کوئی سیال شریف والے بن گئے — کوئی چورہ شریف والے بن گئے
کوئی گولڑا شریف والے بن گئے — کوئی نتھال شریف والے بن گئے
کوئی علی پور شریف والے بن گئے — کوئی اُلو مہار شریف والے بن گئے
کوئی سرہنہ شریف والے بن گئے — کوئی بریلی شریف والے بن گئے
کوئی عیدگاہ شریف والے بن گئے — کوئی بھیرہ شریف والے بن گئے

کوئی درگاہ ابوالبیان والے بن گئے مگر ان سب کی زبان پر یہی تھا کہ :

فضل ربّ العلی اور کیا چاہیئے
مل گئے مصطفےٰ اور کیا چاہیئے
دامن مصطفےٰ جس کے ہاتھوں میں ہو
اس کو روز جزا اور کیا چاہیئے
گنبد سبز خوابوں میں آنے لگا
حاضری کا صلہ اور کیا چاہیئے

دوسرے شاعر نے اس کی ترجمانی اس انداز میں فرمائی :

جو حبیب خدا کے ہو جائیں
وہ خدا کے حبیب ہوتے ہیں
جن کو ہوتی ہے ان کی دید نصیب
ان کے کیسے نصیب ہوتے ہیں

ایک اور شاعر نے اپنی عقیدتوں کے پھول یوں پیش فرمائے :

منگتوں کو سلطان بنایا میرے کملی والے نے
جب اپنا دربار لگایا میرے کملی والے نے
مال و زر کی بات نہیں ہے یہ تو کرم کی باتیں ہیں
جس کو چاہا در پہ بلایا میرے کملی والے نے
جس کو حقارت سے دنیا نے دیکھا اور منہ پھیر لیا
اس کو بھی سینے سے لگایا میرے کملی والے نے
جس پر اپنا رنگ چڑھایا میرے کملی والے نے
داتا فرید اور خواجہ بنایا میرے کملی والے نے

محتشم بھنو :

اللہ خالق کائنات (جل جلالہ) کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان سے ساری کائنات مستفید ہو رہی ہے جیسا کہ

نبیوں کو فیض ملا	حضور کا صدقہ	رسولوں کو فیض ملا	حضور کا صدقہ
پیغمبروں کو فیض ملا	〃	خلفاء کو فیض ملا	〃
صحابہ کو فیض ملا	〃	تابعین کو فیض ملا	〃
اولیاء کاملین کو فیض ملا	〃	اغواث کو فیض ملا	〃
ولیوں کو فیض ملا	〃	قطبوں کو فیض ملا	〃
اوتادوں کو فیض ملا	〃	محدثین کو فیض ملا	〃
مجددین کو فیض ملا	〃	مفسرین کو فیض ملا	〃
مکرمین کو فیض ملا	〃	مبشرین کو فیض ملا	〃
عابدین کو فیض ملا	〃	ساجدین کو فیض ملا	〃

الغرض۔ جس جس کو بھی فیض ملا وہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در سے ملا۔

آیئے ایسا ہی پُرنور واقعہ سنیئے جو حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم اور اخلاق کی اعلیٰ مثال ہے امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب دلائل النبوۃ کے صفحہ ۲۲۶ پر یوں تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں قریش کے لوگوں کو بدر میں قتل ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ ایک دن عمیر بن وہب اور صفوان بن امیہ مقام حجر (یعنی حرم کعبہ میں حجر اسود کے قریب) میں بیٹھے گفتگو کر رہے تھے عمیر بن وہب (اسلام لانے سے قبل) قریش کا ایک نہایت فتنہ پرداز آدمی تھا اور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو ایذا دینا اس کا محبوب مشغلہ تھا اور اس کے ہاتھوں انہیں مکہ میں بڑی اذیت پہنچ چکی تھی اس کا بیٹا وہب بن عمیر اسیران بدر میں شامل تھا۔ ان دونوں نے کنوئیں میں پھینکے جانے والے مقتولان بدر اور ان کے انجام پر گفتگو کی۔ صفوان بن امیہ نے کہا بخدا ان کے بعد زندگی بے لطف ہو گئی ہے عمیر نے کہا بخدا تم سچ کہتے ہو اگر مجھ پر قرض نہ ہوتا جس کی ادائیگی کا میرے پاس کوئی سامان نہیں اور میرے مال اہل وعیال نہ ہوتے کہ اپنے بعد جن کے تباہ حال ہونے کا مجھے خوف ہے تو میں سوار ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا اور انہیں قتل کر کے دم لیتا۔ اور میرے پاس تو انہیں پیش کرنے کو عذر بھی ہے۔ کیونکہ میرا بیٹا ان کے ہاں گرفتار ہے یعنی اگر میں مدینہ طیبہ جاؤں اور وہ لوگ مجھ سے پوچھیں کہ تم کیوں آئے ہو تو میں کہہ سکتا ہوں کہ

اپنے بیٹے کو ملنے آیا ہوں صفوان نے اسے موقع غنیمت جانا اور کہا تمہارا قرضہ بھی میرے ذمے رہا وہ میں ادا کروں گا اور تمہارے اہل و عیال بھی میرے بچوں کے ساتھ رہیں گے جب تک وہ زندہ رہیں گے میں ان کی کفالت کرتا رہوں گا۔ اور جو چیز بھی میرے قبضے میں ہے وہ ان پر نثار کرنے میں دریغ نہیں کروں گا عمیر نے کہا یہ راز اپنے پاس ہی رکھنا اس نے کہا ایسا ہی کروں گا ۔۔۔۔ تو عمیر بن وہب نے اپنی تلوار تیز کروائی اس پر زہر کی پان چڑھائی۔ پھر سفر کرتا ہوا مدینہ طیبہ جا پہنچا۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے یوم بدر اور اس دن خود پر ہونے والے اکرام و انعامات خداوندی اور دشمنوں کی ذلت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ اچانک نظر پڑی تو دیکھا عمیر بن وہب مسجد کے دروازے پر اونٹ بٹھا رہا تھا اور تلوار گلے میں لٹک رہی تھی۔ انہوں نے دیکھتے ہی کہا۔ یہ کتا دشمن خدا عمیر بن وہب کوئی فتنہ لے کر آیا ہے۔ اسی نے ہمارے درمیان آتش جنگ بھڑکائی تھی اور روز بدر ہمارے متعلق دشمن کو معلومات فراہم کی تھیں۔ پھر وہ اٹھ کر رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ دشمنِ خدا عمیر بن وہب تلوار بدست آیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ آئے اور اس کی تلوار کو اس کے گریبان سمیت پکڑ لیا اور اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا چلو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا کر بیٹھو اور اس خبیث کا دھیان رکھو یہ پرخطر ہے۔

تو اسے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جایا گیا جب آپ نے دیکھا کہ فاروق اعظم اس کی تلوار کی میان اس کے گلے میں ڈالے ہوئے ہیں تو فرمایا عمر بن خطاب ؟ اسے چھوڑ دو پھر فرمایا عمیر! تم میرے قریب آجاؤ! وہ قریب ہوگیا اور کہنے لگا۔ اِنْعَمُوْا صَبَاحًا۔ تمہاری صبح نعمت بھری ہو یہ دور جاہلیت میں آداب بجالانے کا ایک طریقہ تھا رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمیر بن وہب۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہارے آداب سے بہتر اسلامی آداب عطا فرمائے ہیں اور وہ سلام ہے جو اہل جنت کے آداب میں سے ہے اس نے کہا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) بخدا مجھے ابھی اس سے پوری آگاہی نہیں۔ آپ نے فرمایا عمیر بن وہب تمہارا کیا ماجرا ہے ؟ اس نے کہا میں اس قیدی کے لیے آیا ہوں جو تمہارے پاس ہے۔ اس کے متعلق کچھ بھلائی کرو مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تمہاری گردن میں یہ تلوار کس لیے ہے ؟ کہنے لگا اللہ اسے رسوا کرے کیا تلوار سے بھی کبھی کچھ فائدہ ہوا ہے ؟ آپ نے فرمایا سچ بتلاؤ تم کس مقصد سے آئے ہو اس نے کہا میں اسی مقصد کے لیے آیا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تم اور صفوان بن اُمیہ مقام حجر پر بیٹھ کر کنوئیں میں ڈالے جانے والے مقتولان بدر کے متعلق باتیں کرتے رہتے تھے پھر تم نے کہا اگر مجھ پر قرضہ اور یہ میرے عیال نہ ہوں تو میں اس مہم پر روانہ ہو جاؤں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو قتل کر کے آؤں۔ صفوان نے تمہارے قرضے اور عیال کی ذمہ داری اپنے سر لے لی اس شرط پر کہ تم مجھے قتل کرو گے جبکہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان حائل ہے ـــــــ میری پیاری بہنو! حضور پر نور نبی غیب داں صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے عمیر بن وہب کو وہ بات بتادی جو انہوں نے مکہ مکرمہ میں کی اور حضور مدینہ منورہ میں تھے عمیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر گرے اور پکار اُٹھے :

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور آپ اللہ کے بندے اور رسول ہیں ۔

تو پھر مجھ کو کہنے دیجئے کہ

فضل ربّ العلیٰ اور کیا چاہیئے
مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہیئے
دامن مصطفیٰ جس کے ہاتھوں میں ہو
اس کو روز جزا اور کیا چاہیئے

معزز خواتین ! حضرت عمیر بن وہب رضی اللہ عنہ کو جب حضور کی ذات مل گئی تو پھر آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور مقام بیان فرمایا عمیر بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کی ان باتوں کو جھٹلایا کرتے تھے جو آپ ہمارے پاس آسمانی خبریں اور اللہ سے نازل ہونے والی وحی لایا کرتے تھے ۔ مگر یہ بات تو وہ ہے جو میرے اور صفوان کے سوا کسی کو معلوم نہ تھی تو خدا کی قسم میں جان گیا ہوں کہ اللہ ہی نے آپ کو اس سے خبردار کیا ہے اللہ کے لیے حمد ہے جس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی اور وہ مجھے اس راہ پر لے آیا پھر حق کی شہادت دے رہے

ہیں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کو دین کے مسائل اور قرآن سکھاؤ اور اس کا قیدی بھی آزاد کر دو تو ایسا ہی کر دیا گیا پھر عمیر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یارسول اللہ میں نورِ خدا (اسلام) کو بجھانے کے لیے پوری کوشش کرتا رہا ہوں اور دین خداوندی کے پیروکاروں پر ہر طرح کے ظلم ڈھاتا رہا ہوں اب میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اجازت دیں تو مکہ جاؤں اور انہیں اللہ اور اسلام کی طرف دعوت دوں شاید اللہ انہیں ہدایت دے دے ورنہ میں انہیں اذیت پہنچاؤں گا جیسے آپ کے ساتھیوں کو پہنچایا کرتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی وہ مکہ مکرمہ چلے گئے۔

اُدھر جب سے عمیر مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے تھے صفوان قریش سے کہہ رہا تھا تمہیں ایسے واقعہ کی مبارک ہو جو انہی دنوں وقوع پذیر ہونے والا ہے اور اس سے تم حادثہ بدر کی سب تلخیاں بھول جاؤ گے، صفوان باہر سے آنے والے لوگوں سے پوچھتا رہتا تھا تا آنکہ ایک سوار آیا اور اس نے عمیر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے متعلق آگاہ کیا۔ صفوان نے قسم اُٹھائی کہ اس سے کبھی کلام نہ کرے گا اور نہ اسے کچھ نفع دینے کی کوشش کرے گا چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ آئے اور وہاں دعوت حق کا کام شروع کر دیا اور مخالفین اسلام پر سختیاں شروع کر دیں تو ان کے ہاتھ پر بہت سے لوگ اسلام لائے۔ (دلائل النبوۃ ۴۲۸، ناشر ضیاء القرآن لاہور)

اسلامی بہنو! آپ نے کتنا پیارا اور پُرنور واقعہ سماعت فرمایا اس واقعہ سے ہمارے کئی مسائل حل ہو جاتے ہیں پہلا مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ عمیر بن

وہب حضور کو قتل کرنے آیا تھا مگر حضور کی پُرحکمت تبلیغ نے عمیر کو اسلام کا دیوانہ بنا دیا دوسری یہ بات معلوم ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں ہونے والی گفتگو کو مدینہ طیبہ میں سُن لیا یہی بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب ثابت کرتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام عظمتوں کو دل وجان سے ماننے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

تلاش حقیقت

پیاری بہنو! اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے محبوب کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنی اعلےٰ شان عطا فرمائی ہے کہ اگر کبھی غیر مسلم بھی میرے آقا و مولا کا اسم مبارک سُن لیتے تو جب تک زیارت کر نہ لیتے اس وقت تک ان کو سکون نہیں ملتا تھا معزز خواتین ایسا ہی پُرنور واقعہ سُنیئے۔ اور اپنے قلوب کو منور کیجیئے الشیخ محمد الواعظ الرھاوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور معروف کتاب جامع المعجزات کے صفحہ ۳۸ پر تحریر فرماتے ہیں ابتدائے اسلام میں یمن اور طائف کے نوجوانوں کا یہ معمول تھا کہ وہ گذرگاہوں میں بیٹھ کر اگلے وقتوں کے قصّے اور کہانیاں سُنا کرتے تھے ایک روز وہ اسی کام میں مصروف تھے کہ غیب سے ندا آئی۔ نادانو! شرم کرو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں اور تم لوگ پیروی نہیں کرتے ہو!

معزز بہنو۔ وہ سارے نوجوان ڈر کر بھاگ نکلے۔ انہوں نے اپنے سردار کو بتایا۔ سردار نے کہا کہ حقیقت کی تلاش ہم پر لازم ہے انہوں نے ایک فصیح وبلیغ مرد عاقل کو آٹھ اُونٹ اور انواع واقسام کے تحائف دے کر مکہ مکرمہ بھیج دیا۔ اور فرمایا:

محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل کر خوب غور کرتا۔ اگر تمہیں محسوس ہوا کہ واقعی وہ اللہ کے نبی ہیں تو اونٹوں سمیت سارا مال ان کی خدمت میں ہدیہ پیش کر دینا اگر معاملہ برعکس ہُوا تو مکہ مکرمہ میں یہ مال فروخت کر کے واپس آجانا۔

الغرض اسلامی بہنو! وہ شخص مکہ مکرمہ میں داخل ہوا تو اتفاقاً اس کی ملاقات ابوجہل سے ہو گئی۔ اس نے ابوجہل سے پوچھا ــــــ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟

ابوجہل لعنۃ اللہ نے کہا ــــــ جھوٹا اور شعبدہ باز! معاذ اللہ۔ استغفر اللہ

ابوجہل لعنۃ اللہ نے اس مسافر سے پوچھا ــــــ تم مکہ مکرمہ میں کیا کرنے آئے ہو؟۔ اس مسافر نے تمام واقعہ ابوجہل کو سُنایا اور بتایا کہ میری قوم نے مجھے بھیجا ہے کہ میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں حقیقت حال معلوم کروں ــــــ ابوجہل نے کہا یہ سارا سامان میں خرید لیتا ہوں۔ اس کے عوض تمہیں چار ہزار دینار دوں گا لیکن شرط یہ ہے کہ تم اسی وقت مکہ سے چلے جاؤ مجھے ڈر ہے کہ اگر تمہاری ملاقات محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو گئی تو تم اس کے جال میں پھنس کر اپنے حال سے ہاتھ دھو بیٹھو گے یہ کہہ کر ابوجہل نے مال لے لیا ــــــ معزز بیٹیو ــــــ اس مسافر نے مکہ کے ابوجہل کو مال تو دے دیا لیکن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کا شوق بڑھتا گیا ــــــ سبحان اللہ ــــــ سبحان اللہ

وہ مکہ کی گلیوں میں پھر رہا تھا کہ اس کی ملاقات حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ہو گئی۔ اس مسافر نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں سوال کیا تو حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ــــــ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے متعلق میں کیا بتاؤں ؛ ان کی تعریف سے الفاظ قاصر ہیں وہ فصیح العرب اور فخرِ کائنات ہیں۔

الغرض معزز بہنو! ذرا تصور کرو! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن وجمال اگر بیان کیا جائے تو کیسے ؛

والضحیٰ کا چہرہ ہے ۔۔۔ وَاللَّیْل کی زلفیں ہیں
اَلَمْ نشرح کا سینہ ہے ۔۔۔ مازاغ کا سرمہ ہے
یدُ اللہ کے ہاتھ ہیں ۔۔۔ والعصر کا زمانہ ہے
والفجر کی پیشانی ہے ۔۔۔ یٰسٓ کے دانت ہیں
حٰمٓ کے کُنڈل ہیں ۔۔۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی کی زبان ہے
لَعَمْرُکَ کی پیاری جان ہے ۔۔۔ وجہُ اللہ کی آن ہے

بلکہ معزز بہنو! سُنو سُنو محبوب کریم تو ۔۔۔

آمنہ کا لال ہے ۔ پیکرِ حُسن وجمال ہے
اللہ کا دلدار ہے صاحبِ شرف وکمال ہے
نبیوں کا تاجدار ہے رسولوں کا شاہکار ہے
اللہ کا یار ہے اُمت کا غم خوار ہے

معزز بہنو! مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا۔
کیا تم ان سے ملنا پسند کرو گے ؟ اس نے کہا اسی لیے تو مکہ آیا ہوں ۔۔۔ یہ سن کر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ تھاما اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے آئے اس مسافر کو دیکھتے ہی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

اپنی روداد تم بیان کرو گے یا میں بتاؤں ؟
سبحان اللہ ـــــ سبحان اللہ ـــــ سبحان اللہ ـــــ
اس مسافر نے عرض کی
آپ بتا دیں تو میں یقین کی دولت لے کر جاؤں گا ۔
مسافر کی یہ بات سُن کر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابتدائے سفر سے لے کر اپنی بارگاہ تک رسائی کے تمام واقعات بیان فرما دیئے ۔
وہ مسافر بے ساختہ پکار اُٹھا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ
الغرض ـــــ اس مسافر کو محمد مصطفےٰ کی ذات مل گئی ۔
معزز بہنو ـــــ وہ مسافر زبان حال سے کہہ رہا ہوگا ۔

فضل ربّ العلی اور کیا چاہیئے
مل گئے مصطفےٰ اور کیا چاہیئے
دامن مصطفےٰ جس کے ہاتھوں میں ہو
اس کو روز جزا اور کیا چاہیئے
گنبد سبز خوابوں میں آنے لگا !
حاضری کا صلہ اور کیا چاہیئے
بھیک کے ساتھ ہی ان کے دربار سے
مل رہی ہے دعا اور کیا چاہیئے

کسی شاعر نے اس مسافر کی محبت کو یوں بیان فرمایا :
اے عشق نبی میرے دل میں بھی سما جانا

مجھ کو بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوانہ بنا جاتا
جو رنگ کہ جامی اور رومی پہ چڑھایا تھا
اس رنگ کی اک رنگت مجھ پہ بھی چڑھا جاتا
قدرت کی نگاہیں بھی جس چہرے کو تکتی تھیں
اس چہرہ انور کا دیدار کرا جاتا

الغرض ـــــــ پیاری بہنو ـــــــ

وہ مسافر جب دولت ایمان سے مشرف ہو گیا۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ساتھ آؤ تاکہ ابوجہل سے تمہارا مال وزر واگذار کرایا جائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین سمیت گھر کے قریب پہنچے تو ابوجہل نے کھڑکی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اور فوراً دروازہ بند کر لیا صحن میں ایک وزنی پتھر پڑا ہوا تھا ابوجہل نے اپنے غلام سے کہا کہ میرے ساتھ مل کر یہ پتھر اٹھاؤ۔ اس کا ارادہ تھا کہ چھت پر جا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر انور پر پتھر پھینک دیا جائے ـــــ اس گستاخ کو اللہ نے اسی وقت سخت سزا دی پتھر غلام کے ہاتھ سے چھوٹ کر ابوجہل کے ہاتھ پر گر پڑا ابوجہل کا ہاتھ کچلا گیا۔ وہ درد سے چلا کر بولا۔

اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر میرا ہاتھ ٹھیک کر دو تو میں تمہارا مال واپس کر دوں گا۔ خدا نے اسی وقت ابوجہل کو شفا دے دی اس نے دروازہ کھولا اور مسافر کے اونٹ سامان سمیت واپس کرتے ہوئے اس کی نیت میں فتور آ گیا۔ اچانک اسے ایک خوفناک حبشی نظر

آیا۔ حبشی نے کہا: " او لعین! اگر جان کی امان چاہیئے تو پورا مال واپس کرو۔ ورنہ گردن اُڑا دوں گا۔

ابوجہل نے پورا مال واپس کر دیا حضور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لے آئے تو قوم نے ابوجہل سے کہا۔

بے وقوف! تم نے مال واپس کیوں کیا؟

ابوجہل نے اپنی قوم سے کہا۔

جو کچھ میں نے دیکھا ہے اگر تم بھی دیکھ لیتے تو یہ سوال نہ کرتے۔

ابوجہل نے یہ کہہ کر قوم کو سارا واقعہ سُنا دیا۔

معزز بہنو! آپ نے پُر نور اور پُر تاثیر واقعۂ عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سُنا۔ اس سے چند مسائل ثابت ہوتے ہیں۔ پہلا یہ کہ اللہ تعالیٰ جلّ جلالہ نے اپنے محبوب کو علم غیب عطا فرمایا۔ دوسرا یہ کہ ابوجہل نے جو مسافر کے ساتھ ظلم کیا تھا حضور کی وجہ سے اس نے اس مسافر کا مال و زر بھی واپس کر دیا اور مسافر حضور کے حُسن وجمال اور اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے دولت ایمان سے بھی مشرف ہو گیا۔

مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہیئے

معزز پیاری بہنو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کسی غزوہ میں شہید ہو گئے ان کا چھ ماہ کا بیٹا علاء یتیم رہ گیا۔ علاء کچھ بڑا ہوا تو اس نے دیکھا کہ اس کے ہم عمر بچے اپنے آباء کے ساتھ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تھے۔ ایک دن علاء نے اپنی ماں سے کہا؛ ——— ماں! میرے دوست

کتنے خوش نصیب ہیں کہ وہ اپنے آباء کے ساتھ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے نیاز میں حاضر ہوتے ہیں حضور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کے سر پر دستِ کرم رکھتے ہیں ـــــ ماں کاش ! میرے ابو بھی ہوتے تو وہ بھی مجھ کو حضور رسول کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے جایا کرتے ۔ بیٹے کی بات سنی تو ماں نے آبدیدہ ہو کر کہا ـــــ بیٹا! تیرے بھی ابوّ ہوا کرتے تھے ایک دن وہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں گئے اور پھر واپس نہ آئے ۔ بیٹا ؛ تیرے ابو شہید ہو گئے ـــــ ماں کا جواب سنتے ہی علاء رحمتؐ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر آکر رونے لگا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی آواز سنی تو حضرت انس سے فرمایا ۔ انس رضی اللہ عنہ ـــــ جی حضور ذرا باہر دیکھو تو ؟ کوئی غم زدہ بچہ رو رہا ہے ۔ اسے میرے پاس لے آؤ حضرت انس رضی اللہ عنہ علاء کو رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آئے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

تم کون ہو بیٹے ؟

نعمان کا بیٹا علاء ہوں ۔ وہی نعمان جو ایک غزوہ میں شہید ہو گئے تھے

مرحبا اے بیٹے تیرے ابوّ اس وقت جنت میں ہیں ـــــ یہ کہہ کر حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علاء کو سینہ سے لگایا ۔ علاء کے سر پر دست کرم پھیرا اور دعائے خیر فرمائی ـــــ الغرض معزز بہنو ! علاء کی عمر ابھی دس سال ہوئی تھی کہ ایک دن مدینہ منورہ میں اعلان ہو رہا تھا ـــــ اے ایمان والو ! رسول اکرم نور مجسم پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے کہ ہر پیرو

جوان جہاد فی سبیل اللہ کے لیے تیار ہو جائے۔

یہ اعلان علاء نے بھی سن لیا۔ اور اپنی ماں سے جہاد کی اجازت چاہی لیکن ماں نے انکار کر دیا۔ علاء سیدھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی ـــــ میں غزوہ میں شریک ہونا چاہتا ہوں لیکن ماں اجازت نہیں دے رہی ہیں مجھے ماں سے اجازت لے دیجئے ـــــ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کے گھر آئے اور دروازہ پر دستک دی دروازہ کی اوٹ سے ماں کی آواز آئی۔

کون ـــــ آواز آئی ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)

ماں نے کہا مرحبا رسول اکرم کے یارِ غار کیا حکم ہے؟ ابوبکر صدیق نے فرمایا اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ علاء کو جہاد پر جانے کی اجازت دی جائے ماں نے یہ سُنا تو کچھ دیر خاموش رہ کر بولی؟ نہیں۔ خدا کے لیے رہنے دیجئے۔ میرا ایک ہی تو بیٹا ہے۔ میں پہلے ہی بیوہ اور ستم رسیدہ ہوں ـــــ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اصرار نہ کیا اور واپس آ گئے۔ آپ نے علاء کو بتایا کہ ماں نے اجازت نہیں دی۔ یہ سن کر علاء حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ وہ بھی علاء کے گھر گئے اور اجازت چاہی تو ماں نے کہا! اے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خدا کے لیے غزوہ کو نہ جلاؤ۔ میرا ایک ہی بیٹا ہے میں کیسے اجازت دے سکتی ہوں۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی واپس آ گئے اور علاء کو بتایا کہ اجازت نہیں ملی۔ اس پر علاء بولا اب کہا کیا جائے؟

حضرت عمر نے فرمایا ـــــ چلو رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے پاس تاکہ آپ سفارش کریں ـــــ علاء سن کر خوش ہو گیا ـــــ علاء نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ کی خدمت میں انیس آدمی بیٹھے رو رہے تھے یہ وہ لوگ تھے جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَعَلَى الَّذِيْنَ إِذَا أَتَوْكَ ط

الغرض پیاری بہنو۔ علاء رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں گر پڑا اور آپ کے قدم مبارک چومنے لگا۔ علاء نے عرض کی اللہ سے پناہ لینے والوں کا یہی تو مقام ہے ـــ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی ماں سے جہاد میں جانے کی اجازت چاہی لیکن اس نے انکار کر دیا۔ ابوبکر صدیق اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم نے باری باری سفارش کی لیکن پھر بھی ماں نے اجازت نہیں دی حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ماں کی طرف کسی کو اپنا پیغام دیجیے شاید آپ کی سفارش سے میرا کام بن جائے ـــــ علاء کی بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ علی! اٹھو اور علاء کی ماں کے پاس جاؤ۔ مولا علی رضی اللہ عنہ اٹھے۔ علاء کا ہاتھ تھاما، دروازہ پر پہنچے اور کہا اے اُمّ العلاء! میں مولا علی رضی اللہ عنہ ہوں اور امام الانبیاء کی طرف سے قاصد بن کر آیا ہوں۔ اُمّ العلاء نے فرمایا۔

مرحبا! عمّ رسول کے بیٹے!! اہلاً سب سے پہلے اسلام لانے والے کیا حکم ہے رحمت کائنات کا؟ ـــــــــ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے ہیں کہ تمہارا بیٹا جہاد کی سعادت سے محروم نہ رہے اور امام الانبیاء کے ساتھ غزوہ پر جائے۔ اُمّ العلاء نے عرض کی میرا بیٹا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ـ علاء کو لے جا کر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں

میں ڈال دو ـــــــ ماں کا جواب سن کر مولا علی رضی اللہ عنہ نے کہا ـــــ بہن! جنگ میں دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں ممکن ہے علاء غازی بن کر مال غنیمت میں حصہ دار ہو جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ راہ حق میں شہید ہو جائے پیارے علی (رضی اللہ عنہ) میں جانتی ہوں۔ خواہ کچھ بھی ہو میں اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک علاء کو حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نذر کر چکی ہوں۔

ماں نے علاء کی پیشانی کو چوما اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔ مولا علی رضی اللہ عنہ۔ علاء کو امام الانبیاء کے پاس لائے تو آپ بہت مسرور ہوئے ـــــــ

اُم العلاء زبانِ حال یہ کہہ رہی ہوں گی۔

تم پر میں لاکھ جان سے قربان یارسول
بھر آئیں میرے دل کے بھی ارمان یارسول
کیوں دل پہ میں فدا نہ کروں جان یارسول
رہتے ہیں اس میں آپ کے ارمان یارسول

بالآخر۔ آمنہ کے لال پیکرِ حسن وجمال
صاحب شرف وکمال اللہ کے دلدار
نبیوں کے تاجدار رسولوں کے سردار
اُمت کے غمخوار مدینے کے تاجدار

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت میں مسلمان غزوۂ اُحد کے لیے روانہ ہو گئے ـــ سخت جنگ ہوئی مسلمانوں کو وقتی طور پر ہزیمت اٹھانا پڑی تو وہ اِدھر اُدھر بھاگ گئے کچھ پہاڑ پر چڑھ گئے۔

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا رہ گئے تو آپ نے مسلمانوں کو پکارا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پکار پر لبیک کہنے والا سب سے پہلا خوش نصیب یہی علاء تھا۔ وہ فوراً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری جان اور میری روح آپ پر فدا بلکہ حضرت علاء رضی اللہ عنہ کی زبانِ مبارک یہ الفاظ ادا کر رہی ہوگی :

میرا دل اور میری جان مدینے والے
تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے

الغرض پیاری بہنو! غزوہ اُحد کے شہدا میں سب سے پہلا شہید وہی ننھا مجاہد علاء تھا۔ جو حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کرتا ہوا سب سے پہلے شہید ہو گیا۔ بالآخر کافروں کی تدبیریں ناکام ہوئیں اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔

پیاری بہنو۔ غزوہ اُحد کے بعد حضور مدینہ تشریف لائے تو اہلِ مدینہ استقبال کے لیے اُمنڈ آئے۔ استقبال کرنے والوں میں ننھے مجاہد علاء کی ماں بھی تھی۔ وہ ایک پتھر پر کھڑی تھی سب سے پہلے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ شہر مدینہ میں داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے مجاہد تھے ننھے مجاہد علاء کی ماں آگے بڑھی سلام کیا اور عرض کی ــــــ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ! میرے بیٹے علاء کی کیا خبر لائے ہو؟ ــــــ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حوصلہ نہ پڑا کہ ننھے مجاہد علاء کی شہادت کی خبر سنائیں۔ آپ نے فرمایا بہن! جنگ اتنی شدید تھی کہ کسی کو کسی کی خبر تک نہ رہی۔

اتنے میں خلیفہ دوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے ننھے

مجاہد علاء کی ماں نے ان سے بھی بیٹے کے بارے میں دریافت کیا تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی وہی جواب دیا جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیا۔ پھر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم تھام رکھا تھا۔ علاء کی ماں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی لگام پکڑ کر کہا:

علی! بتاؤ میرا بیٹا، میرا علاء میری آنکھوں کی ٹھنڈک کہاں ہے؟ آپ ہی تو علاء کو لے کر گئے تھے۔

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آ رہے ہیں۔ وہی آپ کو بتائیں گے ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ مدینے کے چاند حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔ اُم العلاء نے اپنے چہرے سے نقاب الٹ دیا۔ اور عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ پر سلام ہو — حضور نے جواب دیا وعلیکم السلام۔ آپ کون ہیں؟

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں ننھے مجاہد علاء کی ماں ہوں۔ علاء کی ماں خدا تیرا بھلا کرے۔

یہ کہہ کر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یدُ اللہ کے گورے گورے ہاتھوں کو اللہ خالق کائنات کی بارگاہ میں بلند کر دیا اور دُعا مانگی اللہ کریم (جل جلالہ) علاء کی ماں کو وہی حوصلہ عطا فرمانا جو موسیٰ کلیم اللہ کی ماں کو عطا فرمایا تھا۔

ننھے مجاہد علاء کی ماں نے احتراماً حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لگام نہ تھامی بلکہ آپ کے ساتھ قدم بقدم چلتی رہی حضور امام الانبیاء

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ننھے مجاہد علاء کی ماں سے فرمایا مبارک ہو کہ میں تیرے بیٹے کو جنت میں چھوڑ آیا ہوں۔ اس وقت وہ حوروں کے جھرمٹ میں ہے۔ تم شہید کی بیوہ تھی ـــــ مبارک ہو کہ شہید کی ماں بھی بن چکی ہو ـــــ ماں نے یہ سنا تو غش کھا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں گر پڑی۔ اس کی روح پرواز کر کے شہید خاوند اور شہید بیٹے کے پاس چلی گئی۔

(جامع المعجزات ۱۸۴ - ۱۷۹)

ننھے مجاہد علاء کی ماں کی جب روح پرواز کر رہی ہو گی تو گویا زبان حال سے کہہ رہی ہو گی۔

میرا دل اور میری جان مدینے والے
تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے
بھر دے بھر دے مرے داتا مری جھولی بھر دے
اب نہ رکھ بے سر و سامان مدینے والے
کل کے مطلوب کا محبوب ہے معشوق ہے تو
اللہ اللہ تیری شان مدینے والے

کسی شاعر نے اس عاشقہ کی ترجمانی اس طرح فرمائی :

زندگی حقیقت میں بس اسی نے پائی ہے
مصطفیٰ کے کوچے میں جس کو موت آئی ہے
مجھ کو میرے مرشد نے بات یہ بتائی ہے
جو نبی کا ہو جائے اس کی کل خدائی ہے

اس ننھے مجاہد علاء کی ماں نے دل میں سوچا ہو گا کہ شوہر تھا وہ اللہ

کے دین کے لیے قربان ہو گیا اور بیٹا تھا وہ بھی نبی کی غلامی میں جان اللہ کے لیے قربان کر گیا میرا اس دنیا میں اب کوئی نہیں کیوں نہ میں بھی حضور کی غلامی میں حضور کے قدموں میں جان خالق کائنات کی بارگاہ میں نذرانہ پیش کر دوں

زندگی حقیقت میں بس اسی نے پائی ہے
مصطفیٰ کے کوچے میں جس کو موت آئی ہے

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی ایسی ہی استقامت عطا فرمائے آمین۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ۝

فضائل صدقات وخیرات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ٥

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ٥

وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

اَجْمَعِیْنَ ٥ - اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ٥

(پ ۴ - آل عمران ، ۹۲)

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ ط

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ط

پیاری بہنو۔ اللہ خالق کائنات کی حمد وثنا کے بعد آقائے دو عالم۔ فخر بنی آدم۔ نور مجسم۔ رسول اعظم۔ نبی مکرم۔ آقائے کل۔ مختار کل۔ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس نواز میں تمام معزز خواتین محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے قلوب واذھان کو معطر معطر کر کے ہدیہ نعت پیش فرمائیں :

کس نے ذرّوں کو اُٹھایا اور صحرا کر دیا

کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اُس کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا
شوکت مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم
منہدم کس نے الٰہی قصرِ کسریٰ کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا
آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

معزز بہنو بیٹیو۔ آج کا یہ عظیم الشان اور فقید المثال اجتماع خواتین جامعہ عائشہ للبنات گوجرانوالہ میں زیر صدارت باجی زینت علی حسین شاہ منعقد ہو رہا ہے اس عظیم الشان محفل کی قیادت محترمہ شبانہ انصاری فرما رہی ہیں ـــ مجھ سے پہلے محترمہ قاریہ طلیبہ منور مجددی بڑے مخصوص انداز میں تلاوت قرآن پاک فرما رہی تھیں جامعہ ہٰذا کی بچیوں نے کیا خوبصورت انداز میں حضور اکرم نور مجسم شفیع معظم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ نعت رسول پیش کر کے محفل کو نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معمور فرما دیا مجھ ناچیز کو جو موضوع دیا گیا ہے وہ ہے اسلام میں صدقات وخیرات کی برکات میں انشاء اللہ اللہ کریم کی توفیق اور رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے اور اولیاء کاملین کی نسبت سے کوشش کروں گی کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں آپ کی خدمت میں اپنے موضوع کے مطابق اظہارِ خیال کروں اللہ اپنے محبوب کے

صدقے حق بیان کرنے کی توفیق اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

پیاری بہنو بیٹیو۔ اللہ خالق کائنات (جل جلالہ) نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید و فرمان حمید کے پارہ نمبر ۴ سورہ آل عمران آیت نمبر ۹۲ میں ارشاد فرمایا:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۚ (آل عمران: ۹۲)

تم ہرگز نیکی نہیں حاصل کر سکو گے حتیٰ کہ اس چیز سے خرچ کرو جس کو تم پسند کرتے ہو۔

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝

(آل عمران: ۹۲)

اور تم جس چیز کو بھی خرچ کرتے ہو اللہ اس کو خوب جاننے والا ہے۔

پیاری بہنو! اس آیت مقدسہ میں اللہ خالق کائنات نے فرمایا اس کی تفسیر امام ابن کثیر جلد اول صفحہ ۵۴۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ یہاں اَلْبِرَّ سے مراد جنت ہے۔ یعنی تم جنت کو ہرگز نہیں پا سکو گے جب تک راہ خدا میں ان چیزوں کو خرچ نہ کرو جن چیزوں کو تم پسند کرتے ہو۔

شان نزول پیاری بہنو بیٹیو۔ آیئے اب اس آیت کا شان نزول دیکھتے ہیں کہ اس کا شان نزول کیا ہے اس حکم ربی پر صحابہ کرام نے کس طرح عمل کر کے اپنی زندگیوں کو ہمارے لیے مشعل راہ بنایا ہے امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب موطا امام مالک کے صفحہ ۸۲۶ پر یوں تحریر فرماتے ہیں:

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انصار مدینہ میں سب سے زیادہ باغات والے تھے اور انہیں اپنے باغوں میں بیرحاء سب سے زیادہ پسند تھا جو مسجد کے سامنے تھا۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں تشریف فرما ہوتے اور اس کا شیریں پانی نوش فرمایا کرتے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ (آل عمران: ۹۲)

تم ہرگز نیکی نہیں حاصل کر سکو گے حتیٰ کہ اس چیز سے خرچ کرو جس کو تم پسند کرتے ہو۔

پیاری بہنو۔ آیت کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم۔

اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) فرماتا ہے کہ تم اس وقت تک بھلائی کو نہیں پاؤ گے جب تک اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو اور مجھے اپنے باغات میں بیرحاء (باغ) سب سے پیارا ہے ـــــ لہٰذا یہ اللہ کریم (جل جلالہ) کے لیے صدقہ ہے میں اس کے ذریعہ بھلائی اور اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) کے پاس ذخیرے کی اُمید رکھتا ہوں پس یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وآلک وسلم) اسے خرچ فرمایئے جیسے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مرضی ہو۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شاباش! یہ سودا تو بڑا نفع بخش ہے یہ مال تو بہت مفید رہا میں نے تمہاری بات سن لی تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں کو دے دو۔

الغرض ـــــ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم آپ کا حکم سر اور آنکھوں پر۔

پھر حضرت ابو طلحہ نے وہ سارا باغ جو آپ کو بہت ہی محبوب اور پسند تھا وہ اپنے قریبی رشتہ داروں اور مستحق چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ا صـ ۵۴۸ ، بخاری شریف، مؤطا امام مالک صـ ۸۲۶)

پیاری مکرم و محترم بہنو۔ آپ نے سن لیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کس اعلیٰ انداز میں اس آیت مقدسہ پر عمل کر کے آنے والی نسلوں کے لیے اپنی زندگیوں کو مشعل راہ بنا دیا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے دل پر اس آیت کریمہ نے ایسا اثر کیا کہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اپنا محبوب باغ بیر حاء راہ خدا میں دے دیا تاکہ بھلائی کا مستحق ہو جاؤں۔ جنہیں خیر و برکت اور اپنی بہتری منظور تھی وہ اس کو حاصل کرنے کی خاطر دنیا کی اپنی عزیز سے عزیز چیز بھی قربان کرنے کے لیے تیار رہتے تھے اور آج کل ہم اپنی اصلی اور دائمی زندگی کی بہتری کو فراموش کر بیٹھے اور اپنے چند روزہ آرام و راحت کی خاطر اپنے ہی مسلمان بھائی کے گلے پر چھری پھیرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے وہ آخرت پر ایمان رکھنے کا تقاضا تھا اور یہ آخرت کو بھلانے کا نتیجہ ہے چند روزہ زندگی کے آرام و راحت کی خاطر جو ہم نے دونوں ہاتھوں سے لوٹ کھسوٹ کو اپنا محبوب مشغلہ بنایا ہوا ہے اور دولت کو جمع کر لینے کو اپنی کامیابی سمجھا ہوا ہے حقیقت میں یہ ہماری زبردست بھول ہے کیونکہ اس طرح جو ہم کما کر کھا رہے ہیں آج ہمارے سامنے اس کی ظاہری مٹھاس ہے اور کل جب زہر اپنا اثر دکھائے گا تو کف افسوس ملنا پڑے گا۔ کیونکہ ہم نے اپنے

ہاتھوں اپنی ابدی ودائمی زندگی کو برباد کیا اور چند روزہ آرام کے بدلے ہمیشہ کا عذاب خرید ا اس وقت کف افسوس ملنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا بلکہ موقع تو آج ہے کہ اپنی روش پر نظر ثانی کی جائے۔ اپنے زاویہ نظر کو درست کیا جائے اور دنیا کی حقیقت کو سمجھ کر اپنی عاقبت کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔

اسی طرح حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! خیبر میں میری زمین کا ایک ٹکڑا مجھے بہت پسند اور عزیز ہے اس کے بارے میں مجھے کوئی حکم فرمائیے مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اصل زمین اپنے قبضہ میں رکھو اور اس کی پیداوار کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دو۔

(شرح مسلم جلد ۲ صفحہ ۹۲۴، فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۳۵۴، تفسیر ابن کثیر جلد صفحہ ۵۴۸)

پیاری بہنو بیٹیو۔

شاعر اس کی ترجمانی ان الفاظ میں فرما گیا۔

منگتے ہیں کرم اُن کا سدا مانگ رہے ہیں
دن رات مدینے کی دُعا مانگ رہے ہیں
کم مانگ رہے ہیں نہ سوا مانگ رہے ہیں
جیسا ہے غنی ویسی ہی عطا مانگ رہے ہیں
ہر نعمت کونین ہے دامن میں ہمارے
ہم صدقۂ محبوب خدا مانگ رہے ہیں
سرکار کا صدقہ میری سرکار کا صدقہ
محتاج وغنی شاہ و گدا مانگ رہے ہیں

محبوبِ خدا کا اپنی محبوب چیز راہ خدا میں دے دینا

پیاری بہنو بیٹیو! حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک عورت ایک بنی ہوئی چادر لے کر نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کے اخلاص اور اپنی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اسے لے لیا۔

پھر ہمارے پاس تشریف لائے تو وہی چادر پہن رکھی تھی۔ ایک آدمی نے عرض کیا یہ کس قدر خوب صورت ہے۔ مجھے عنایت فرمایئے آپ نے فرمایا۔ ہاں ــــ آپ مجلس میں تشریف فرما رہے پھر واپس تشریف لے گئے۔ اس چادر کو لپیٹا اور اس آدمی کی طرف بھیج دیا۔ صحابہ کرام نے کہا تم نے اچھا نہیں کیا ــــ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی اسے لیا آپ نے اس چادر کو پہنا تھا۔ پھر بھی تو نے آپ سے مانگ لی ــ حالانکہ تجھ کو معلوم ہے آپ سائل کے کسی سوال کو رد نہیں فرماتے ــــ اس نے عرض کیا:

اِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا سَاَلْتُہٗ لِاَلْبَسَہَا اِنَّمَا سَاَلْتُہٗ لِتَکُوْنَ کَفَنِیْ قَالَ سَہْلٌ فَکَانَتْ کَفَنَہٗ۔ (بخاری شریف)

اس نے کہا۔ اللہ کی قسم میں نے اسے پہننے کے لیے نہیں مانگا بلکہ اپنے کفن کے لیے مانگا ہے حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ وہ چادر ان کا کفن بنی۔

پیاری اسلامی بہنو۔ آپ نے حضور پرنور نبی کریم رؤف الرحیم احمد مجتبیٰ

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے غلاموں سے محبت اور عقیدت ملاحظہ کی کہ اپنے لیے ضرورت بھی ہے مگر پھر بھی اپنی ضرورت کو اپنے غلام کی ضرورت پر ترجیح دے دی یہی بات انسان کو کردار اور اخلاق میں دوسرے لوگوں سے ممتاز کر دیتی ہے۔

پیاری بہنو۔ اس حدیث مبارکہ سے جو دوسری بات عیاں ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اس صحابی رسول نے چادر کو فقط اس لیے مانگا تھا کہ یہ چادر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر سے مس ہو گئی تھی۔ اس نے سوچا کہ اگر یہ چادر میں لے لوں تو اپنے کفن میں استعمال کروں گا تو میرا یہ ایمان ہے اللہ کریم جل جلالہ اس چادر مصطفےٰ کی نسبت کی وجہ سے عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔ انشاءاللہ۔

بقول شاعر اہلسنت تمام بہنیں مل کر میرے ساتھ بھی پڑھ لیں۔

اب تنگی داماں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ
ہیں آج وہ مائل بہ عطا اور بھی کچھ مانگ
ہر چند کہ مولا نے بھرا ہے تیرا کشکول
کم ظرف نہ بن ہاتھ بڑھا اور بھی کچھ مانگ
سرکار کا در ہے درِ شاہاں تو نہیں ہے
جو مانگ لیا مانگ لیا اور بھی کچھ مانگ
جن لوگوں کو یہ شک ہے کرم ان کا ہے محدود
ان لوگوں کی باتوں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ

الغرض محترم بہنو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا در ہر سائل کی جھولی کو بھر بھر کر عطا فرما رہا ہے اللہ ہم کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در سے

اپنی جھولیاں بھرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین)

لائق صد احترام خواتین :

آپ نے سماعت فرمایا کہ انسان کی کامیابی کا راز فقط اللہ تعالیٰ رجل جلالہ کی راہ میں اپنی محبوب سے محبوب ترچیز صدقہ وخیرات کر دینا ہے آیئے پھر اللہ خالق کائنات جل جلالہ کی لاریب کتاب قرآن مجید فرقان حمید سے فرمان الٰہی سن کر اپنے دلوں کی کھیتی کو آباد شاداب کریں۔

ارشاد ربانی ہے :

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ (الحدید، آیت ۱۸)

بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا ان کے دونے ہیں اور ان کے لیے عزت کا ثواب ہے۔

پیاری بہنو! اس آیت مقدسہ میں اللہ خالق کائنات نے ارشاد فرمایا صدقہ دینے والے مرد اور عورتیں اور کسی غریب کو ضرورت کے وقت قرض حسنہ دینے والوں کے لیے اللہ کریم نے بہت ہی اعلیٰ رزق رکھا ہے اور آخرت میں ان کو بہت ہی عزت سے نوازے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالی ہے ہر شخص اپنے صدقات کے سائے میں ہوگا جب تک لوگوں کے اعمال کا فیصلہ نہیں ہو جائے گا۔ بیشک صدقہ دینے والوں کو قبر میں گرمی محسوس بھی نہیں ہوگی۔ مزید فرمایا روز قیامت ایماندار اپنے صدقات کے سائے تلے ہوں گے بیہقی۔ (نزہۃ المجالس جلد ۱ ص ۲۵۹)

زیورات کو صدقے کا حکم

لائق صد احترام بیٹیو۔ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ یٰمَعْشَرَ النِّسَآءِ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ۔ (شرح مسلم جلد ۲۔ ص ۹۲۵)

اے عورتوں کی جماعت صدقہ کیا کرو خواہ زیورات سے کرو۔

پیاری بہنو۔ حدیث شریف کی سب سے مستند کتاب صحیح بخاری شریف میں ایک واقعہ موجود ہے کہ اس فرمان عالی شان پر عورتوں نے کس کمال سے عمل کرنے والوں کے لیے اپنی زندگیوں کو مشعل راہ بنادیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کسی نے آپ کی بارگاہ میں عرض کیا کیا آپ نے کبھی حضور آمنہ کے لال۔ پیکر حسن وجمال۔ صاحب شرف وکمال۔ نبیوں کے سردار۔ اُمت کے غم خوار۔ رسولوں کے سردار۔ اللہ کے یار۔ مسلمانوں کے دل کا قرار۔ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز ادا کی ہے انھوں نے جواب دیا کہ ہاں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عید کے موقع پر موجود تھا۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنگت میں ادا کی ہوئی نماز کی تفصیل بیان فرمائی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی نماز ادا فرمائی اس کے بعد خطبہ دیا پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے اور ان کو نصیحت فرمائی اور آخرت کی باتیں یاد دلائیں۔ اور صدقے کا حکم فرمایا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے انھوں نے اپنا کپڑا پھیلا دیا اور عورتیں فرمان عالی شان پر عمل کرتے ہوئے اپنے اپنے زیور اُتار کر پھینکتیں زہیں ان زیوروں میں موٹی موٹی انگوٹھیاں بھی تھیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لے اپنے دولت کدہ کی طرف روانہ ہو گئے۔
(بخاری شریف)

مکرم و محترم بہنو معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور صحابی عورتوں نے جس محبت سے اللہ کریم (جل جلالہ) کی راہ میں سخاوت کی وہ رہتی دنیا تک ہر عورت کے لیے نمونہ بن گئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آخرت کی جنت اور مرنے کے بعد والے ثواب کے مقابلے میں ان کے نزدیک زیور کی کوئی حقیقت نہ تھی چونکہ ان کو یقین کامل تھا اس لیے جنت کے زیور کی طلب اور رضاء الٰہی میں انھوں نے بے جھجک اپنے زیور اللہ کریم (جل جلالہ) کی راہ میں دے دیئے۔ اور اس فانی دنیا میں کانوں گلوں اور ہاتھوں کو بغیر زیور کے رکھنا پسند کر لیا اللہ کریم (جل جلالہ) ہم کو بھی ایسے جذبات نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

الغرض پیاری بہنو بیٹیو! عورتوں کے دل میں دنیا کی محبت ہی نہیں تھی اُن کے دل کا قرار و چین مصطفےٰ کی ذات تھی۔ آیئے میرے ساتھ مل کے پڑھیئے کیونکہ اس وقت عورتوں کی زبان پر ایسے ہی الفاظ ہوں گے۔

توں ایں ساڈا چین تے قرار سوہنیا
تیرے نال وسدی بہار سوہنیا
تاریاں دے نال ایں سجی ہوئی رات نوں
اِک رات کہیہ اس ساری کائنات نوں
تیرے قدماں توں دیاں وار سوہنیا!
تیرے نال وسدی بہار سوہنیا
توں ایں ساڈا چین تے قرار سوہنیا

صدقے اور خیرات کی ترغیب

مکرم بہنو بیٹیو۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے قرآن مجید و فرقان حمید میں بیشمار جگہوں پر صدقہ اور خیرات کرنے کا حکم بھی فرمایا اور اس کے فضائل و برکات بھی بیان فرمائے ہیں۔ آیئے قرآن پاک کی ایک آیت مبارکہ سماعت فرمایئے:

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (البقرة : ۲۶۵)

اور مثال اُن لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی خوشنودیاں حاصل کرنے کے لیے اور اس لیے تاکہ پختہ ہو جائیں اُن کے دل۔

دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (البقرة : ۲۶۲)

جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں پھر جو خرچ کیا اس کے پیچھے نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ دُکھ دیتے ہیں انھیں کے لیے ثواب ہے اُن کا اُن کے رب کے پاس نہ کوئی خوف ہے اُن پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

معزز خواتین اسلام۔ آپ نے ان آیات مقدسہ کو سماعت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات بینات میں فرمایا کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو اور جس کو دیتے ہے اس پر کوئی احسان بھی نہیں کرتے ان کا مقصد فقط اللہ کی رضا ہوتا ہے ایسے لوگ قیامت کے دن بے خوف اور بے غم

ہوں گے۔ انشاء اللہ

چھ نعمتیں

پیاری اسلامی بہنو۔ صدقات وخیرات کی عظمت وبرکات بیشمار ہیں بلکہ اس کے فضائل وہی انسان جانتے ہیں جو اس کو رضا الٰہی کے لیے ادا کرتے رہتے ہیں آیئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالی شان سماعت فرمائیں آپ فرماتے ہیں اپنی ذات پر صدقہ وخیرات دینا لازم کرلو کیونکہ اس کی وجہ سے چھ نعمتیں نازل ہوتی ہیں۔

تین دنیا میں ——— اور تین آخرت کی ——— دنیا میں ! رزق میں ترقی ہوتی ہے ——— مال ودولت میں اضافہ ہوتا ہے اور شہروں کی آبادی کا باعث ہے ——— اور آخرت کی تین یہ ہیں۔ آخرت میں پردہ پوشی ہوگی ——— سر پر سایہ رہے گا اور جہنم سے محفوظ کردیا جائے گا۔

(طبرانی بحوالہ نزہتہ المجالس جلد اوّل ص۶۵۹)

حضرت مکحول تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب ایمان دار صدقہ دیتا ہے تو دوزخ بطور شکرانہ سجدہ کرتا ہے کہ اُمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک شخص مجھ سے بچ گیا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوزخ سے اپنے آپ کو بچاؤ اگرچہ ایک کھجور ہی صدقہ دینا پڑے۔

آٹھ درہم کی برکات

لائق صد احترام بیٹیو ! آپ بڑی محبت سے صدقہ وخیرات کے فضائل وبرکات سماعت فرما رہی تھیں اب میں آپ کے سامنے ایک ایسا واقعہ پیش کرنا چاہتی ہوں ویسے تو آٹھ درہم تھے مگر اللہ نے ان آٹھ درہموں میں برکت ڈال دی۔

علامہ عبدالرحمٰن بن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور ومعروف کتاب نزہتہ المجالس

جلد اول صفحہ ۶۶۰ پر تحریر فرماتے ہیں کہ نبی کریم روف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آٹھ درہم لے کر بازار تشریف لے جارہے تھے کہ راستہ میں ایک کنیز کو روتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رونے کا سبب دریافت کیا۔ اس کنیز نے عرض کی۔۔۔۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں گھر سے دو درہم کا سودا لینے کے لیے آئی تھیں مگر وہ درہم مجھ سے راستہ میں کہیں گم ہوگئے ہیں اُمت کے غم خوار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسلی دی اور دو درہم اسے عنایت فرمادیئے۔ اور چار درہم کا کرتہ خرید کر جب اُمت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس آرہے تھے تو راستے میں ایک فقیر نے صدا لگائی کہ جو مجھے کرتہ پہنائے گا اللہ جل جلالہ اسے جنّت کا لباس عطا فرمائے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ کرتہ اسے دے دیا پھر بازار گئے اور دو درہم کا کرتہ خرید لیا۔ واپس ہوئے تو ایک اور کنیز کو سرراہ روتے دیکھا مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا کیوں رو رہی ہو! ۔اس نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنے مالک کے گھر جانے میں دیر ہوگئی ہے اس لیے رو رہی ہوں، مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنے ساتھ لے چلو! چنانچہ آپ اس کے مالک کے گھر تک پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا السلام علیکم۔ مگر اندر سے کوئی جواب نہیں آیا۔ مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری مرتبہ پھر السلام علیکم کہا مگر گھر والوں کی طرف خاموشی کے سوا کچھ نہ تھا۔ مدینہ کے تاجدار رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری مرتبہ پھر کہا السلام علیکم تو اندر سے جواب آیا۔ اس گھر والوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے قصداً جواب نہ دیا، تاکہ آپ کی پیاری پیاری آواز سے مستفیض ہوتے رہیں۔ سُبحانَ اللہ

سُبْحَانَ اللہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سلامتی کی دعاؤں کو ذخیرہ بنالیں۔ اور برکت حاصل کریں۔ پھر مدینے کے تاجدار، اُمت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کنیز کو گھر پہنچنے میں دیر ہوگئی ہے اسے معاف کردیں گھر والوں نے نہایت خوشی و مسرت سے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آپ کے لیے آزاد ہے؛ سُبْحَانَ اللہ — سُبْحَانَ اللہ — سُبْحَانَ اللہ ——

الغرض —— پیاری بہنو بیٹیو —— جس کنیز کو غلامی سے آزادی کا پروانہ مِلا ہوگا وہ زبانِ حال سے یہ کہتی جارہی ہوگی۔

تیرے قدموں میں آنا میرا کام تھا
میری قسمت جگانا ترا کام ہے
میری آنکھوں کو ہے دید کی آرزو !
رُخ سے پردہ اٹھانا ترا کام ہے
تیری چوکھٹ کہاں اور کہاں یہ جبیں
تیرے فیضِ کرم کی تو حد ہی نہیں
جن کو دنیا میں نہ کوئی اپنا کہے
ان کو اپنا بنانا ترا کام ہے

الغرض —— پیاری بہنو بیٹیو! آپ نعت کی صورت میں عنایات رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سماعت فرمارہی تھیں مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن گھر والوں سے جب واپس ہوئے تو فرمارہے تھے میں نے ان آٹھ درہموں کو سب سے زیادہ مفید پایا کیونکہ ایک کنیز کو ہم نے ان سے پناہ دلوائی دوسری کو آزادی ملی اور ننگے کو لباس مِلا۔ (کتاب شرف

مصطفیٰ ، نزہتہ المجالس جلد اوّل صـ ۶۶۰)

چار دعائیں

لائقِ صد احترام خواتینِ اسلام کوئی انسان خلوصِ نیت سے اللہ خالق کائنات جل جلالہ کی بارگاہ میں جو بھی دعا مانگتا ہے اللہ کریم جل جلالہ اس دعا کو فوراً اپنی بارگاہ میں قبول کر لیتا ہے پس ایک ایسا ہی پر نور واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرنے والی جس کے سننے سے اچھی محفل میں جانے کا شوق اور اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات دینے کی رغبت ملے گی صاحب نزہت المجالس تحریر فرماتے ہیں حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسجد میں وعظ فرما رہے تھے سامعین میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر آواز لگائی کہ جو مجھے اس محفل میں چار درہم دے گا میں اس کے لیے چار دعائیں کروں گا۔ ایک یہودی غلام کھڑا ہوا، اس نے چار درہم دیتے ہوئے کہا میرے لیے یہ چار دعائیں فرمائیں :

پہلی دعا یہ کہ میں غلام ہوں آزادی کی دولت ملے ۔

دوسری دعا۔ فقیر ہوں تونگری حاصل ہو۔

تیسری دعا۔ گنہگار ہوں مغفرت کی دعا مانگیے ۔

چوتھی دعا۔ میرا مالک غیر مسلم ہے وہ اسلام لے آئے ۔

پیاری بہنو۔ حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی جب وہ گھر واپس لوٹا تو مالک نے پوچھا تم نے دیر کیوں لگائی ۔ وہ کہنے لگا میں حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ سننے لگا اور میں نے چار درہم کے صدقہ میں چار دعائیں حاصل کی ہیں ۔ ایک اپنی آزادی کے لیے تھی ـــــ مالک نے کہا اچھا میں نے تجھے آزاد کیا۔ سُبحَانَ اللہ ـــــ دوسری دعا یہ تھی کہ میری محتاجی دور ہو اس

مالک نے یہودی کو چار ہزار درہم دے دیئے تیسری دعا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ تجھے اسلام کی دولت عطا فرمائے ــــــ مالک نے فوراً کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا ــــــ سُبحَانَ اللہ ــــــ چوتھی دُعا یہ تھی کہ اللہ تیری اور میری مغفرت و بخشش فرما دے مالک کہنے لگا جو میری قدرت میں تھا میں نے کر دیا یہ چوتھی دعا میری قدرت باہر ہے بالآخر رات ہو گئی ساری دنیا سو گئی مگر خالق کائنات جل جلالہ تو سونے سے پاک اور منزہ ہے اس مالک کی قسمت کا ستارہ چمکا غیب سے ندا آئی جو کچھ تمہاری قدرت میں تھا وہ تو نے کر دیا اور جو ہماری قدرت میں ہے ہم کرتے ہیں لہٰذا سُن؛ ہم نے تجھے۔ تیرے غلام۔ واعظ اور تمام حاضرین کو اپنی مغفرت سے نواز دیا۔

پیاری بیٹیو۔ کتنا خوش نصیب غلام تھا کہ فقط چار درہم صدقہ کر کے غلامی سے آزادی۔ غریبی سے امیری۔ گناہ گاری سے بخشش کا پروانہ لے کر جب چلا ہو گا تو اس کی زبان پر یہ الفاظ ہوں گے۔ بقول حضرت عارف کھڑی شریف۔

عدل کریں تے تھر تھر کنبن اُچیاں شاناں والے
فضل کریں تے بخشے جاون میرے جے مُنہ کالے
رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا
جے اک قطرہ بخشیں میںوں کم بن جاندا میرا
وڈیاں مہراں والیا سائیاں رب غریب نوازا
اپنے فضل کرم تھیں کھولیں رحمت دا دروازہ

صدیق اکبر کا اللہ کی راہ میں صدقہ کرنا

پیاری لائق صد احترام بہنو! حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

کے بعد تمام صحابہ سے افضل و اعلیٰ چاروں خلفاء راشدین ہیں اور ان چاروں میں سب سے زیادہ افضل و اعلیٰ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات ہے آپ کی زندگی کا پر نور واقعہ سماعت فرمائیں وہ کیسے دین کے لیے مال و زر خرچ کرتے تھے حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم نور مجسم۔ نبی اعظم رسول محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال تھا۔ میں نے کہا اگر میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کسی دن صدقہ دینے میں بڑھ سکتا ہوں تو آج بڑھ سکتا ہوں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں اپنا گھر کا نصف مال لے کر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ــــــ اے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے۔

میں نے عرض کیا :

قُلْتُ مِثْلَهٗ   اس کے برابر

اس کے بعد حضرت امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا سارا مال لے کر حاضر ہوئے مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ پیارے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی :

تَرَكْتُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ   اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔

سُبْحَانَ اللّٰہ ــــــ سُبْحَانَ اللّٰہ ــــــ سُبْحَانَ اللّٰہ

پیاری بیٹیو۔ کتنا اعلیٰ انداز محبت ہے کہ حضور مدینہ کے تاجدار صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو پیارے صدیق کی محبت کا انداز تو دیکھو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ (ترمذی جلد ۲ صہ ۶۹۴)

شاعر مشرق نے کیا خوب ترجمانی کی ؎

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

اسلامی بہنو! حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی اکثر اوقات اپنا مال و زر اللہ کریم (جل جلالہ) کی راہ میں صدقہ کرتے رہتے تھے آپئے ان کی زندگی کا ایک محبت سے لبریز واقعہ سماعت فرمایئے اور اپنے دلوں کو معمور فرمایئے۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ سفر میں یہودیوں کے ایک گاؤں میں پہنچے۔ آپ نے دریافت کیا! کہ یہاں کسی مسلمان کا گھر بھی ہے۔ لوگوں نے جواب دیا یہاں ایک بدو مسلمان رہتا ہے جو بے حد غریب ہے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اس کے گھر تشریف لے گئے اس بدو نے اپنی بیوی سے کہا! ایک مہمان آگیا ہے اس کے کھانے کا کچھ انتظام کرو بیوی نے جواب دیا کہ گھر میں سوائے جو کے تھوڑے سے آٹے کے اور کچھ بھی نہیں ——— شوہر نے فرمایا ——— کہیں سے گندم کا آٹا ادھار لے آؤ ——— بیوی نے پاس پڑوس سے گندم کا آٹا ادھار لینے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔ گھر آکر اپنے شوہر سے بولی: گندم کا آٹا تو کہیں سے نہیں مل سکا۔ مجبوراً جو کی تین روٹیاں پکا کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

کے سامنے رکھ دی گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ اس شخص کے تین بچے ہیں اور دو یہ میاں بیوی خود یہ پانچ ہوئے اور چھٹا میں شامل ہو گیا ہوں اور روٹیاں صرف تین ہیں یہ سوچ کر آپ نے چھٹا حصہ یعنی آدھی روٹی خود کھا کر باقی واپس کر دی کہ خود کھائیں اور بچوں کو کھلائیں۔ جب آپ رخصت ہونے لگے تو فرمایا۔ تم کسی دن مدینہ آنا اور عمر بن خطاب کا نام پوچھ کر مجھے ملنا۔ کچھ عرصہ بعد اس بدو کی بیوی نے اصرار کیا کہ مدینہ جا کر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملیں وہ شخص مدینہ پہنچا اور آپ سے ملا اس وقت آپ کا تجارتی قافلہ مدینہ میں پہنچ رہا تھا بہت سے اونٹوں پر مال لدا ہوا تھا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وہ سب اونٹ بمعہ مال و دولت اس بدو کو عطا فرما دیئے وہ بدو اپنی خوش بختی پر نازاں و فرحاں واپس اپنے گھر لوٹ گیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ سارا ماجرا بیان کیا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا میں نے اس میزبان بدو کی میزبانی کا حق ادا کر دیا؟ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) حق تو شاید اس ایک لقمہ کا بھی ادا نہ ہوا کیونکہ اس غریب نے تمہاری مہمان نوازی کے لیے آدھا رزق لینے سے بھی دریغ نہ کیا تھا اور اپنی بساط سے زیادہ تمہاری خدمت کی تھی لیکن تمہارے لیے اونٹوں کی قطار مال و متاع سمیت دے دینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ (سنی فضائل اعمال صفحہ ۹۰۶)

عثمان غنی رضی اللہ عنہ

لائق صد احترام خواتین۔
خلیفہ سوم حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی زندگی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و اتباع میں گزری آپ نے

ان کی زندگی کا ایک مشہور و معروف واقعہ سنیں اور اس پر عمل کر کے اپنی زندگی کو کامیابی سے مزین فرمائیں:

خلیفۃ الرسول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں قحط پڑا لوگ بہت پریشان تھے ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آج شام تک اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) تمہاری پریشانی دور کر دے گا۔ چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ایک ہزار اونٹ غلہ سے لدے ہوئے آئے۔ مدینہ منورہ کے تاجر غلہ خریدنے کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یہ بتاؤ کہ ملک شام سے یہ غلہ جو میرے پاس آیا ہے تم اس پر کس قدر نفع دو گے تاجروں نے کہا! دس روپے کے غلہ پر دو روپے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اس سے زیادہ ملتا ہے آخر سودا ہوتے ہوتے ان تاجروں نے کہا۔ جو مال آپ نے دس روپے میں خریدا ہے اس کی قیمت پندرہ روپے دیں گے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے۔ تاجروں نے تعجب سے کہا! وہ زیادہ دینے والا کون ہے؟ مدینہ کے تاجر تو ہم لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے ایک روپیہ کے مال کی دس روپے قیمت مل رہی ہے۔ کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو۔ تاجروں نے انکار کر دیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم لوگوں کو میں گواہ بنا کر میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں نے یہ سارا غلہ جو ایک ہزار اونٹ ہے سب کا سب اللہ کی راہ میں فقراءِ مدینہ کو دے دیا۔

پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے

دنیا کے منافع پر آخرت کے منافع پر ترجیح دے دی اللہ کریم ہمیں بھی ایسا ہی جذبہ عطا فرمائے آمین ثم آمین ۔

اہلِ بیت کا صدقہ خیرات کرے

پیاری بہنو ـــــ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس کائنات میں جتنی اعلیٰ واکمل شخصیات کو پیدا کیا ان نفوس قدسیہ کے اخلاق وکردار بھی اعلیٰ اور اکمل سے اکمل ہوتے ہیں آیئے ایسا ہی واقعہ سنیئے جو آپ کے ایمان کو استقامت عطا فرما دے گا کیونکہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی سیرت میں ایک نمایاں پہلو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا تھا وہ اپنی ذات پر ضرورت مند اور حاجت مندوں کو فوقیت دیتے تھے مفسرین کرام فرماتے ہیں ایک دفعہ حضرات حسنین کریمین طیبین ۔طاہرین رضی اللہ عنہم بیمار ہو گئے ۔حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر صحابہ عیادت کے لیے ان گھر گئے کسی صحابی نے عرض کی اے مولا علی رضی اللہ عنہ آپ نذر مان لیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ان بچوں کو صحت عطا فرمائی تو پھر آپ نذر کو پورا کر دیں گے ۔حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے تین روزے رکھنے کی منت مانی ۔
اسی طرح حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تین روزے رکھنے کی منت مانی ۔اسی طرح آپ کی کنیز فضہ نے بھی تین روزے رکھنے کی نذر مانی ۔

الغرض ـــــ اللہ کریم (جل جلالہ) نے حضرات حسنین کو شفا عطا فرما دی ۔اب نذر کے ایفاء کا وقت آ گیا ۔کاشانہ حیدری میں روزہ کے افطار کے لیے بھی کوئی چیز نہ تھی چنانچہ آپ شمعون یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور تین صاع جو بطور قرض یا بعوض اجرت لے آئے صبح کو سب نے روزہ رکھا حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک صاع

جَو پیسے اور اس کے پانچ روٹیاں پکائیں شام کی نماز کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو سب اہل خانہ کھانا تناول فرمانے لگے تو اچانک کسی نے دروازے پر دستک دی اور کہا میں مسکین ہوں بھوکا ہوں آپ نے سب روٹیاں اُٹھا کر اسے دے دیں اور خود سادہ پانی پی کر سو گئے دوسرے روز افطار کے بعد کھانا کھانے بیٹھے تو دروازے پر پھر دستک ہوئی تو آواز آئی یتیم ہوں ۔ بھُوکا ہوں ۔ پھر پانچوں روٹیاں اُٹھا کر اسے دے دی گئیں ۔

الغرض تیسرے روز پھر روزہ رکھا گیا ۔ جب کھانا کھانے بیٹھے تو ایک سائل نے آواز دی اسیر ہوں ۔ بھُوکا ہوں ۔ چنانچہ سارا کھانا اس کو دے دیا تین دن اور تین رات کے مسلسل فاقے سے بچّوں کی یہ حالت ہو گئی کہ کمزوری کی وجہ سے کانپ رہے ہیں ۔ حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ انہیں لے کر بارگاہ رسالت پناہ میں حاضر ہوئے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کو لے کر حضرت سیّدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے دیکھا فرط نقاہت سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ایک کونہ میں سمٹی پڑی ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت پریشان ہوئے اسی وقت جبریل علیہ السلام سورہ الدھر کی یہ آیات لے کر نازل ہوئے ۔

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝ وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝

جو پوری کرتے ہیں اپنی منتیں اور ڈرتے ہیں اس دن سے جس

کا شہر ہر سو پھیلا ہوگا اور جو کھانا کھلاتے ہیں اللہ کی محبت میں مسکین یتیموں اور قیدیوں کو۔

(تفسیر کبیر جلد ۸ صـ۲۷۶ خازن مدارک جلد ـ صـ۳۴۱ الریاض النفرہ جلد ۲ صـ۳۰۲، روح البیان پ۲۹ صـ۴۲۱)

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بڑھ چڑھ کر صدقہ وخیرات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

۲۵ ستمبر بروز ہفتہ ۲۰۰۴ء

احقر العباد
محمد منوّر حسین مجددی
مرکزی امیر ادارہ خوشبوئے اسلام
پاکستان گوجرانوالہ
۰۴۳۱-۷۴۰۲۹۴
خطیب | جامع مسجد مجددیہ کھیالی و
جامع مسجد بہار مدینہ شمس آباد گوجرانوالہ

مقابلہ حُسن نعت کے لیے
اندازِ بیان

معزز خواتین اسلام۔

اللہ خالق کائنات جل جلالہ کی حمد و ثنا کے بعد آقائے دوعالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس نواز میں ہدیہ درود وسلام پیش کرنے کے بعد آج کی پُروقار تقریب سید حافظہ قاریہ عشرت نازیہ آف کھیالی بائی پاس پرنسپل جامعہ طیبہ للبنات کی صدارت میں منعقد ہو رہی ہے لائق صد تحسین ہیں جامعہ ہذا کی طالبات و معلمات اور معاونین ومحسنین جن کے تعاون سے بہت ہی خوبصورت اہتمام و انصرام ہوا اللہ خالق کائنات (جل جلالہ) اس مقابلہ حُسن نعت کو ذریعہ نجات بنائے۔

معزز خواتین اسلام اور اسلامی بہنوں بیٹیو!

اب میں آج کے مقابلہ حُسن نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آغاز اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) کی لاریب کتاب قرآن مجید وفرقان حمید کی تلاوت سے کرنے کے لیے دعوتِ سخن دے رہی ہوں پاکستان کی مشہور ومعروف قاریہ اول انعام یافتہ کل پاکستان مقابلہ حسن قرأت محترمہ۔ مکرمہ۔ معلمہ۔ حافظہ ام طیبہ ریحانہ کوثر مجددی کو وہ آئیں اور تلاوت قرآن مجید وفرقان حمید سے ہمارے دلوں کو منور ومعمور فرمائیں۔ معزز اسلامی بہنو! قبل اس کے کہ محترمہ قاریہ صاحبہ تشریف لائیں ______ ذرا توجہ فرمائیں۔

ترے نام سے ابتدا کر رہی ہوں
میں ذکر حبیب خدا کر رہی ہوں
شرف اس کو حاصل ہو مقبولیت کا
الٰہی میں تجھ سے دُعا کر رہی ہوں

لائق صد افتخار خواتین اسلام۔

آپ قاریہ حافظہ کی تلاوت قرآن مجید فرقان حمید سے اپنے دلوں کو منور فرما رہی تھیں۔ اب مقابلہ حسن نعت کا باقاعدہ آغاز کر رہی ہوں تو سب سے پہلے میں نعت پڑھنے کے لیے دعوت دے رہی ہوں محترمہ رخسانہ ہاشمی کو کہ وہ تشریف لائیں اور مقابلہ میں حضور اکرم۔ نور مجسم۔ شفیع معظم۔ نبی مکرم سرور عالم۔ مرکز عالم۔ زینت عالم۔ رحمت عالم۔ روشن جبین۔ سلطان دنیا و دین۔ فخر کون و مکان احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس نواز میں پہلی نعت پڑھنے کا شرف حاصل کریں۔

نعرہ تکبیر ــــــ اللہ اکبر

نعرہ رسالت ــــــ یا رسول اللہ

نعرہ حیدری ــــــ یا علی

عظمت مصطفےٰ ــــــ زندہ باد

مقابلہ حسن و نعت ــــــ زندہ باد

جامعہ طیبہ للبنات ــــــ زندہ باد

ذِکر کلمہ شریف

کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کر کلمے دا اقرار میاں
ایہہ دُکھیاں دا غمخوار میاں
ایہہ وِرداں دا سردار میاں
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ایہہ وگڑے کاج سوارے گا
تری سوچ دا روپ نکھارے گا
تینوں پرلے پار اُتارے گا
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ایہہ کلمہ پیارا پیارا اے
ایہدے اندر عالم سارا اے
ایہہ کردا خوب نتارا اے
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

ایہہ دل دے روگ مٹا چھڈدائے
بدیاں توں منہ پرتا چھڈدائے
اچھا انسان بنا چھڈدائے
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

سینے وچ ٹھنڈاں پاندا اے
دوزخ دی اگ بجھاندا اے!
چیت مولا ولّے لاندا اے
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اِس دل دے میل اتارے نیں
وچ نہیریاں نور کھلارے نیں
لوکاں لئی کیتے چارے نیں
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

کلمے نے کوجھ لکوئے نیں
کفراں دے دھونے دھوئے نیں
اُمت دے ڈھونے ڈھوئے نیں
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

ایہنوں جس پڑھیا اک لکھ ہووے
رحمت دی اُس تے اکھ ہووے
وچ دُنہیں جہانیں پکھ ہووے
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

میں امت پاک رسول دی آں
میں بُلبل مدنی پھول دی آں
جنّت وچ جھوٹے جھولدی آں!
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

نئیں مثل مری سرکاراں دی
گنہ گاراں نال پیاراں دی
ونڈی خیرات بہاراں دی
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

نئیں ثانی آپ دے یاراں دا
اولاد دا، خدمتگاراں دا
نالے بیبیاں باکرداراں دا
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

میں صدقے رب دے ڈھولن توں
اُس مٹھا مٹھا بولن توں
نالے گھنڈیاں دل دیاں کھولن توں
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

اِس جگ دی کوڑ کہانی اے
ایتھے ہر شے آنی جانی اے
ڈھل جانا حُسن، جوانی اے
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

جہڑا عملاں دے ونڈ چھانے گا
اوہ رب دی ذات نوں جانے گا
اوہ اپنا نفس پچھانے گا!
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

ایویں نہ بن انجان میاں
اللہ دی راہ پہچان میاں
کر اگے ول دھیان میاں
کہو لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ، لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ
حق لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ

ایویں نہ وقت گواؤ جی
کدی گلمے جھاتی پاؤ جی
کجھ چنگے عمل کماؤ جی
کہو لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ، لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ
حق لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ

کجھ کرلے نیک اعمال میاں
نہ لا بدیاں دے ٹال میاں
کجھ قبر دا رکھ خیال میاں
کہو لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ، لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ
حق لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ

اِس دنیا دا اعتبار نئیں
دنیا دا چنگا پیار نئیں
دل منّدا پر اک وار نئیں
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

جہڑا حکم شیطان دے منّے گا
بدیاں دیاں پنڈاں بنّھے گا
رب آکڑ اوہدی بھنّے گا
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

رب سوہنے کولوں ڈریا کر
نیکاں دا پانی بھریا کر
نالے اللہ اللہ کریا کر
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

چھڈ دنیا دے سب یار میاں
ایہہ جھوٹھے قول، قرار میاں
پا سوہنے نال پیار میاں
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

منگ اُلفت کملی والے دی
اُس دو جگ دے رکھوالے دی
کونین دے نُور اُجالے دی
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

آقا نال رشتہ جوڑ میاں
پوری ہووے ہر لوڑ میاں
نہ رہسی کوئی تھوڑ میاں
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

دن حشر دے توں پچھتاویں گا
ہر پاسیوں دھکے کھاویں گا
فیر کدھا وسیلہ پاویں گا
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

آقا نے توڑ نبھانی اے
گنہ گار اُمت بخشانی اے
مہراں دی جھاتی پانی اے
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

تن من اس دین توں وار میاں
بن جنتاں دا حقدار میاں
کر ربّ دے نال پیار میاں
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

نہ دھرتی اُتے ظُلم کما
نہ لوبھاں پچھے جان گوا
مَن میری، سدھے پاسے آ
کہولَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ، لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ

بی بدیاں دے نہ لوبیا کر
ہوراں لئی اک نہ چوپیا کر
گھٹ ہسیا تے بوہتا رویا کر
کہولَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ، لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ

تری اکھ توں پردہ لہہ جاناں
ایہہ نفس دا مندر ڈھیہہ جاناں
گِٹے نال گِٹہ کھہہ جاناں
کہولَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ، لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ

ایہہ سیدھ سرو دی جھک جانی
ہر لول کبر دی سُک جانی
تری اکڑ ساری ٹک جانی!
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

جدوں کھڑکنا کوچ دے ٹلاں نیں
ہونا ویران محلاں نیں
یاد آونا فیر ایہناں گلاں نیں
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

انتھوں اک دن کلیاں جانا ایں
ترا آخر گور ٹھکانا ایں
جا جھنگی ڈیرا لانا ایں
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

تینوں میت آخ بلاون گے
تینوں مٹی ہیٹھ دباون گے
مڑ کدی نہ پھیرا پاون گے
کہو لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ

جدوں قبر ہونی تیار تیری
نئیں سننی کسے پکار تیری
بانہہ پھڑنی اے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم تیری
کہو لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ

نہ اوتھے یوہا، باری اے
سر پینی مشکل بھاری اے
سمجھ آ جانی اوتھے ساری اے
کہو لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ

اَج جنھاں نال پیار تینوں
جھیڑے جاپدے نیں دلدار تینوں
سبھ دین گے مَنوں وسار تینوں
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

تینوں بُھل جانا غمخواراں نے
مونھ موڑ لینے سبھ یاراں نے
پرت آوناں رشتے داراں نے
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

دل مَنّیا، کسے دعا کیتی
کسے مویاں نال وفا کیتی
کسے گوڑھے یار حیا کیتی
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ایویں نہ بن نادان کُڑے
ڈاہ چرخہ، ہو پردھان کُڑے
"کر کتّن وَل دِھیان کُڑے"
کہو لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ، لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ

گھر خالی ہتھ نئیں جائیدا
کجھ اپنا داج بنائیدا
کجھ نال اے کھڑنا چائیدا
کہو لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ، لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ

میں چنگی متّے لایا اے
اگّے دا فکر کرایا اے
نیکی دا شوق ودھایا اے
کہو لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ، لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ

نئیں مان کسے نوں عملاں تے
نہ بانگ، نمازاں، نفلاں تے
گل مُکنی اوہدیاں فضلاں تے
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

جدوں آخری وقت نوید ہووے
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم دی منوں دید ہووے
لوکی رووں، میری عید ہووے
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

جدوں ملک الموت نوید آوے
جدوں قابو نفس بے دید آوے
ایہہ کلمہ یاد مستزید آوے
کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

دُعا

یارب سائیاں عرض کراں میں تیری خاص جنابوں
سختی جان کندن توں رکھیں، نالے قبر عذابوں

وقت سوال توں آپ سکھاویں سبھ جواب رحیما
قبر مری تے رحمت کر دئیں کر کے فضل کریما

فضل ترے دی آس ہے مینوں ہور غرور نہ کائی
بخش طفیل رسول اللہ دے جو کجھ عیب، خطا ای

نگارِ مدینہ

دکھا دے الٰہی نگارِ مدینہ
میں رَج رَج کے ویکھاں بہارِ مدینہ

ہے جنت دے باغاں توں بہتر تے برتر
خدا دی قسم لالہ زارِ مدینہ

ہے جتھے محمّد دا جسمِ منوّر
اوہ عرشاں توں افضل غبارِ مدینہ

پھسی اے بھنور وچ مقدر دی بیڑی
کرو پار اے تاجدارِ مدینہ

اشارے لے کردا اے میزابِ رحمت
اے حجاج اوہ ہے دربارِ مدینہ

کسے ہستی دی مینوں حاجت نئیں یوسف
میرے لُوں لُوں وچ ہے خمارِ مدینہ

رحمت کی برسات مدینے میں

بگڑی ہوئی بنتی ہے ہر بات مدینے میں
غم خوار محمدؐ کی ہے ذات مدینے میں

آؤ بھی گنہگارو! پہنچو بھی مدینے میں
بٹتی ہے شفاعت کی خیرات مدینے میں

کچھ اشک ندامت کے کچھ ہار درودوں کے
یہ لے کے چلیں گے ہم سوغات مدینے میں

اے میرے خدا آئے اک دن تو وہ دن ایسا
مکّے میں جو دن گزرے ہو رات مدینے میں

عصیاں کی سیاہی کو دھو ڈالے جو دم بھر میں
ہوتی ہے وہ رحمت کی برسات مدینے میں

یہ آس نیازی سے دولہا کی زیارت کو
جائے گی غلاموں کی بارات مدینے میں

کرم کی اک نظر ہم پر خدارا یارسول اللہ
(صلی اللہ علیک وسلم)

کرم کی اِک نظر ہم پر خدارا یارسول اللہ
ہمیں تو آسرا بس ہے تمہارا یارسول اللہ

جبیں میری ہو سنگِ درِ تمہارا یارسول اللہ
تمہیں ہو بے سہاروں کے سہارا یارسول اللہ

ندامت ہے خطاؤں پر مگر نازاں ہوں قسمت پر
میرے ہاتھوں میں دامن ہے تمہارا یارسول اللہ

میں قرباں اس ادائے دستگیری پر میرے مولیٰ
مدد کو آ گئے جب بھی پکارا یارسول اللہ

سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یارسول اللہ

غلام احمدِ مختار یوں پہچانے جائیں گے
کہ محشر میں بھی ہوگا ان کا نعرہ یارسول اللہ

بروز حشر میرے اس یقین کی لاج رکھ لینا
تمہارا ہوں تمہارا ہوں تمہارا یارسول اللہ

سلام

یا نبی سلام علیک   یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک   صلوات اللہ علیک

آج وہ تشریف لایا   جس نے روتوں کو ہنسایا
جس نے جلتوں کو بچایا   جس نے بگڑوں کو بنایا

یا نبی سلام علیک   یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک   صلوات اللہ علیک

عرش اعظم کا ستارا   فرش والوں کا سہارا
آمنہ بی کا دلارا   حق تعالےٰ کا پیارا

یا نبی سلام علیک   یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک   صلوات اللہ علیک

دو جہاں کا راج والا   تخت والا، تاج والا
بیکسوں کی لاج والا   ساری دنیا کا اُجالا

یا نبی سلام علیک   یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک   صلوات اللہ علیک

تم بناءِ دوسرا ہو — کعبہ والے کی دعا ہو
تم ہی سب کے مدعا ہو — جان نہ کیوں تم پر فدا ہو

یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلوات اللہ علیک

آپ کے ہو کر جئیں ہم — نام نامی پر مریں ہم
جب قیامت میں اُٹھیں ہم — عرض اس طرح کریں ہم

یا نبی سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
یا رسول سلام علیک
صلوات اللہ علیک

خواتین اسلام کیلئے ایک انمول تحفہ

(جلد دوم)

عنقریب منظر عام پر آنے والی ہے۔

از قلم : ابوالمبشر محمد منور حسین مجددی

مرکزی امیر اعلیٰ ادارہ خوشبوئے اسلام پاکستان

ناشر: غوثیہ کتب خانہ اردو بازار گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غوثیہ کتب خانہ کی ایک اہم پیشکش!

جوہر نقابت

(جلد اوّل)

شائع ہو گئی ہے۔ آج ہی طلب فرمائیں

صفحات ۲۵۶ — ہدیہ -/۱۳۵ روپے

جلد دوم .... زیر ترتیب

—— از قلم ——

ابو المبشر: محمد منور حسین مجددی

سرپرست اعلیٰ: ادارہ ''خوشبوئے اسلام'' گوجرانوالہ پاکستان

ناشر: غوثیہ کتب خانہ

اردو بازار گوجرانوالہ فون نمبر: 740294

Marfat.com

نزہت المجالس (اردو)

2 جلدیں مکمل

امام عبدالرحمن ابن عبدالسلام

ترجمہ: علامہ محمد منشا تابش قصوری

نزهة الواعظين
(اردو) درة الناصحين

2 جلدیں مکمل

الشیخ عثمان بن حسن احمد الشاکر

ترجمہ: مولانا محبوب احمد چشتی

اصلاحی بیانات

مولانا محمد چمن زمان نجم القاری

خواتین کیلئے

بارہ تقریریں

مرتبہ: نسیم فاطمہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006